

احکامِ عالمِ گیری

تصنیف

حمید الدین حسن

ترجمہ

ڈاکٹر مولوی خالد حسن قادری

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ
۲۔ کلب روڈ، لاہور

اسلامیہ

TooBaa-Research-Library

﴿احکامِ عالمگیری﴾

فارسی تصنیف

حمید الدین خان

ترجمہ: ڈاکٹر مولوی خالد حسن قادری

پیشکش: طوبیٰ ریسرچ لائبریری

toobaa-elibrary.blogspot.com/

اعظام عالم کبریٰ

۴۵۱

تصنیف بلند پایہ

۴۳۴

از

حمید الدین حنان

۸۰۸ : ۱۹۹۳

لا جواب ترجمہ

۶۹۹

مولوی خالد حسن قادری لندن

۱۹۹۳

ادارہ ثقافت اسلامیہ

۲- کلب روڈ، لاہور

پیش لفظ

اوزنگ زریب عالمگیر (وفات ۱۴۰۰ھ) خاندان تیموریہ کا آخری اولوالعزم حکمران ہے، جس کی بیدار مغزی، جنگ کشی اور درویشانہ زندگی مثل تاریخ میں ایک منسوب اٹل بن چکی ہے۔ وہ اپنے صوبہ اعلیٰ ظہیر الدین بابر کی طرح تہوار اور قلم و وول کا جتنی تھا۔ ان امور کا احترام ان لوگوں نے بھی کیا ہے جو نہ صرف اوزنگ زریب کے بعض سیاسی فیصلوں سے اتفاق نہیں کرتے بلکہ انہیں مغل سلطنت کے انقطاع و زوال کا سبب بھی گردانتے ہیں۔ یہ اوزنگ زریب ہی کی فولادی شخصیت تھی جس نے انقطاع و زوال اور ماضی و حال قوتوں کو آگے بڑھنے سے روک دیا تھا۔ جنوبی اور مغربی کی ہاتھیں بست ہوئیں، تو اس کے نالائق، ناماقتب المیش اور پیش پسند جانشینوں نے ان طاقتوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیے اور دولت و رسوائی کے سرخ گھونٹ کو پیٹنے پر تیار ہو گئے۔ اس وقت گول کو حساس ہوا کہ ایک مضبوط مرکز اور سیاسی استحکام کے بغیر من و مائش کی زندگی بسر کرنا کس قدر دشوار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اوزنگ زریب کی علمی و سیاسی شخصیت، اہل علم اور عام الناس دونوں کی نگاہ کا برابر مرکز بنی رہی۔ اوزنگ زریب کی شخصیت کا ایک پہلو وہ ہے جسے ہم مہمات عالمگیر میں دیکھتے ہیں جہاں وہ ایک معلم اور غرض شناس باپ کی صورت میں نمودار ہوتے ہیں اور سلیقے سے بیڑوں کو نصیحت کرتے نظر آتے ہیں۔ اسی شخصیت کو ہم موجودہ کتاب ”احکام عالم گیری“ میں ایک مدبر اور بیدار مغز حکمران کی صورت میں دیکھتے ہیں۔

طبع اول ۱۹۹۳

ناشر ڈاکٹر رشید احمد جالندھری

ناظم ادارہ ثقافت اسلامیہ،

۲- گلاب روڈ، لاہور

طبع مطبعہ پرنٹرز لاہور

قیمت ۱۰۰/- روپے

اس کتاب کی طباعت و اشاعت

اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد

کی مالی معاونت کی بدولت ممکن

ہوئی ہے شکریہ!

رقعات عالم گیری میں وہ اپنے بیٹے کو ایک خط میں ہندسے کے گناہوں اور ہندسے
 بزرگ و بزرگ کے غفور و کریم کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: "ناکردہ گناہ در جہاں کیت
 بگو" (وکن ہے جس نے دنیا میں گناہ نہیں کیا) یہ غریب کی رہائی کا ایک معصوم
 ہے لیکن اورنگ زیب نے یہاں دوسرے معصوم کو "آں کس گناہ نہ کرد و چون
 زیست بگو" (کو نہیں لکھا کیونکہ شاعر نے شرفی کی یہ ترنگ کہ "گناہ کئے بغیر زندگی
 کیونکر بسر کی جاسکتی ہے" مقام کی سنجیدگی سے ہم آہنگ نہیں تھی۔ اورنگ زیب
 کے اخلاقی اور ادبی شعور نے اس معصوم کو حذف کر کے بتا دیا کہ شعر کے استعمال
 میں سلیقہ چاہیے۔ ورنہ ہم نے "پڑھے لکھے" لوگوں کو شعروں کے انتخاب و استعمال
 میں "سوا" ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ اسی خط میں مزید لکھتے ہیں: "میاں
 عبداللطیف۔ قدس سرہ الشریف کی زبان (مبارک) سے ایک نادر بات ہم نے
 یاد کر رکھی ہے، وہ ہے کہ خدا نادر ترس کو مزاج میں راہ دینا اور اہل حق کو دروازے
 سے دھتکار دینا بدترین گناہ ہے" (اکتوبر نمبر ۱۷۹)

ایک دوسرے کتب میں لکھتے ہیں: "مکہ مکرمہ کے شریف (حاکم) نے
 ہندوستان کی دولت و ثروت کے بارے میں ہمت کو کھنکھارے پھینکا۔ چنانچہ وہ ہر
 سال حجب منفعت کے لیے اپنا دلچسپ بھیجتے ہیں۔ یہ "خدا نہ تجویم حاجت مندوں کیلئے
 بھیجتے ہیں، اس کے بارے میں خیال نہ کرنا چاہیے کہ وہ اسی حاجت (محتاجندوں)
 تک پہنچ گیا ہے۔... اگر کسی وجہ سے یہ صورت ممکن نہ ہو تو پھر یہ رقم اس ملک
 (ہندوستان) کے حاجت مندوں کو کیوں نہ ہم پہنچائی جائے کیونکہ تمام مقامات میں
 اسی پاک ذات کی جلوہ گری ہے" (رقعہ نمبر ۱۷۴)

ان خطوط سے پتہ چلتا ہے کہ اورنگ زیب کو فارسی اور عربی ادب پر کس قدر
 عبور حاصل ہے۔ ان خطوط میں وہ موقع کی مناسبت سے سعدی، رومی اور دوسرے

ہند یا ہندوستانی شعراء کے اشعار کو نقل کرتے ہیں اور بعض مقامات پر قرآن مجید کی
 آیات کریمہ اور احادیث نبوی، فہن حدیث میں عمادیت کے مقام کا بھی ذکر کرتے ہیں
 مثلاً ایک خط میں انہوں نے مشہور حدیث "انما الاعمال بالنیات" (اعمال کا دار و مدار
 نیت اور ارادے سے وابستہ ہے) درج کیا ہے، اس حدیث پر اورنگ زیب
 لکھتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے بلکہ درجہ کو اتار کے قریب جا پہنچی ہے۔

حمید الدین خاں کی کتاب احکام عالم گیری میں ہم اورنگ زیب کو ایک دوسری
 ہی دنیا میں دیکھتے ہیں جہاں وہ ایک مدبر اور پتہ یا سیکسٹم کے روپ میں سامنے
 آتے ہیں اور سلطنت میں رونما ہونے والی نظمیں کا۔ خواہ اس کا مرکب کوئی شہزاد
 ہو یا کوئی سرکاری افسر جتنی سے تمسید کرتے ہیں۔ وہ اس محاسبہ کو غور سے، اخلاقی
 اور سیاسی طور پر پڑھتی گزرتے ہیں۔ انتظامی امور اور اخلاقی اقتدار کے باہمی رشتے کو
 ناگزیر جانتے ہیں اور اس رشتے کے ٹوٹ جانے کو سلطنت کی بربادی تصور کرتے ہیں
 اورنگ زیب سرکاری ملازمین کے ذاتی قصائد کو اپنے فیصلوں پر اثر انداز ہونے کی اجازت
 نہیں دیتے مثلاً احکام نمبر ۳۵ میں آج کے ایک دفعہ ایک سرکاری اہل کار نے اورنگ زیب
 کی خدمت میں درخواست پیش کی کہ "بھٹی گری کی (بھٹی گری تھک دایات کا ایک بڑا
 منصب تھی) دونوں کہاں ہیں اور ان دونوں پر بد مذہب اور فوجی صفت ایرانی مقروض ہیں۔
 (یعنی دونوں جگہ شیعہ حضرات فائز ہیں) اگر ایک بخشی گری کی ملازمت اس پرانے خادم
 کو مرحمت فرمائی جائے تو توں کی تقویت (یعنی نئی ملک) کا باعث بھی ہوگا اور ملعون
 کافروں سے کام کو چھینا بھی جاسکے گا"

اس عرضی پر اورنگ زیب نے لکھا: "جو کچھ اس نے (دعواست گزار) اپنی قدیم
 خدمات کے سلسلے میں بیان کیا ہے، وہ سچ ہے اور سب توفیق قدر دانی بھی عمل میں
 آتی ہے جو کچھ بد مذہب ایرانیوں (شیعوں) کے متعلق لکھتے ہیں اس سلسلہ میں خیال

رکھنا چاہیے کہ دنیا کے کاموں میں مذہب کا واسطہ کیا معنی رکھتا ہے اور امور انتظامی میں تعصب کا کیا دخل؟ ”لکم دینکم ولی الدین“ (قرآن کی آیت کریمہ) اگر یہی قاعدہ مقبول ہوتا تو پھر تمام راجاؤں اور ان کے متعلقین کو ہم و خوف کر دیتے۔ لائق لوگوں کی تہذیبی تعلیم کے نزدیک مذہم بات ہے۔“ (ص ۷۸، ۷۹)

احکام عالم گیری حکم نمبر ۹ میں ایک وصیت میں اور مذہب کہتے ہیں:

”اس صامی عرق ماسی کو پاک و قدس تربت خیر علیہ السلام کی چادریں پیش اور دفن کیا جائے۔ کیونکہ گناہوں کے سمندر میں غرق شدہ لوگوں کے لیے سوائے اس درگاہ سے اچھا کئے رحمت اور مغفرت نہیں ہے۔ اس سعادتی غنمی کا سامان (چادر تربت امام حسینؑ) فرزند ارجمند بادشاہ علی زادہ عالی جاہ کے پاس ہے۔“

اسی وصیت میں مزید لکھتے ہیں: ”قرآن شریف کی کتابت سے (جمع کیے ہوئے) تین سو پانچ روپے میرے صرف خاص میں ہیں۔ وفات کے دن فقرا کو دے دیے جائیں۔ وجہ یہ ہے کہ فرقہ شیعہ کے نزدیک کتابت قرآن کی اجرت میں ناجائز ہونے کا شبہ ہے (اس رقم کو) کفن و دفن کی ضروریات میں صرف نہ کریں (ص ۳۲، ۳۳)

کسب رزق میں یہ امتیاز اور کسب معاش میں یہ چھان بین بے شہرہ غلاموں کو رکھنا کاشیہ ہے۔ ان واقعات سے امور ریاست میں اہمیت اور دفین، اہمیت کا فیض نیز کسب رزق میں انتہائی امتیاز اور اننگ زیب کی صورت نظر، روح شریفیت سے مکمل وفاداری اور فقیہ تعصب سے دوری کا پتہ چلتا ہے۔

احکام عالم گیری میں جہاں حمید الدین خان نے جسے اورنگ زیب قریب بننے کا موقع ملا ہے، اورنگ زیب کے پختہ انتظامی اور مذہبی افکار کا تذکرہ کیا ہے، وہاں اس نے اورنگ زیب کے عاشق کا بھی ذکر کیا ہے۔ اورنگ زیب جب حیدرآباد دکن میں صوبے دار تھے، اس وقت وہ ایک صنفی لڑکے کی، جو زین آبادی کے نام سے

معروف تھی، شمعوں کی آفتاب کا رنگ لے کر اس کے عشق میں اس قدر بے قابو ہو گئے کہ اپنے ہاتھ سے شرب کا پیمانہ پھر پھر کر پیتا کرتا اور عالم نشہ و سرور کی دھندلیاں دیکھتا، کتے میں ایک دن زین آبادی نے اپنے ہاتھ سے جام لبریز کر کے اورنگ زیب کو دیا اور اصرار کیا کہ بولیں سے لگے۔ شہزاد نے نہ جرح نہ جویزیا کے ساتھ انتہائی کہیں کر مرے عشق و دل پاشی کا امتحان اس جام کے پینے پر متوقف نہ رکھو.... لیکن اس عیار کو دم نہ آیا.... لیکن چوٹی اس فنوں ساز نے دیکھا کہ شہزاد بے بس ہو کر بیٹے کے لیے آمادہ ہو گیا ہے، فوراً پالاس کے بولے کے کھینچ لیا اور کہا: ”غرض امتحان عشق بود کہ تیغ کا معنی شام“ (مقصود ہمارے عشق کو تیغ کرنا نہیں بلکہ عشق کا امتحان تھا)۔

اس داستان کو احکام عالمگیری کے علاوہ شاہ نواز زخان کے مائر الاعراب میں بھی لکھا ہے، بلکہ بقول جادو ناتھ سرکار بہتر طور پر لکھا ہے، اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں: ”اس سے (داستان مشتاق سے) معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ اولو المعزیموں کی غلب نے اُسے بوسے اور تہن کا بنادیا تھا لیکن ایک زمانہ میں گوشت پوست کا آدمی بھی رہ چکا تھا۔“

زین آبادی کی داستان عشق نے جہاں اورنگ زیب کے دل درد آشنائی خردی ہے وہاں اس نے مہن مہاشائی خرابیوں کا بھی پردہ چاک کر دیا ہے۔ مثلاً اورنگ زیب نے زین آبادی کو اس کے آقا سیف خان سے حاصل کیا سیف خان نے زین آبادی کے عہد میں چتر پانی کا مظاہر کیا جو اورنگ زیب کے حرم خاص میں تھی اور جسے قبول کر لیا گیا۔ ”سہرند وہ (چتر پانی) انکا در کرتی رہی کہ میں (سیف خان کے پاس) نہیں جاتی، لیکن اس نے کہا کہ اگر اپنی جان کی خیر چاہتی ہو تو فوراً چل جاؤ، چنانچہ مجبور ہو کر وہ نہیں۔“ (ص ۲۵)

اس قسم کے عاشقانی واقعات بے شبہ ذوقیہ مہرگراں گزرتے ہیں۔

انتہی جہان نورد علی ۱۹۹۳ء، ص ۲۵۵ - ۲۷۹ (مترجم لکھ نام)

لیکن حمید الدین خان نے انہیں پوری دیانت سے سپردِ قلم کر دیا ہے جس سے اس عمدگی انتہائی زندگی کی برائیوں کا پتہ چلتا ہے۔ لطف کی بات یہ کہ خود ادنگ زیب کو ان برائیوں کا علم تھا اور شدتِ حس شکاک سے بھرپور اور تکبر و تکبر سے بھرپور تھا۔ اس انتہائی برائیوں پر قابو نہیں پاسکے گی۔ اس امر کی پیش گوئی اصحابِ نجوم نے کر دی تھی جو ادنگ زیب کے علم میں تھی۔

اختصارِ احکام عالمگیری اپنی غیر معمولی اہمیت کی وجہ سے ان تحریروں میں شامل ہے، جن کا پڑھنا اور ادنگ زیب کی شخصیت کو سمجھنے کے لیے نہایت ضروری ہے اس کتاب سے اور ادنگ زیب کے بارے میں پچھلے ہوئی بہت سی غلط فہمیاں دور ہو جاتی ہیں۔ بے شبہ فطرت نے انہیں غیر معمولی صلاحیتوں اور توانائیوں سے نوازا تھا جن کی وجہ سے وہ پوری نصف صدی تک پورے وقتار، دہلیہ اور شکوہ سے نڈال و انحطاط کی طاقتوں کی راہ روک کر کھڑے رہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ صمت مندا غلامی اور سیاسی بنیاد پر کوئی ادارہ قائم نہ کر سکے جو ان کی موت کے بعد قومی مشکلات پر قابو پانے کے لیے کھولوں کی مدد کرنا۔ ایسی شخصیت سے اہل علم اور اہل سیاست دونوں بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔

احکام عالمگیری کو ۱۹۱۵ء میں جاوذا تھہر کار نے انگریزی ترجمے کے ساتھ شائع کیا تھا۔ کیا اس کا کوئی اور دور ترجمہ بھی کسی شائع ہوا؟ اس بارے میں ہمیں کوئی علم نہیں۔ کئی سال پہلے اس کا اردو ترجمہ ملک کے ممتاز دانشمند ڈاکٹر موصی خالد سن قادری نے کیا تھا، ڈاکٹر موصی اس ترجمہ پر ایک منسل مقدمہ بھی رقم کرنا چاہتے تھے لیکن یہ وجوہ زد وہ مقدمہ لکھ سکے نہ ہی اس قیمتی ترجمے کی اشاعت پسند ممکن ہو سکی۔

ہمیں انتہائی مسرت ہے کہ ادارہ ثقافت اسلامیہ بتوفیقِ ایزدی اس کتاب کے فارسی متن اور ترجمے کو شائع کر رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی علمی

شخصیت محتاجِ تعارف نہیں، وہ ان چند بلند پایہ اہل علم میں سے ہیں جنہیں خدا نے علم و عرفان اور سوزِ دروں کی دولت اور آرزو و فانی زبانیوں میں اساتذہ مہارت سے نوازا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اہل علم ڈاکٹر صاحب کے خوبصورت ترجمے سے لطف اندوز ہوں گے۔

رشدیہ احمد بانہ ترقی

لاہور۔ جون ۱۹۹۳ء

حصّہ اردو ترجمہ احکام عالمگیری

۱۴۱۳

فہرست مضامین (اردو)

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار	صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
۶۰	۱۹۔ حرم و احتیاط	۱۹	۵	پیش لفظ	۵
۶۱	۲۰۔ بد سلوکی کی سزا	۲۰	۱۷	محقق حالات میں عبدالعزیز خان بہادر	۱۷
۶۲	۲۱۔ نقصان کا معلولہ	۲۱		باب اول:	
۶۳	۲۲۔ گنتی کی سزا	۲۲	۲۵	اورنگ زیب کے متعلق	۲۵
۶۴	۲۳۔ اورنگ زیب کا قطر	۲۳	۲۷	۱۔ شہزادہ اورنگ زیب کی برائت	۲۷
۶۵	۲۴۔ مقلد دل	۲۴	۲۹	۲۔ دور اندیشی	۲۹
	باب سوم:		۳۱	۳۔ حسن سلوک	۳۱
۶۷	شہزادہ محمد کام بخش، بیدار بخت کے متعلق	۶۷	۳۳	۴۔ شہزادوں کے متعلق شاہنشاہان کا خیال	۳۳
۶۸	۲۵۔ حراست شہزادہ کام بخش	۲۵	۳۴	۵۔ ... چنانچہ کہ تقدیر دانی	۳۴
۷۱	۲۶۔ بیدار بخت کو سزا	۲۶	۳۷	۶۔ مقلد مقدم	۳۷
۷۲	۲۷۔ کاروبار دلداری	۲۷	۳۹	۷۔ برائت و دلیری	۳۹
	باب چہارم:		۴۱	۸۔ بارہ و سببیتیں	۴۱
۷۵	افغانوں کے متعلق	۷۵	۴۳	۹۔ بہادر شاہ کی نظربندی	۴۳
۷۷	۲۸۔ نصرت جنگ	۲۸	۴۶	۱۰۔ بہادر شاہ کو نصاب	۴۶
۷۸	۲۹۔ پابندی احکام	۲۹	۴۸	۱۱۔ تحریکی کے چند اصول	۴۸
۷۹	۳۰۔ تعمیر	۳۰	۵۱	۱۲۔ ضابطہ شاہی	۵۱
۸۰	۳۱۔ دکنی سردار سے سلوک	۳۱	۵۱	۱۳۔ ادا داری و عمرانی	۵۱
۸۰	۳۲۔ اعلیٰ مساوات	۳۲	۵۲	۱۴۔ شاہانہ اشغال	۵۲
۸۲	۳۳۔ میر شاہب الدین	۳۳	۵۳	۱۵۔ وقائع صوبہ کابل	۵۳
۸۳	۳۴۔ حکم نقل	۳۴		۱۶۔ عرضی حیدر خانو	
۸۳	۳۵۔ کرامت بنیاد	۳۵		باب دوم:	
۸۵	۳۶۔ سوانح نگار کو صحیح	۳۶	۵۵	شہزادہ محمد انعم شاہ کے متعلق	۵۵
۸۵	۳۷۔ چاند گورنر کا خطاب	۳۷	۵۷	۱۷۔ تقدیر کی کامیاب سر	۵۷
۸۶	۳۸۔ اصول حکمرانی	۳۸	۵۹	۱۸۔ حال شاہی	۵۹

مختصر حالات حمید الدین خان بہادر

مؤلف
احکام عالم گیری

(مقتل بر ماترا الامراء)

- ۵۶۔ سرکش سرداروں کی سرکشی
۵۷۔ اتحاد قتل و قتل
۵۸۔ روز تو روز کی نو
۵۹۔ قوت خان پانی
۶۰۔ قتل خود و بدگو
۶۱۔ قتل دہقان ہے
۶۲۔ اسباب و سزا
۶۳۔ پابندی ضوابط
۶۴۔ اہل کاروں کی گھرائی
۶۵۔ ضابطہ کی پابندی
۶۶۔ قاتل و دار کی طور سری
۶۷۔ قتل خان کے جواب میں
۶۸۔ تکریر
۶۹۔ قریب سے ہے قصص
۷۰۔ چار باب برحق است
۷۱۔ عطا ربیعہ است آئینہ
۷۲۔ احکام

- ۳۹۔ امور انتظامی میں ہے قصص
۴۰۔ پردہ بازی و کم آہری
۴۱۔ شہادت و خان
۴۲۔ میرزا صفیہ فطرت موسوی
۴۳۔ اجرت بلا خدمت
۴۴۔ نیکی کا ثواب
۴۵۔ انج عشق
۴۶۔ راہ زندگی ہمار نیست
۴۷۔ کوچہ و راہ عالم
۴۸۔ سزا کے ادائیگی
۴۹۔ گور و گور سزا
۵۰۔ از گور دشمن بخلقت مہاش
۵۱۔ مرد خدا بترقی و مطرب قریب نیست
۵۲۔ ابرائیم و دہستان کا فرق
۵۳۔ افسران زیر دست کی پشت پناہی
۵۴۔ افسروں کا مہار
۵۵۔ معمار خود مشر



حمید الدین خان بہادر عالمگیر شاہی سردار خاں کو قوال کا بیٹا اور باقی خان پتیلہ
شاہجہانی کا بغیر و سپہ قسرت کی یادی اور زمانہ کی مساعد سے اور نگ زیب کے
آخری عہد میں سلطنت ہندوستان کا حار بن گیا۔ دولت خاثر بادشاہی اور اعلیٰ درجہ
کے امورات کا نظم و نسق اور رابطہ و ضبط اس کے سپرد ہو گیا تھا۔
بادشاہ کی طرف سے مسندوں کی سرکوبی قلعہ ہات کی فتوحات اور مہمات اُرد
کے لئے بھیجا جاتا تھا۔ جہاں کہیں جاتا تھا وہاں شہزادے بے دست و پا
اور مغلوب کر کے خود صحیح سلامت مع مالی غنیمت کے واپس آتا۔ اور ان فتوحات کے
موضو طرح طرح کے اعزازات سے سرفراز ہوتا۔ اس لئے عوام میں نیچر عالمگیری کے
لقب سے معروف تھا۔

ابتداءً حال میں چونکہ اس کا باپ عنایت خسروی سے بہرہ ویاب تھا۔ اس لئے
یہ بھی حاضر باش اور دوام خدمت و روشناسی کی بدولت سعادت و عزت سے بہرہ ور
ہوا۔ جیسے عالمگیری کے ۴۸ ویں سال خانہ زاد نوازی کے اقتصاد سے اپنے باپ کی
جگہ پر داروغگی خاتم ہند خانہ سے سرفراز کیا گیا۔ اور جیسے ۴۲ ویں سال اپنے
باپ کے بعد ذیل خانے کی داروغگی پر سرفراز ہوا۔ اور چونکہ بارگاہ شاہی میں منظور شرف
قرار پانچ کا تھا۔ اس لئے متواتر اضافہ منصب ہوتا رہا۔

ایک گرج میں وہ تہہ کار بنجا کے لانے پر مامور کیا گیا تھا جسے خان زمان جیکبائی کے حسن سے بالکل فرزند اسیر کر لیا گیا تھا، اس نے اس پر بوس زندان کا بھی قبضہ کو شامی کچھ کے مطابق لنگاہ بہادر گروہ سے چار میل سے تختہ بند کر کے اس کے ساتھیوں کو مضحکہ ہنس پندر اڈیوں پر ہشاکر موصول اور نصیری کے شور و غل کے ساتھ تمام مشکرمین قشہیر کر لیا اور شاہی حضور میں پیش کیا۔

جلوس کے ۳۲ ویں سال خان کے خطابے شاہ کو کم ہوا، چونکہ اس کے والد کا انتقال ہو گیا اس لئے اس کے بعد کو قوال کے عہدہ اور دوسری خدمات پر مہمل ہو گیا۔

جلوس کے ۳۴ ویں سال معز الدین کے ملازموں میں چند اشخاص نفل علی علی وایان سے بدسلوکی کی۔ بدحاشی کے سبب فتنہ و فساد تک فوجت پہنچادی تو حکم ہوا کہ حمید الدین ہاکر اس گروہ کی بدحاشیوں کی سزا دے۔ جب خان مذکور اس گروہ کے سر پر چاہنیا تو اتفاق ایسا ہوا کہ بیوم اور شور و غوغا کے سبب خان کی سواری کا ہتھی بھڑک اٹھا اور بیجاگ نکلا۔ اور معرکہ سے دور شاہی رسد گاہ تک ایک میل دور نکل آیا اتفاقاً خان کی نظر ان ٹرسے بڑے بوروں پر پڑی جو غلہ بھرنے کے لئے رسد گاہ میں غلہ کے بیج میں رکھے جاتے ہیں جب ہتھی ان کے برابر آیا تو خان تسبیح کرتے ہوئے سے نکل آیا اور ان پر تڑپ گیا۔ پھر ایک اور سواری مہیا کر کے معرکہ کارزار میں موجود ہو گیا اور ان مسندوں کو گینر کر داز تک پہنچایا۔

جلوس کے ۳۹ ویں سال اسلام پوری میں اصل و اضافہ سے دو ہزاری تک ترقی ہوئی۔ اس سال تہہ کار بنجانے قاسم خان خانانہ زواہاں اور دوسرے شاہی امراء کو غارت کر کے گدھری دھند بیری میں محصور کر دیا تھا۔ حمید الدین خان نے بڑی فوج لیکر ملک پہنچائی تو راج زندہ امراء کو ضروری امداد دی۔

جلوس کے ۴۲ ویں سال دار ونگی نفل خانہ کے مرتبہ خاص سے اختصاص پیدا دار ونگی جوام خانہ بھی پہلے مل چکی تھی۔

اس کے بعد بھی بڑا رحید الدین کی خدمات اور اعزازات میں اضافہ ہی ہوتا رہا۔ بالآخر خطاب خان بہادر اور منصب سر ہزار و پانصدوی دوہزار سوار تک پہنچ گیا اور نقارہ بھی عطا ہوا۔

خلاصہ یہ کہ اوخر زبان عالمگیری میں عبدالحمید خاں دربار شاہی میں ریاست نامہ ولاغیری بلند کئے ہوئے تھا اور اپنے قرب و اعتبار کے سبب کسی دوسرے کے لئے کوئی وقعت نہ چھوڑتی تھی۔ اگرچہ امیر خاں بھی منزلت و قرب میں پایہ کم نہ رکھتا تھا مگر اس کے بعد تھا۔ اور عنایت اللہ خاں دوام حضور شاہی کے باوجود اس مرتبہ کو نہ پہنچا۔

حضرت عالمگیر نے احمد گرج میں جمعہ کے دن ۲۸ ذیقعدہ ایک ہزار ایک سواٹھارہ ہجری کے فرمانروائی کو پچاس سال دواہ اور ۲۸ دن ہوئے تھے اور عمر کے نوے سال اور سترہ دن ہوئے تھے عالم بقا کی راہ اختیار کی تھی جینر و ناز کے بعد ان کی میت کو ان کی خواب گاہ میں رکھا گیا دوسرے دن محمد عالم شاہ کہ جو مالوہ کے لئے نصرت ہو چکا تھا یہ خبر سن کر لشکر سے پچاس میل لوٹ آیا۔ اور مر اسم عزرا بجا لایا۔ دوسرے روز غلہ کو گندھار کر دیوانہ عدالت سے باہر لاکر مزارت متبرکہ جو روضہ کے نام سے حیدر آباد سے سولہ کل اور دولت آباد سے چھ میل کے خاصہ پر پہنچے گئے۔ عبدالحمید خاں نے جزیع و فزع میں کوئی دقیقہ فرو گذار نہ کیا۔ بل بھیرے ہوئے پایہ غلہ کے ساتھ گیا اور اس مسافر ملک بقا کی وصیت کے مطابق اس کو بجا باب التین یخ زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے مقبرہ کے حق میں دفن کیا گیا۔

آیتہ کریمہ : روح در بیان و جنتہ نعیم (۱۱۱۸ ص) سے تاریخ وفات اور نگ زیب برآمد ہوئی ہے اور ان کا لقب غلام کمال قرار پایا۔ اور وہ موضع غلام آباد کہلایا۔ خان و صوفی نے لباس درویشی پہنا اور اپنے پیرو مشرد اور ولی نعمت کے مرتد کی جاوہ کش امتیاز کی اور وہاں اپنے رہنے کے لئے ایک حویلی کی بنیاد ڈالی کہ اب تک اس کے نام سے مشہور ہے۔

جب محمد غلام شاہ احمد مخدوم نے اورنگ آباد پہنچا تو اپنے پندہ گرامی قدر کی قبر پر جا کر مراتب فاتحہ بجالایا اور میرالدین خاں کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے آیا۔ اور اس کی دلجوئیں کر کے سابقہ اختتام عطا فرمایا۔ اور ہندوستان کے سفر میں جو بہادر شاہ کے ساتھ جنگ کے سبب ناگزیر ہو گیا تھا ساتھ لے گیا۔ کہتے ہیں کہ راستے میں جب یہ خبر پہنچی کہ محمد ظفر علی شریف کی سرکست اکبر آباد پہنچ گیا ہے تو محمد غلام شاہ کی زبان سے نکلا کہ ملائے غلام باگہ نازل شد۔
علی گنج خاں نے عرض کی "بیکرت اکبر غلام وقع خواهد شد۔"

جنگ کے روز کافی سخت لڑائی کے بعد شکست کے آثار نظر آنے لگے اور اس کے بعد کہ ذوالفقار خاں نے معرکہ سے اپنے آپ کو علیحدہ کر لیا تھا۔ اس نے بھی کناہ کشی امتیاز کی اور تیر کا ذخیرہ اسی دوران ملک گیا تھا۔ بعد میں گوالیار سے آکر بہادر شاہ کی محنت سے پھر رنگ و روپ حاصل کر لیا اور عملیے مرتع بھی عطا ہوا۔ میر تونز کی اول کی خدمت اور گرز برداران کی وارڈنگ سے مستغفر ہوا۔ اور بہادر عالمگیری میں خطاب پایا۔ اور غلام نزل کے عہد اخیر تک انتہائی اعزاز و کرام کے ساتھ زندگ گذاری!

فلک نیرنگ ساز نے زمانے کی لوح کو جہاں دار شاہ کی حکمرانی سے آراستہ کیا اور ذوالفقار خاں عہدہ وزارت پر بازی لے گیا تو پرانے کینہ کے سبب جو غبار

جو غلط معلوم نہ ہوتا تھا اس نے علی گنج خاں کے سامنے پرکرا باغی اور طرح طرح کی ذلت و رسوائی اور قید و بند کی مصیبت میں گرفتار رکھا۔ یہاں تک کہ ذوالفقار خاں بھی اپنے عمل کی پاداش کو پہنچا اگرچہ علی گنج خاں قید و بند کی مصیبت سے توجہ نہ کیا لیکن فرخ سیر کے دربار تک نہ پہنچا۔

سیف الدولہ علی گنج خاں نے جو پنجاب کی گورنری پر مامور کیا گیا تھا اپنے پرانے تعلقات کی وجہ سے لاہور جاتے وقت اس کو اپنے ساتھ لے لیا۔ جب وہ نہایت شان و شوکت کیساتھ لاہور میں داخل ہوا تو راقم المسود بھی تماشا بینوں میں شامل تھا۔ علی گنج خاں کے باطن میں علی گنج خاں کی ایک پالکی کے ساتھ گشت کے چند آدمی ساتھ جاتے تھے اور چرم روگ اور فلک ندگ اس کے مال سے ظاہر تھے۔ اس کے بعد قریب شاہی پھر نصیب ہوا۔ محمد عالمگیری میں جو قریب حاصل تھا اسی ویلے سے پھر اعزازات حاصل ہوئے۔ گرز برداروں کی وارڈنگ پر مامور ہوا اور مدت تک رہا یہاں تک کہ وقت موعود پہنچ گیا۔ اس کے ایک لڑکا بھی تھا جو صاحب منصب و رستگار تھا مگر ہمیں حال اس کا زیادہ معلوم نہ ہوا۔

(کاؤنسلر اراک : ص : ۶۱۱ - ۶۰۵ کلکتہ ۱۸۸۸ء)

احکامِ عالم گیری

باب اول

اوزنگ زیب کے متعلق

① شاہزادہ اور محزیب کی جرأت

جس زمانہ میں اعلیٰ حضرت شاہجہان لاہور میں قیام پذیر تھے ان ایام میں اکثر لوگ شاہنشاہِ دارباغ میں ہاتھیوں کی لڑائی کا تماشا دیکھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بنگال کے ضلع دار نے چالیس جنگی تربیت یافتہ ہاتھی خدمت شاہی میں بھیجے اور ان کی بہت زیادہ تعریف و توصیف بھی کی۔ اعلیٰ حضرت درپچے سے ہاتھیوں کے کہیں ملاحظہ فرما رہے تھے اور چاروں خہزائے گھوڑوں پر سوار تھے اور ہاتھیوں کا تماشا دیکھ رہے تھے اچانک ایک ہاتھی اپنے درمقابل کے سامنے سے بھاگا اور خہزادوں کی طرف رخ کیا۔ تینوں خہزائے گھبرا کر ادھر ادھر بھاگنے لگے مگر محمد اور ملک نریب جن کی عمر صرف ہجودہ سال کی تھی نہایت اطمینان سے اپنی جگہ پر کھڑے رہے اور ذرا بھی جنبش نہ کی یہاں تک کہ ہاتھی ان کے پاس سے گزر گیا۔ دوسرا ہاتھی جو اس کے تعاقب میں تھا اپنے حریف کو چھوڑ کر خود شاہزادہ کی طرف متوجہ ہوا۔ شاہزادے کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ انہوں نے اس نیزہ سے ہاتھی پر حملہ کر دیا۔ ہاتھی نے اپنی سونڈ کی ضرب

شاہزائے کے گھوڑے کو زمین پر گرادیا۔ انہوں نے ایک چرت لگا کر نیزہ پھراٹھالیا اور اسکا اتھی کے سر پر مارنا ہی چاہتے تھے کہ اس ناٹھیں اور لوگ بھی واپس پلٹ گئے۔ اعلیٰ حضرت انتہائی بے چینی اور پریشانی کی حالت میں درجہ سے نیچے تشریف لائے شاہزائے اکبر شاہزادہ اطمینان سے اعلیٰ حضرت کے پاس آئے تھے۔ اعتماد خاں ناظر شاہزائے کے قریب پہنچ چکا تھا۔ یہ اعتماد خاں شاہزائے کے نانا آصف خاں کے خاندان سے ہونے کی وجہ سے ان کا رشتہ دار بھی تھا۔ اس نے پریشان تھا۔

شاہزائے نے نہایت اطمینان سے جواب دیا ”اگر اچھی بیاں ہو تو میں بدی بھی کرتا۔ اب پریشانی کی کیا بات ہے۔“ جب وہ اعلیٰ حضرت کے پاس پہنچے تو انہوں نے ایک لاکھ روپیہ شاہزائے پر نچھاور کیا اور ان سے فرمایا ”بابا خدا کا شکر ہے کہ خیر کے معاملہ گذ گیا۔ اگر خدا نخواستہ کچھ اور ہوجاتا تو کیسی رسوائی کی بات ہوتی۔“ شاہزائے نے تسکینات سے بجا کر عرض کیا ”اگر کچھ اور پیش آتا تو اس میں رسوائی کی کوئی بات نہ تھی۔ رسوائی تو اس میں ہے جو دوسرے بھائیوں نے کیا۔

چہ پردہ پوشش بادشاہان مرگناست

”مرمت بادشاہوں کی پردہ پوشی کرتی ہے۔“

اس میں کیا رسوائی ہے؟

یہ واقعہ قدرے تفصیل اور اختصاف کے ساتھ بادشاہ نامہ مصنف عبدالحکیم لاہوری میں اس طرح درج ہے ”شاہجہان قلعہ لکھنؤ کے ایک درجہ سے اہمیتوں کی لڑائی کا قاتل کوکھ ہے تھے (۱۶۲۳ء) تینوں بڑے شاہزائے گھوڑوں پر سوار میدان میں کھڑے ہوئے لڑائی کوکھ رہے تھے۔ وہ اچھی سدھار اور صورت سندھڑ والے جانے کا حکم دیا۔ سدھار کرنے پہنچنے

① دوراندیشی

اکبر آباد میں دارالحکومہ کے واسطے ایک نیا محل تعمیر ہوا۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت کی متعینوں بھائیوں کے دعوت کی۔ چونکہ گرمی کا موسم تھا اس لئے دریا کے متصل ایک تہہ خانہ بنایا تھا جس میں تہ آدم میں آئینہ دریا کی جانب لگائے تھے۔ اعلیٰ حضرت کو متعینوں بھائیوں کے اس تہہ خانہ کو ملاحظہ کرنے کے لئے گئے تھو اور غریب تہہ خانہ کے دروازے کے قریب ہی بیٹھ گئے جس سے برابر آمدورفت جاری تھی دارالحکومہ نے یہ دیکھ کر اعلیٰ حضرت کو لکھ کے اشارہ سے اس طرف متوجہ کیا کہ آپ کی نشست ملاحظہ ہو۔ بادشاہ نے فرمایا ”بابا ہمیں معلوم ہے کہ تم عالم اور دینی شخص

حریت کو بھانگ دیکر اور رنگ زیب پر مل گیا جو وہاں گھوڑے پر موجود تھا اور جس نے پہننے نیزہ سے ہاتھ کے سر پر زخم کیا بیٹھ تھے۔ کروڑوں نے اچھی کوڑا مارنے کے لئے آتش بازی چڑھی وغیرہ چھڑی گراس پر کوئی اثر نہ ہوا اور اس نے شاہزائے کے گھوڑے کو اپنے دانتوں سے گرا دیا اور رنگ زیب بروقت راکب سے گود پڑا۔ شاہجہان نے زخمی اور بھیڑ میں بیٹھ کر اپنا راستہ بنکر اچھی پر نیزہ سے حمل کیا۔ لیکن اس کا گھوڑا چمکا اور اس کو نیچے گرا دیا جسے گلہ کا گھوڑا بھی بھول گیا۔ اس اثناء میں صورت سندھڑ والے کے لئے پھر لوٹ آیا اور سدھار کا رشتہ بنا دیا۔ جو وہاں پر گیا۔ اور رنگ زیب کی عمر اس وقت صرف چودہ سال کی تھی۔ شہنشاہ نے اس کو اپنے ہزار سکھوں کے ساتھ سدھار کا اتھی اور بہت سے دوسرے سمائٹ سن کی عمری قیمت لاکھ روپیہ ہوتی ہے تحفہ نہیئے۔

اعتماد خاں برادر حسین الدولہ آصف خان وزیر خزانہ و ماسی سے اعتماد خاں کو بھی لیا گیا۔ وہ اپنے لئے مارچ ۱۹۲۳ء میں دہلی کا صوبہ دار بن گیا۔ دیباچہ لکھا۔ (دج۔ سن۔ سن)

جو لیکن چہرہ حفظ مراتب ضروری ہے۔

۳۔ گر حفظ مراتب نہ کنی زندگی

”کیا ضرورت ہے کہ عام لوگوں کے راستہ میں بیٹھو اور اپنے چھوٹے بھائیوں کی بھیشت پر رہو“

انہوں نے عرض کیا: ”اس جگہ بیٹھنے کی وجہ بعد میں عرض کروں گا“

کچھ دیر بعد جماعت سے نماز ظہر پڑھنے کے لئے اٹھے اور پھر وہاں سے بغیر اجازت کے اٹھنے اپنے محل چلے گئے۔ بعد میں جب اس کی اطلاع ملی حضرت کو دعویٰ تو حکم دیا کہ دربار میں نہ آئیں۔ چنانچہ آٹھ سو سات ماہ تک عارضی اور بحرا بند رہا۔ سات ماہ کے بعد اعلیٰ حضرت نے بیگم صاحبہ (شہزادی جہاں آرا بیگم) کو حکم دیا کہ ان کے محل ہاگراس روز ہماری بلا اجازت چلے آئے اور اس بے موقع جگہ پر بیٹھنے کی وجہ دریافت کریں۔

بیگم صاحبہ کے دریافت حال کرنے پر انہوں نے جواب دیا:

”جس روز دارالشکوہ نے دعوت کی تھی اس دن خواہ انہوں نے تقدراً ایسا کیا ہو کہ آپ اور بیٹھیں کو ایک ایسے تہہ خانہ میں جس کا مصلح ایک دروازہ تھا تنہا چھوڑ کر خود کو تو کے انتظام کے لئے برابر آتے جاتے تھے۔ اب اگر دروازہ بند کر دیتے تو ہم سب کا کام تمام تھا۔ یا سہواً اس سے ایسا ہوا ہو۔ بہر حال میرے دل میں برابر یہ خیال آتا تھا کہ جب تک وہ سب مذہب میں اس خدمت دہما فکرت کو سمجھاؤں لیکن اعلیٰ حضرت کا دہبہ اس خدمت کی سبھا آوری میں مانع تھا۔ اس لئے میں استغفار پڑھتا ہوا چلا آیا“

یہ سن کر اعلیٰ حضرت نے فوراً ان کو طلب فرمایا اور بہت عنایت کی۔

شہزادہ نے سعد الشفاں (وزیر اعظم) سے فرمایا کہ کسی صورت مجھے دربار سے

بہر بیگ دو۔ یہاں آرام والینان مجھے نصیب نہیں۔ (اعلیٰ حضرت نے) انکو لاہور سے دکن کی صوبہ داری پر روانہ کر دیا۔

۳ حسن سلوک

دارالشکوہ بعض امراء کے ساتھ معاندانہ اور بعض کے ساتھ متکبرانہ سلوک کرتے تھے مالا محو یہ سب پانچ ہزاری مرتبہ کہتے تھے اور اعلیٰ حضرت کے خاص مصاحبین بھی تھے مثلاً علی مراد خان، سعد الشفاں اور سید میران بارہہ اور حضرت عالمگیر کو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ خاص تعلق تھا۔ چنانچہ علی مراد خان کو ہمیشہ مشفق نیکو کردار سمجھتے تھے۔ جنہیں حضور (شاہجہاں) نے ”میر و نادار“ کے خطاب سے سرفراز فرمایا تھا۔ اور جو محمد سعد الشفاں سے جنہیں محضائے ہیریٹی اور ”وزیر بادبیر“ کا خطاب ملا ہوا تھا درس مصلح کیا تھا اور اپنے آپ کو ان کا شاگرد خیال کرتے تھے۔ اس لئے ان کو ہمیشہ ”وزیر بادبیر“ اور ”سرتوانہ صغیر“ کے القاب ملتے تھے۔ اور سید میران بارہہ کو جنہیں حضور (شاہجہاں) ”سید السادات“ کے خطاب سے یاد کرتے تھے وہ علامہ اور حضرت سید کائنات“ ملتے تھے۔ ان تینوں میں سے ہر ایک امیر اور ان کے علاوہ بھی دوسرے امراء مثلاً افضل خان، علاء الملک، جو خانہاں کے درجہ سے وزارت کے عہدہ تک پہنچ گئے، کمال محبت سے ان کی زارداری میں حق دوستی ادا کرتے تھے۔ (اور یہ بات) اعلیٰ حضرت آشتیاں (شاہجہاں) کو بہت گراں گذرتی تھیں۔ شاہ بلند اقبال

لے یہاں پر لاہور کی جگہ ملتان ہونا چاہیے۔ اور اب زیب کسی بھی لاہور ہزارہ کی صوبہ داری پر مامور نہیں ہے۔ البتہ ۱۳ جولائی ۱۹۲۵ء میں ان کو مکتان سے دکن کا صوبہ دار بنا کر بھیجا گیا تھا۔ (ج۔ ن۔ بس)

داراشکوہ) کی پیشانی سے آثار اوبار دیکھ کر اور شاہزادہ اورنگ زیب کی قسمت کی
بندی سے آثار دیکھ کر آپ نے داراشکوہ کو افعال قبیحہ اور اقوال نازیبا سے بچنے کی
نصیحت فرمائی۔ لیکن جب دیکھا کہ ان نصیحتوں نے داراشکوہ پر کچھ اثر نہ کیا مینا کہا ہے
سے گلیم بخت کے راکھ یافتہ سیاح۔
یہ آپ نرم نرم و کوثر سفید نتوان کرو

ترجمہ: جس کی قسمت کا کمال سیاح نہیں دیا گیا ہے پھر لے نرم نرم اور کوثر کے پانی سے
بھی سفید نہیں کیا جاسکتا؟

تو پھر انہوں نے کہا کہ محمد اورنگ زیب امراء کے ساتھ اپنے سلوک میں تبدیلی
کریں تاکہ وہ ان کی رازداری سے دست بردار ہو جائیں (اورنگ زیب کو ایک خط
میں خود دست مبارک سے لکھ کر بھیجا کہ) با سلطان اور ان کے فرزندوں کو ملینیت
ہونا چاہیے اور عالی فطری کو کام میں لانا چاہیے۔ سنا ہے کہ ہر ایک لازم سے ایسا
سلوک کرتے ہو کہ جس سے تم اپنے آپ کو انتہائی پست بنا دیتے ہو۔ اگر یہ عاقبت
یعنی برہمنی ہے تو (دیکھ لو کہ) تمام کام تقدیر سے وابستہ ہیں۔ اس پست فطری سے
سوئے وقت کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔

انہوں نے لکھ کر عرض کیا: ”جو کچھ (حضور نے) اس غلام کے متعلق ارادہ فرمایا
تجربہ فرمایا ہے وہ (میرے لئے) وحی آسمانی کی طرح ہے۔ پیر و مرشد برحق حکمت
دہیں۔ ولیعزمین تشاء و قتل من تشاء (عزت بھی اللہ کی طرف سے ہے اور ذلت
بھی اللہ کی طرف سے ہے) اور عزت و ذلت دونوں قادر مطلق اور خالق ارض و ملائکہ
کی مرضی پر ہیں۔ یہ غلام تو من اذلی نفسہ اعز الشہر (جس نے اپنے نفس کو ذلیل کیا اسکو
اللہ نے عزت دی) ہے کہ حدیث صحیح پر عمل کرے جس کے راوی انس بن مالک ہیں۔
اور دیکھو کہ کونسا حدیث کے زیادہ بڑا اور تمام بڑائیوں سے زیادہ قبیح جانتا ہے۔ جو

کچھ اعلیٰ حضرت نے تحریر فرمایا ہے اس سے انکار نہیں کرتا لیکن اس کی بھی یقین ہے
کہ ”دوسا اس آکھن اس الذی یوسوس فی صدور الناس من اجماعہ والناس“
”دوسرا انداز کہ برائی سے جو پیچھے ہٹ جاتا ہے جو لوگوں کے دلوں میں دوسرے
ڈالتا ہے جنات میں سے ہو یا ان لوں سے“ کے مطابق عرض کرنے پر تحریر
فرمایا ہے۔

سے زبان عرض ندامت بفر عذر گشت
پر بکشت جرم من رو سیاح و نامہ سیاح

④ شہزادوں کے متعلق شاہجہان کا خیال

اعلیٰ حضرت فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں بعض اوقات خیال آتا ہے کہ داراشکوہ نیک
لوگوں کا دشمن واقع ہوا ہے۔ مراد بخش کو مشرب نے نوشی سے فرصت نہیں اور
محمد شہنشاہ میں یہ خوشی کے سوا کوئی اور مصفت نہیں۔ محمد اورنگ زیب کے علم و شعور
کا قضا ہے کہ وہ مملکت کے اس بارگاہ کو اٹھالے گا۔ لیکن اس کی فطرت
میں زبردست خامیاں بھی ہیں۔

جہاں دوست کرا باشد و میلش بکر باشد
وہ دوست کس کا ہوگا اور اس کا رجحان کس طرف ہوگا۔

⑤ چنان کہ افتد دانی

زین آبادی کا واقعہ اس طرح ہوا کہ جب حضرت اورنگ زیب دکن کی سویہ داری پر
مقرر کئے گئے اور (اورنگ آباد) جا رہے تھے تو بڑبڑان پڑ پڑنے۔ وہاں کا صوبہ دار یوسف
تھاجس کی شادی ان کی غلامہ یعنی سالہ بانو دختر آصف خان سے ہوئی تھی۔ حضرت

ان سے ملنے کے لئے گئے۔ اور انہوں نے بھی حضرت کی دعوت کی۔ چونکہ خالد کا کھانا
اس لئے مل کر عورتوں نے پردہ کا کچھ زیادہ اہتمام نہیں کیا۔ آپ بھی بغیر کسی اطلاع کے
اندر چلے گئے۔ زین آبادی جس کا اصل نام ہیرا پانی تھا ایک درخت کے نیچے کھڑی تھی
و اپنے ہاتھ سے درخت کی شاخ پکڑے ہوئے دھبے دھبے سروں میں لگا رہی تھی اسکو
دیکھتے ہی آپ بے اختیار زین پر پڑ گئے، وہیں زمین پر لیٹ گئے اس کے بعد غصہ آ گیا۔ یہ خبر
ان کی خالد کو پہنچی۔ وہ ننگے پاؤں دوڑتی ہوئی آئیں اور ان کو سینہ سے لگا کر زین لٹا
کرتے گئیں۔ عین چار گھنٹی بعد ان کو کچھ ہوش ہوا۔ ہر چند وہ حال پر حسیں رہیں کہ کیا
بات ہے لیکن انہوں نے کچھ جواب نہ دیا اور بالکل خاموش رہے۔ دعوت اور ہمدردی
کی تمام خوشی خاک میں مل گئی (۱) تمام مل میں ایک، ماتم اور سولگاری کی کیفیت چھا گئی۔
آدھی رات کے قریب وہ گھٹو کرنے کے قابل ہو سکے اور کہا "اگر میں اپنا مرض بتاؤں
تو کیا آپ علاج کر سکیں گی؟ خالد نے جواب دے کہ میں نے انتہائی خوشی میں واری صدر دیکھ لیا اور
برہنہ "علاج کیا چیز ہے میری جان تم میری پر نار ہے"۔ اسپر انہوں نے تمام قصہ بیان کیا۔
یہ بات سنتے ہی خالد کے ہوش اُٹ گئے۔ زبان گویا بند ہو کر رہ گئی کہ کیا جواب دیں۔

کچھ دیر کے انتظار کے بعد اورنگ زیب نے فرمایا :

"آپ نے خرابہ مزاج میرا حال دریافت کرنے میں اتنی شفقت کا اظہار کیا میری
بات کا جواب تک تو دیجیے نہیں۔ آپ علاج کیا کریں گی؟

خالد نے کہا "صدمتے مافوں! اس بدبخت سیف خاں کو تم جانتے ہی ہو کیا
سفاک ہے۔ وہ بادشاہ شاہجہان کا تہا رہی کسی کی بھی ذرا پرواہ نہیں کرتا۔ وہ اس
بات کو سنتے ہی پہلے اس (زین آبادی) اور پھر مجھے قتل کرنے لگا۔ اس کے متعلق اس کے
کہنے کا فائدہ اس سے زیادہ کچھ نہ ہو گا کہ میں تم پر اپنی جان فدا کر دوں لیکن وہ بے گناہ
سہا سہا بلا قصہ مارے جانے لگا۔

اورنگ زیب نے فرمایا : "بچہ ہے میں کوئی دوسری ترکیب نکالتا ہوں؟

مورچ نکلنے کے بعد اپنے محل چلے آئے اور ملحق کھانا نوش نہ فرمایا۔

مرشد قلی خان کو جوان کے ساتھ ملنا اور دکن کا دیوان ملنا ملایا۔ وہ ان کا خاص
راز دار تھا۔ اس سے تمام واقعہ بتفصیل بیان کیا۔ اس نے عرض کیا کہ سیٹے میں اس
(سیف خاں) کا کام تمام کئے دیتا ہوں۔ اب اگر اس کے بھتیجے کو قتل بھی کر ڈالے
تو مصافحتہ نہیں۔ کیونکہ میرے خون کے بدلہ میں پیر و مرشد کا مقصد پورا ہو ہی جائیگا۔
انہوں نے فرمایا : "واقعہ ہمیں تہا رہی جاغشتی کا ایسا ہی یقین تھا۔ لیکن ہمارا دل نہیں
مانتا کہ (ملنے سے کام کے لئے) خالد کو بڑھو کیا جائے۔ پھر جو شرع اور فقہ سے وقت
ہو اس کے لئے شرعیت میں کسی کے صریح یا قلیل کا اقدام کرنا ممکن نہیں البتہ اللہ پر بھروسہ
کر کے کچھ خفاں سے (کہو)۔"

مرشد قلی خاں بلا کسی عذر کے فوراً چل گیا اور سیف خاں کو کل حال کر سنایا۔

سیف خاں نے عرض کیا : "میں سے میرا آداب کہو اور اس بات کا جواب میں اُن
کی خالد کو ملے دوں گا۔" یہ کہہ کر وہ اسی وقت زمان خاں میں گیا اور اپنی بیوی سے کہا :
"اس میں کیا مصافحتہ ہے۔ مجھ اور اورنگ زیب کی بیچم ہزار خاں کی لڑائی کی کوئی ضرورت
نہیں ہے۔ بل وہ اپنا حرم خاص چتر بائی کو بھیجیں تاکہ اس کا عوض و بدلہ ہو جائے۔
اسی وقت خالد کو سوار کر کے بھیجا۔ ہر چند وہ انکار کرتی رہیں کہ میں نہیں جاتی لیکن اس
نے کہا کہ اگر اپنی جان کی خیر چاہتی ہو تو فوراً چلی جاؤ۔ چنانچہ مجبور ہو کر وہ گئیں اور مفصل
تمام باتیں کہیں۔ وہ یہ سن کر بہت زیادہ خوش ہوئے اور فرمایا :

"ایک کا کیا ہے جس پاؤں میں آپ آئی ہیں اسی میں (میرے حرم میں سے) دونوں
کو اسی وقت لے جائیں۔ مجھے کوئی عذر نہیں ہے۔"

خالد نے ایک خواجہ سرا کے ہاتھ ساری بات (سیف خاں سے) کہلوادی۔

اُس نے کہا "اب کئی صورت آتی نہیں ہے" اور ہیرا پانی کو فوڑا سوا کر کے ان کے پاس روانہ کر دیا۔

اُسے اکثر اللہ اور میں اس واقعہ کی تفصیلات غفلتِ ذہن کے حالات کے تحت اس طرح بیان کی گئی ہیں: میرے غفلتِ ذہن، بظہرِ ظاہر جہاں بھی گیا دوسرا لوگ اور اس وقت خاں کا داماد تھا اپنے باپ کی ہراس میں بڑے کارنامے اور معرکے سرانجام دیتے تھے۔ اپنے عظیم کارناموں کے سبب مختلف خاں اور سپہ سالار خاں اور خاںِ زہل کے خطاب پاتے۔ شائستہ خاں، عظیم دکن کی اتالیق پرلے کی دکن کی خدمت و داروغگی توپ خانہ میں تھوڑی سی گئی۔ (آئین اللہ ۳۸ ۹۹۶ء) اور گزیر کے زندہ میں خانہ بدوشی گورنر ستر ہوا۔ ۱۰۹۵ء چیر میں وفات پائی۔ (آئین اللہ ۳۸ ۹۹۶ء)

ہر علم سے بہرہ ور تھا، خطاطی میں شہرت رکھتا تھا، سلیقہ مند لاشہ پرواز، دانشور اور عالمِ حق فہمی مروج میں مہارت تمام رکھتا تھا۔ کاروبارِ سلطنت میں ہمیشہ منہمک رہنے کے ساتھ شہنشاہِ راگ و رنگ بھی تھا۔ یہی چہرہ گاہِ خوش آواز اور معنیاتِ عشرہ ساز مجلسِ امیں رہتی تھیں۔ شہنشاہِ زین آبادی "جولہ اور گزیر" کے نام سے یاد کیا گیا، ان کی اہم شاہزادگی سے مجبور و مغرور تھی اس نوم میں شامل ہے۔ بلکہ کہتے ہیں کہ ان خاںِ زہل کی ہر خور ہے۔

ایک روز شاہزادہ اورنگ زیب زین آباد برہان پور کے باغ میں تھیں کہ وہاں سے آئے تھے اپنے اہل کے ساتھ تشریف فرما تھے اور ضروری بزمِ الفت کے ساتھ چہل قدمی فرماتے تھے زین آبادی نے غصہ نہیں میں ہوش بُرا اور شوہرِ دلبری میں یکساں تھی۔ خاںِ زہل کی اہلیہ مختصر کیساتھ جوشِ ہزارہ کا غلام ہوئی تھیں آئی اور سیر کرنے کے دوران آسموں سے لائے ہوئے دھشت جوشِ ہزارہ کا غلام ہوئی تھیں آئی اور سیر کرنے کے دوران آسموں سے لائے ہوئے دھشت کو دیکھ کر بغیر نشہ ہزارہ کا پاسِ ادب کئے شایستہ شوخی و دُرُ بائی سے اچھل کر ایک آسم آؤٹا اس انگڑنے کے جو سراپا انگڑ دلبری و دُرُ بائی تھا شاہزادہ پر خود فراموشی طاری کر دی اور جوش و پارائی کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

④ حفظِ اقامت

جس وقت داراشکوہ سے مقابلہ کے واسطے اورنگ آباد سے کوچ کر کے شہر سے چاہیل دور فاصلے پر شہرِ نصیب کئے گئے تو حکم ہوا کہ یہاں پر دس روز قیام ہوگا۔ تاکہ لوگ اپنی ضروریات کا سامان پہنچا کر لیں۔ کسی کو اس کے خلاف عرض کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

بقیہ مشیہ منور گزشتہ حصے میں کہہ کر وہ دسے بود در عاشق رہا نہیں
نہا ہے آتشائے زاریش از آستانہا

اپنی غلامی کے نہایت اصرار اور ساجت کے کہ اسکو مل گیا اور اس تمام زہد و ورع خشک اور تقویٰ کے باوجود اس کے دلدار اور شہینہ ہر گئے اور شراب کا پیلا خود اپنے ہاتھ سے بھر بھر کر اسکو پیتے تھے۔

کہتے ہیں کہ ایک روز اس نے بھی قدیم شراب بھر کر شہزادہ کے ہاتھ میں دیا اور صراحتاً ہر چند انہوں نے مجھ کو نیاز سے کام لیا لیکن اس غلام نے ایک دشمن۔ نہ چار شاہزادے چاہا کہ اپنی مائے کو اس جادو طراز معیار نے خود اپنا چھین لیا اور کہ کہ فرض تو امتیازِ جنت تھی دیکر اس آپ پر شر و خمد سے آپ کی تحکام اور بدھری۔ اس شوقِ بازی سے یہاں تک سر اٹھایا کہ اعلیٰ حضرت شاہجہان ملک اطلاع پہنچ داراشکوہ کو تو دل و جان دھجائی۔ اس حکایت کو چھوڑ کر اپنی اہم شامت کی بنیاد بنا کر اعلیٰ حضرت سے کہ اس سکارو دیا کہ اصلاح و تقویٰ سے کیا کام۔ خود کہ اپنی غلامی ایک کینز کے پیچھے رہا کر دیا۔

قصائے الہام کہ میں شاہ میں ہمارے زندگ پر خوں چھا گئی اور شاہزادہ کو اپنے اہلی بھر کے دان میں مبتلا کر دیا۔ اس مقبرہ اورنگ آباد میں تالابِ کلاں کے متصل ہے۔ اس کی وفات کے دن شاہزادہ کا سگ سے بڑا مال تھا۔ (آئین اللہ ۳۸ ۹۹۶ء) (۹۰ قادی) (باقی اگلے صفحہ پر)

مگر نہایت خال نے جو بہت ہی غلط عقیدت مند اور اہمیت متاعض کیا :
"کوچ کا حکم صادر کرنے کے بعد اتنی مدت تک اس مقام پر اس طرح قیام کرنا
دشمنوں کے واسطے جرات کا باعث ہوگا۔"

آپ نے اس کو فرمایا : "جرات کی تفصیل بیان کرو تو پھر جواب دیں۔"
اس نے عرض کیا : "جب ہمارے یہاں اتنے عرصہ تک ٹھہرنے کی اطلاع دشمن کو ہو
جائیگی تو وہ ایک عرصہ ہی فوج ہمارا راستہ روکنے کے واسطے روانہ کرے گا۔"

اورنگ زیب نے فرمایا : اصل صحت تو یہ ہے کہ ہم جلدی بڑے چلیں تو ہم فوج
سے متاثر نہ ہوں گے اور یہاں ٹھہرے رہنے کی صورت میں فوج کے صرف ایک حصہ سے
مقابلہ کرنا ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ ایک حصہ کو شکست دینا تو ہم فوج کو شکست دینے سے
کبھی زیادہ آسان ہے۔ اور اگر ادارا حکومت خود لے کر جرات کریں اور نہ بڑا کو پا کر نہیں
توان کی حالت ان اشعار کے مصداق ہوگی۔

آں کسی کر زامن و وطن دور شود

بیچارہ مستمند و مہجور شود

در آب جزیرہ مسید مامی گردد

در خاک نہنگ طعمہ مور شود

یہاں پر قیام کرنا اس صحت کے لکھناو پر ہے یعنی دفع الوقت نہیں ہے بلکہ اس

ابتداء میں متوجہ نہ ہو : "ہمارے ہاتھ سرکار کا خیال ہے کہ عید الدین خاں کے بیان کردہ قصہ میں تعدد
اعطاف ہیں۔ سیف خاں نے مٹا زمل کی بی بی سے شادی کی تھی جبکہ ۴۴ عکہ بانو۔ قضا صافیہ
نہیں تھا۔ وہ شاہجہاں کی تخت نشین ۱۶۲۸ء کو دقت خاندان کی گورنری سے برطرف کر دیا
گیا تھا اور پھر کبھی امور نہیں ہوا۔ عکہ بانو کی انتقال ۱۶۴۱ء کو ہوئی۔"

ٹھہرنے میں جو بات ابھی بیان کی اس کے علاوہ ایک دوسری مصلحت بھی ہے۔
اور وہ یہ ہے کہ ہمارے ساتھ جہاز، اور فراہمیں ان (دب) کی کیفیت ابھی
طرح معلوم کی جائے۔ جو شخص باوجود شمال ہونے کے ہمراہ جانے میں ہچکچاتا ہے
اسکو ہمیں سے (ساتھ) نہ لیتا بہتر ہے کہ کوئی آئندہ پھر یہ بات زیادہ پریشانی
کا باعث ہوگی۔ پھر اس کے علاوہ، جلدی کر کے جانے کی صورت میں بعض امور
دین کی منتیں مشکوک ہیں، اور جن سے اتفاق و فساد کا اندیشہ ہے وہ (معد) تغافل و
تساہل سے کام لیں گے۔ اور جو حکم ہمارا فاصلہ سے زیادہ ہو جائے گا اس کو
کا، مذاکرہ بھی ممکن ہو جائے گا۔ اور صرف یہ صورت باقی رہ جائے گی کہ یا تو ان کو بڑا
اسی حالت میں چھوڑ دیا جائے اور یا پھر دوبارہ لوٹ کر ان سے باز پرس کی جائے۔
جب نہایت خال نے یہ بات سنی تو عقدہ دل میں گر پڑا، قدم بڑی کئی اور عرض کیا
"اللہ اعلم حجت یہ سب عمل رسالت اللہ بہتر مانتا ہے کہ اپنے پیغام کو کہاں بھیجے۔"

اور اس کو امت آمیز گفتگو کی صداقت (دور) یوں معلوم ہو گئی کہ شاہنواز خاں
جو دکن کے افسران میں سے تھا پہلے کوچ میں ساتھ نہ آیا اور دوسرے کوچ پر چڑھ گیا
"ہوئی تھیں مہلی حضرت (شاہجہاں) کا ذکر ہوا اس لئے مجبوراً (میرے) واسطے اور
کوئی چارہ کار نہیں سولے اس کے کہ، فقرہ کی طرح (جسے) تعلق ہو کر یہاں ٹھہرا یہی
مجھے داراشکوہ سے کوئی (خاص) تعلق نہیں ہے۔ میری ایک (ذکر) حضور کے نکاح میں
ہے اور دوسری مراد پیش کے نکاح میں ہے۔ داراشکوہ سے مجھے کوئی (ایسا خاص)
تعلق نہیں ہے جس کی پاسداری (مجھے) منظور ہو۔ اور حضرت خوب واقف ہیں
کہ میں نے کس قیام یا جنگ میں کوئی کمی کی تو ابھی نہیں کی ہے جس کے جسے مجھ پر
بدول یا بزدلی کا شک کیا جاسکے۔"

(اورنگ زیب نے) فرمایا : "واقعتاً حق تک ادا کرنا ضرر خدا کے لئے کوئی عجیب

بات نہیں ہے۔ لیکن یہاں پر ہمارا (آج کل) قیام ہے۔ چند روز تک ہم تم سے ملاقات رکھیں گے اور اس کے بعد کوچ کے وقت ہمیں اجازت ملے دیں گے۔ اور فخر لو کہ طرح ٹھہرے رہنا کیا ضروری ہے؟

(اس نے) عرض کیا: یہ صورت بھی بندگان کے خلاف ہے (چونکہ میں شاہجہان کا ذکر ہیوں اس لئے) غلام کی عزت افزائی کرنا بھی اصل حضرت ہی کا کام ہے۔
اس کے بعد چور کیا گیا کہ (اورنگ زیب کو) اس سال کا مرض ہو گیا ہے جس امر اور عیادت کے واسطے آتے تھے ان کے لئے حکم تھا کہ ایک ایک کے آئیں اور دو گروں کو باہر بھیج دو کہ (تہنہ) آئیں۔ چنانچہ دوسرے روز جب مرزا شاہنواز خان آیا تو شہ میر نے فوراً اس کو گرفتار کر کے اس کے ہاتھ اور گردن باندھ دی۔ پتھریاں اور زنجیریں پہن کر ہاتھی پر ایک چوہ میں بٹھا دیا اور اُس وقت کوچ کا حکم ملے دیا۔ برہان پور پہنچ کر کلاخی قید کر دیا گیا۔ دارا شکوہ فرشتے پانے کے بعد زہر لاشاء بیک سفارش پر جہوں نے تین روز سے جھوک جڑیاں کر رکھی تھیں کہ جب تک میرے نانا کو ہانڈ کر دیا جائے گا میں کھانا نہ کھاؤں گی۔ انتہائی غصہ اور غضب کے ساتھ (اورنگ زیب) نے (اس کی) رہائی کا حکم دیا اور چوہ میر اور بیش کے احمد آباد سے چلے آئے کہ بعد وہ صوبہ بالکل خالی تھا (اس کی وہاں کا صوبہ دار تھر کر دیا۔ لیکن (اورنگ زیب) فرماتے تھے کہ مجھے اطمینان نہیں ہے۔ میں نے جو مرزا (رہائی) کا حکم دیا ہے۔ (خیر) آئندہ دیکھا جائے گا۔ چونکہ (وہ) سید سے اس لئے قتل کا حکم بھی نہیں دیا جاسکتا۔ لیکن شہزادہ ہے کہ ”سر بریدہ سخن نر گوید“ (مرا ہوا انسان بات نہیں کہتا ہے) چنانچہ جبکہ (اورنگ زیب نے) فرمایا تھا وہ ظاہر ہو کر رہا۔ دارا شکوہ کے بھاگ جانے کے بعد جہیر کی لڑائی میں وہ اس سے مل گیا اور زمین لڑائی میں مارا گیا۔

ماشہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو:

۷) جرات و دلیری

جس روز شجاع سے جنگ ہوئی وہاں تھی اس سے پہلی رات کہ جب تین گھنٹے رات گزر چکی تو (اورنگ زیب کے پاس) اطلاع پہنچی کہ جہونٹ ملکہ میں کے سپہ و جہول کی مخالفت تھی مع اپنی چودہ ہزار پیادہ و سوار فوج کے شجاع سے مل گیا اور چلتے چلتے شاہی فوج کے ہانڈوں اور آڑیوں پر بھی سخت دست دراز کی گئی۔ چنانچہ تمام لشکر کو انتظام درجہ برجم ہو گیا اور اکثر آدمی انتہائی پریشان ہو کر اس بد بخت جہونٹ رائے کی فوج میں مل کر ساتھ چلے گئے۔ حضرت اس وقت نماز تہجد اور اوروں کو فرائض میں مشغول تھے۔ یہ سن کر ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اگر جانا ہے تو جانے دو۔ اور کوئی دوسری بات ارشاد نہ فرمائی۔ اوراد و وظائف سے فارغ ہو کر میر جہول کو بلا کر فرمایا: کہ اس صورت میں یہ بھی نہ کہی مہر بانی ہی تھی۔ اگر یہ منافق جنگ کے دوران میں ایسا کرتا تو تدارک ڈرا مشکل ہو جاتا۔ اس کے بعد سواری کے تیار کرنے اور رفتار رکھ کے جہانے کا حکم دیا اور خود (مغنی نفیس) سوار ہو کر باقی رات ہاتھی کی سواری میں بسر کی۔ پورے پچھنے پر معلوم ہوا کہ

ماشہ یہ صفحہ گزشتہ: ۱۷۵۸ء کو اورنگ زیب تخت و تاج کی جنگ کیلئے اورنگ آباد سے چلا۔ شہر سے چار میل شمال مشرق کی جانب بہت کم ہرول ایک دن قیام کیا۔ لیکن برہان پور میں ایک مہینہ ۱۸ فروری ۱۰ مارچ قیام کیا۔ شاہنواز خان مغنی نے اورنگ زیب کے ساتھ کوچ نہیں کیا بلکہ مختلف بہانوں سے برہان پور ہی قیام رہا۔ اسلئے اورنگ زیب نے ۱۵ مارچ کو مشغولہ پہنچنے پر سلطان کو شیخ میر کو واپس برہان پور بھیجا کہ شاہنواز خان کو گرفتار کر کے برہان پور کے قلع میں قید کر دیا جائے۔ شاہنواز خان سید الشب تھا اور اورنگ زیب کا خسر تھا۔ تھر سفیر اورنگ زیب نے قلع سے بھی لڑائی کا حکم دیا اور گجرات صوبہ دار تھر کر کیا جو کہ ۱۳ مارچ ۱۷۵۹ء کو مارا گیا۔ (دعوت میں)

شجاع کی فوج بائیں جانب سے توپ خانہ سے فائر کرتی ہوئی چلی آ رہی ہے۔ جن لوگوں کی
تفصلاً آگن تھی وہ مارے گئے۔ اپنے قبل بان کو حکم دیا کہ ہمارا ہتھیار کسی نہ کسی طرح شجاع
کے ہاتھ کے پاس پہنچا دو۔ اس وقت مرشد قلی خاں نے جو سامتاہیں متاعرض کیا؛
”اس طرح کی جرأت بادشاہوں کے قاعدہ کے خلاف ہے۔“
”آپ نے فرمایا ہم اچھی تو بادشاہ نہیں بنے ہیں، لوگ اس طرح کی جرأت کے
بعد بادشاہ بن جاتے ہیں۔ اور بادشاہ بن جانے کے بعد اگر جرأت میں فرق پیدا ہو جائے
تو سلطنت باقی نہیں رہتی۔“

عہد عروس ملک کے در بعل بغیر دستک
کہ بوسہ بر لب شمشیر آب دار زند

⑧ بارہ وصیتیں

احمد رشاد الصلوٰۃ علی عبادہ الذین اطمئن ورضا۔

(میری) چند وصیتیں ہیں؛

پہلی یہ کہ اس عاصی مرقع عاصی کو پاک و مقدس تربت حسین علیہ السلام کی حادیں لپیٹ
اور کفن یا جانے کیونکہ گنہگاروں کے لئے سوائے اس گناہ
سے التماس کے رحمت اور مغفرت نہیں ہے اور اس سعادت عظمیٰ کا سامان (یعنی چادر
تربت مقدسہ و مطہرہ) فرزند ارجمند بادشاہ زادہ حال جاہ کے پاس ہے۔ اس سے

لے لے کر یا عرض لا میری کے نسخہ (۸۸، ۸۹، ۹۰) میں یہ عبارت اس طرح درج ہے۔

”یہ صوفیہ کہ اورنگ زیب کی فوج دارا شکوہ کی فوج سے چھٹائی بھی نہ تھی۔ تیسری یہ کہ چادر
سے لڑائی ہوئی۔ وہ (شجاع یا اورنگ زیب) بائیں جانب سے مع اپنے ہراول آگیا۔“

لے لیا جائے۔

دوسری یہ کہ فریاد خیز کے (جو) مزدوری (میں نے جمع کی ہے) چار روپے دو
آنے وہ آئے بیچ، محل دار کے پاس ہیں (اس سے) لے لی اور اس بے چارہ
(اورنگ زیب) کے کفن پر خرچ کریں اور قرآن (شریف) کی کتب بہت جمع کئے
ہوئے، تین سو پانچ روپے میرے صرف خاص میں ہیں وفات کے دن فقراء کو
دینے کے جائیں۔ وجہ یہ ہے کہ فرقہ شیعہ کے نزدیک کتب قرآن کی اُجرت میں
ناماں نہ ہونے کا شہرہ ہے (اس رقم کو) کفن کی ضروریات میں صرف نہ کریں۔
تیسری یہ کہ باقی جو ضرورت (اعزامت کی) ہو وہ بادشاہ زادہ حال جاہ کے دل
سے لے لیں کہ اولاد میں وہی قربی وارث ہیں۔ اور علت و محرمات ان ہی کے ذریعہ
اس بے چارہ سے باز پرس نہیں کہ مردہ بدست زندہ۔

چوتھی یہ کہ وادی گڑھی کے اس سرگشتہ کو برہنہ سر دفن کریں۔ کہ جس تہ روزگار
گنہگار کو بادشاہ عظیم الشان (مذللہ تعالیٰ) کے سامنے لے جائیں گے تو البتہ وہ رحم
کا مستحق ہوگا۔

پانچویں یہ کہ تابوت کے صندوق کے اوپر معمولی کھردرا سفید کپڑا بچے لگی کہتے
ہیں وائیں اور شایانہ دلی، مفتیوں کی، یا مولود کی بدعت سے احتراز کریں۔
چھٹی یہ کہ والی ملک پر واجب ہے کہ ان کے کسی خاندانوں کی ملاقات کرے
جو اس شہر شہر گنگار (اورنگ زیب) کے ساتھ (دشت و صحرا میں) مارے مارے پھرتے
ہے ہیں۔ اور اگر ان سے واضح طور پر یہی کوئی قصور سرزد ہو تو سخت عفو اور درگزر سے
کامل ہے۔

ساتویں یہ کہ ایرانیوں سے بہتر دفتری کام (مقصود گری) کے لئے کوئی اور نہیں ہے
اور جنگ میں بھی حضرت جنت آشیانی (شاہجہان) کے عہد سے لیکر اب تک اس فرقہ

میں سے کسی ایک نے معرکہ سے روگردانی نہیں کی، نہ ان کے پاسے استقامت کو
لغزش ہوئی۔ اس کے علاوہ انہوں نے کبھی خود سری اور ننگ حرامی نہیں کی لہذا چونکہ
عزت کے بہت زیادہ طالب ہیں اس لئے ان کے ساتھ نبھانا بہت مشکل ہے لیکن
بہر حال نبھانا چاہیئے اور ناممکن کو ممکن کرنا چاہیئے!

آٹھویں یہ کہ قرانی فرقہ کے لوگ سپاہی مقرر نہیں۔ وہ تاخت و تاراج کرنے،
شہوں مارنے اور قید و گرفتار کرنے میں، بہت اچھے ہیں اور صیغہ جنگ کی حالت میں
پہپائی سے کہ جس کا ترجمہ "تیر کو روک لینا ہے" انہیں کوئی دوسرا وہلر یا قبائل
و شرمندگی نہیں ہوتی۔ اور ہندوستان کے جہل مرکب سے کہ سر جاتے مگر قدم نہ
ہٹیں۔ بصد مصلحت دور ہیں۔ بہر حال اس جماعت پر رعایت کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اکثر
جگہ جہاں یہ لوگ کام آتے ہیں دوسرے کام نہیں آتے۔

نویں یہ کہ لازم المسادات، سادات بارہ کے ساتھ استعزام و رعایت میں کوئی
فرق و اشت نہیں کرنی چاہیئے اور قریب والوں کو اس کا حق تو ہے کہ آیتہ شریفہ کے بموجب
عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ آیتہ کریمہ کہہ چکے کہ میں تم سے اس پر کوئی اعتراض نہیں کرتا
بجز اس کے کہ میرے عزیزوں سے محبت کرو۔ گے بموجب یہ جماعت اہل عزت
ہے۔ اس میں ہرگز کوتاہی نہ کرنی چاہیئے کہ دنیا و آخرت میں خیر و فلاح کا باعث ہے۔
لیکن سادات بارہ کے ساتھ اعتیاد کرنی چاہیئے۔ محبت باہمی میں حق کوئی نہیں کرنی
چاہیئے لیکن محسب ظاہر ان کے مزاج کو جرحانا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ ملک کا شرعی حکم
غالب، ملک کا طالب بن جاتا ہے۔ اگر باگ و دروڈ بھی قبول فرمائی تو مذمت ہوگی۔
دوسری یہ کہ جہاں تک مقدور ہو والی ملک اپنے آپ کو نقل و حرکت سے محاف
نہ رکھے اور ایک جگہ بیٹھے بیٹھے سے استراذ کرے کہ جو ایسا ہر تو آرام کی صورت ہے
لیکن حقیقت میں ہزار مصیبت و آلام پیدا کرتی ہے۔

گیارہویں یہ کہ لڑکوں (اولاد) پر ہرگز اعتماد نہ کریں اور اپنی زندگی میں (قریبی)
مصاحبت نہ دیں۔ کیونکہ اگر اعلیٰ حضرت (شاہجہان) دارالعلوم کے ساتھ ایسا سلوک نہ
کرتے تو یہ فوٹ نہایت تک نہ پہنچتی۔ اور اسکو ہمیشہ مد نظر رکھیں کہ "بادشاہ کا قول ہمیشہ
بانجھ ہوتا ہے"

بارہویں یہ کہ سلطنت کا عدو رکن ملک کی خبریں اور اطلاعات ہیں اور نظر بھر
کی غفلت سالہا دراز کی مذمت کا باعث بن جاتی ہے۔ مقبور شہید (جی) کا فرار
دھاری، غفلت سے ہوا۔ اور (نہجیہ) آخر عمر تک سرگردانی و پریشانی باقی رہی۔
بارہ (کا عدو) مبارک ہے اور وصیت کا امتناع ہم بارہ پر کیا جاتا ہے۔

۱۰ اگر دیافتی و انشت بوس
وگر خاض شدی افکوس افکوس

⑨ بہادر شاہ کی نظر بندی

جب محمد ظہم بہادر شاہ کو قید کرنے کے واسطے طلب کیا تو وہ سیح خانہ میں
آکر حاضر ہوئے (اور ننگ زیب نے) بختاورد خان داروغہ خوشبو کو حکم دیا کہ "جو عطر
!!! (بہادر شاہ) پسند کریں وہ پیش کیا جائے۔

بہادر شاہ نے عرض کیا؟ غلام کیا کیا بھال ہے کہ خود کچھ پسند کرے جو کچھ بھی دھنور
ازراہ کرم عنایت فرمائیں گے بہتر ہی ہوگا۔"

(اور ننگ زیب نے) فرمایا: یہ حکم بھی ازراہ کرم ہی دیا گیا ہے۔"

بہادر شاہ نے بختاورد خان سے کہا "عطر فستہ (دوسرا) کے علاوہ جو عطر بھی ہو
اچھا ہے۔"

(اور ننگ زیب نے) فرمایا: ہاں۔ ہم نے بھی اسی اعتیاد کی بناء پر تمہیں یہی تکلیف

دی ہے۔

جب عطر پیش کیا گیا تو حکم دیا کہ ہتیارِ رحم سے اُتر کر ہمارے پاس آؤ مگر ہنر خود اپنے ہاتھوں سے عطر ملیں۔ عطر لگانے کے بعد (ہمارا شاہ نے) سلام کیا (اسکے بعد) خود اور نگ زیب، اسٹھ لکڑے ہوئے اور محرم خاں کو حکم دیا کہ عبداللہ بن خاں کی مدد سے (ہمارا شاہ) کے چاروں لاکوں کے (دھبن) ہتیار آ کر لٹے جائیں۔ اور ان پانچوں کو (دوہیں پر) بٹھائیں۔ چنانچہ جب (ہتیار اترنے کی نیت سے) محمد رضا الدین کی طرف بڑے قوراس نے توار کے قبضہ پر ہاتھ رکھا (یہ دیکھ کر) ہمارا شاہ کو انتہائی غصہ آیا اور کہا "بد بخت اپنے قبضہ و کعبہ کی حکم عدولی کرتا ہے چنانچہ (بہر) اپنے ہاتھ سے اس کے ہتیار اُتار کر محرم خاں کے حوالہ کر دیئے دوسرے لاکوں نے بھی اپنے آپ (ہیں) ہتیار آ کر دیئے۔ جب (اس بات کی) اطلاع حضرت اورنگ زیب، کو پہنچی تو فرمایا کہ "تسبیغ خانہ (ان کے لئے) چاہا بر صفت بن گیا ہے قواب وہ یوسف کا (مترہ و) جاہ (دھبن) حاصل کر لیں گے۔

⑩۔ ہمارا شاہ کو نضاح

جس روز ہمارا شاہ کو رہا گیا اس دن (اسکو) اپنے پاس بلا کر فرمایا چونکہ مجھ جیسا باپ تم پر خوش ہے اس لئے سلطنت تمہی کو نصیب ہوگی۔ مجھے العزۃ اعلیٰ حضرت (شاہجہان) کی رضامندی و کار نہ تھی کیونکہ وہ دار شکوہ کو چاہتے تھے اور دار شکوہ وقت اہل ہند اور جوگیوں کی صحبت میں رہنے سے بے ایمان ہو گیا تھا۔ (ہماری) فرخ نضر کا سب صرف سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین کی امداد تھا۔ تمہیں نصیحتیں کی جاتی ہیں ان کو یاد رکھنا۔ اگرچہ (دھبن) یقین ہے کہ ان پر عمل کرنا تمہاری طبیعت سے بعید ہے لیکن شفقتِ پدری کی وجہ سے (اور تمہاری محنت و اطاعت پر) خوش و کریم

تہیں) نصیحتیں کرتے ہیں۔

پہلی یہ کہ بادشاہ کو لغت و قہر کے معاملہ میں جاہزہ اعتدال پر رہنا چاہیئے ان (لغت و قہر) میں سے جو بھی زیادہ ہو جائے گا (وہی) سلطنت کی تباہی کا سبب ہوگا۔ کیونکہ زیادہ لغت (دوہرائی) سے لوگوں کی جزا تیں بڑھ جاتی ہیں۔ اور (اس طرح) زیادہ قہر سے بھی لوگوں کے دلوں میں نفرت بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ اس عاجز (اور نگ زیب) کے حکم (محرم) سلطان افغ بیگ (جو خود اپنے فضل و کمال کے خوریزی میں ذرا نہ جھکتے تھے۔ اور دراز سے جرم پر (بے دریغ) قتل کا حکم دیتے تھے۔ ان کے) لڑکے عبداللطیف نے ان کو قید کر کے شہاوند کے قلعہ بھیج دیا۔ راستہ میں انہوں نے ایک شخص سے پوچھا "ہماری حکومت کے زوال کا سبب تمہارے نزدیک کیا ہے؟" (اس نے) جواب دیا "آپ کی خوریزی کہ اس کی وجہ سے لوگوں (کے دلوں) میں (آپ کی طرف سے) نفرت پیدا ہو گئی۔

(اور وہ یہی ذکر کر چاہیئے) جو ہمارے جدِ امجد جہاں اور بادشاہ نے کیا۔ تساہل مغرب جہا اور قافل کہ باوجود اس کے کہ جنگل میں شیر خاں کی دست درازوں کی اطلاع برابر ان ملک پہنچتی رہی۔ لیکن وہ قافل ہستہ ہے اور (شیر خاں کے) باپ حسن صوہ کو سرکش کرتے ہے کہ تم اپنے بیٹے کی حرکتیں دیکھتے ہو اور اس کو تہید بد نہیں کرتے۔ وہ جواب دیتا کہ اب اس کا کام لکھنے کی حد سے گزر گیا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ حضرت کائنات کی راز نگ لائے گی۔

دوسرے یہ کہ بادشاہ کو ہرگز فراغتِ شعاری اور آرامِ طبعی نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ یہ عادت ملک و سلطنت کی تباہی و بربادی کی سبب بڑی وجہ (دھوتی) ہے۔ اور جہاں تک جو کئے ہمیشہ حرکت کرتے رہنا چاہئے۔

سے بادشاہ و آبراہ ایک کلاں بولہا آت

آب گندو نہاد شیر و د کا شہزاد

اور ۵۰ در سفر باشند شبان راحت و عیش و وقار
فکر آرام و منعم میں کند بے اعتدال

تیسرے یہ کہ نوکروں کے تقرر میں غور و فکر سے کام لینا چاہیے اور جتنے شخص کو جس کام کے لائق دیکھو اس پر اسے مقرر کر دو۔ دیکھو، گویا اسے پڑھیں کہ کام لینا عقل مندی کے خلاف ہے۔ بڑے کام پر چھوٹے آدمی (جی) مقرر نہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ بڑے آدمیوں کے لئے اولیٰ کام کرنا باعث شک ہے۔ اور چھوٹے آدمی کو دیکھی، بڑے کام کرنے کا سلیقہ نہیں آتا۔ (اور اس طرح پر) تمام نظام حکومت میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔

① احکام

جس محمد معظم بادشاہ کو قید سے آزاد کیا بڑے فضل اور عنایت فرما کر رخصت کے روز ارشاد فرمایا کہ اگرچہ ضرورت کی بناء پر اور کوئی چارہ کار نہ ہونے کی بناء پر تمہارے تمام تباہ کن افعال کی سزا کے طور پر چند سال قید میں رکھا لیکن سلطنت کی قومی علامت بھی یہی ہے کہ سلطنت و جاوہر حضرت پرست مجرب و مطرب میں تھی۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمہارے واسطے بھی ایسا ہی ہوگا۔ اسلئے خود اپنی زندگی میں ہندوستان بہشت نشان کو تمہارے حوالے کر دیا ہے۔ تمہارے زائچہ کے احکام جو فاضل خاں علاء الملک نے تمہارے روز ولادت کے بعد وفات تک کے کھنڈیٹے ہیں۔ تجربہ مطابق تمام کے تمام اس طرح ظہور میں آئے ہیں۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ اس سلطنت

۵۰ تیسرہ کتاب مرزا الخلیج جو تعلیمات کا عالم و ماہر تھا۔ ۱۳۴۹ء تک سر قندبادشاہ تھا۔ اس کے بیٹے علیحدت نے اسکو تخت سے اتار کر قتل کر دیا۔

(یعنی حکومت عالمگیری) کے بعد جو سماں رائج اور سماں اعزل کو مدد کرنا اور جو طالع اعلیٰ مقام میں واقع ہے ایک ایسا بادشاہ عمل میں آئے گا کہ جو بے شبہ، تنگ نفس، معدوم العجز ہوگا۔ اور اس کی تمام باتیں ناقص اور تمام تدابیر خاتم ہیں۔ بعض اشخاص کے لئے اس قدر شاداب و فیاضی، کہ غرق کر دینے کے قریب اور دوسروں کے لئے اس قدر خشک کہ زوال کا خوف ہو۔ یہ تمام صفات حمیدہ اور صاف پسندیدہ تمہاری ذات میں موجود ہیں۔ اگرچہ ایک لائق وزیر جس کا بھی تجربہ ہے اور ہم نے مہیا کر دیا ہے اسے تمہارے لئے بھیجیں گے۔ لیکن اس کا کیا فائدہ ہے۔

سلطنت کے چاروں رکن یعنی چاروں اولادیں ہرگز اس بیچارہ کو اس کے حال پر نہ چھوڑیں گی کہ وہ کوئی کام کر سکے۔ ان حالات کے باوجود بھی وہ ہمتہ پاؤں مانگے گا کہ کاروبار و انتظام کو رونق دے۔ لیکن وہی صلب والا قاعدہ ہے کہ جب ملک ماہور (غاصد) اعلیٰ بدن سے خارج نہ ہو اسلئے بدن میں خواہ کتنی ہی قوت ہو بالآخر کام ضعف و کمزوری یکطرفہ و زوال کو پہنچ جاتا ہے۔

یہاں بھی یہی صورت ہے۔ اگرچہ ہماری محضر گردی اور بیابان پیمانی سے ہمارے آرام طلب اور ماہور بیزار خانہ زاد (علازمین و حکام) ہماری حیات ستار کے ختم

لے مؤ علاء الملک قونی مناصب پر فاضل خاں فخرت طبعی و ریاضی میں کیتے روزگار تھا۔ علم ہیئت اور نجوم میں دوسروں سے بدرجہا ممتاز تھا۔ جلوس شہمان کے سال نہیں ایران سے ہندوستان آیا اور نواب آصف جاہی سے توسط پیدا کیا اور اس کا مصاحب ہو گیا نواب آصف جاہی کے ارشاد کے بعد جلوس شہمان کے پندرہویں سال شاہی ملازمت میں داخل ہوا اور پانچ صدی پنجاہ سوار کا منصب پایا۔ لاہور کی نہر کو کئی لاکھ پٹیلے کے کھنڈ کے باوجود حسب و کواء نہ بن سکے تھے اور اس کا پانی شہر نہایت پہنچتا تھا (باقی اگلے صفحہ پر)

ہونے کی آرزو رکھتے ہیں لیکن ہمارے بعد ہمارے اس ناقدرانِ فرزند کی بے تمیزی اور شناسی کے سبب جس بات کی آرزو ہمارے واسطے اب کرتے ہیں خود اپنے واسطے خدا سے اسی بات کی آرزو کریں گے۔

بہر حال محبتِ پدری کے باعث کیا جاتا ہے کہ اس قدر مخمّنت میں کنسر سے متھوک دیں اور نہ اس قدر شیریں کہ گل ہی ہائیں۔ لیکن یہ نصیحت بھی بے جا نہیں تھی کیونکہ تکلیف تو اس فرزند میں چڑھیں اس کے برادر عزیز کے حصّے میں آئی ہے۔ اور اس زیادہ تیز دار فرزند کے حصّے میں تو بے شک ہے۔ اللہ تعالیٰ دونوں بھائیوں کو کمال اعتدال پر رکھے۔ آمین یا رب العالمین۔

۴ ضابطہ شاہی

کابل کے واقعہ نگار نے لکھا ”شاہزادہ محمد معتمد نے عدالت کے وقت حکم دیا کہ چار پبل بجائے جائیں“ اورنگ زیب نے اپنے ہاتھ سے تحریر کیا کہ جودہ الہک مارا الہام حسبِ احکم تحریر کریں کہ چار پبلوں کی جگہ چار دھول بجائے جائیں۔ عدالت میں فقہ بجاوا بادشاہوں کا قاعدہ۔ اگر خدا (تمہیں) دے گا تو (اس وقت) ہو جائے گا۔ (ابھی سے) بے قراری کی کیا بات ہے“

۱۲ اولاد کی نگرانی

محبوب کابل کے شہزاد کی تحریر سے معلوم ہوا کہ شہزادہ محمد معتمد مبارک نے جامع مسجد میں قاتل گواہ قمار کی سستی ادا کیں۔

اس اطلاع نامہ پر (خود اپنے دست مبارک سے) تحریر فرمایا حقیقتاً خوفِ بزدلی سے جو اس فطرت میں داخل ہے۔ یہ بات کچھ بعید نہیں ہے۔ لیکن اسی بزدلی کے ساتھ مقررہ اسباب اور تاحی بھی ہونا چاہیے۔ اسی کام کی جرأت کہ جو صرف سلطنت کے ساتھ مقصود ہے کس طرح ہو سکی۔ اعلیٰ حضرت غفران مرتبت (شاہجہان) نے اپنی اولاد کے ساتھ اس درجہ سے بے پروائی سے کلام لیا

”الغیر جائید صلوٰۃ گزشتہ“ اورنگ زیب کے متعلق لگائے گئے خوفِ بخت میں ثابت ہوئے چنانچہ خواص پر میں (احکام ۳۴) اورنگ زیب کے زانوں کو جو چوٹ لگی تھی اس کا ذکر بھی اس نے زانچہ اور احکام میں لکھا تھا۔ ”وہا تزلزلہ و جلد ۲۳۲“

فانوار ایک دوسرے میں وزارت کے اندر یک یا زخم ہوا تھا جسے لویا زخم کا نسبت یہی صحیح معلوم ہوتا ہے (قدائق)

”الغیر جائید صلوٰۃ گزشتہ“ فاضل خاں نے اپنے مقدمہ سے اعلیٰ درجہ کی مکمل کراوی اور صاف و شفاف پانی دار اسطفت لایورنگک پہنچے گا۔ وہ ریاضی کے تمام فنون کا طرغ حضرت نمر کا بھی پڑھا۔ وہ دیوانہ تھی۔ دارملک عرض اور پھر خانی سالان کے عہد پر فائز ہوا اور برادر ترقی کرنا رہا۔

بلخ و ہندش کی تفسیر سے پہلے فاضل خاں نے علم نجوم کے ذریعے ان ملکوں کی فتح استغوا کر کے شاہجہان سے عرض کر دی تھی۔ ان ملک کی فتح کے بعد اس کے اصل منصب میں بڑھ کر رہا۔ ہوا بیوس شاہجہانی کے ۲۳ ویں سال سے فاضل خاں کا خطاب اور سر ہزار منصب عطا ہوا۔

خان عکبر بادشاہت کا منصب علوم معقول و منقول و سفیر و دوش، معاملہ فہم اور مستطاب الراء میں تھا اور وزارت کے عہد میں اللہ منصب کا استحقاق رکھتا تھا۔ چنانچہ ۱۰۳۰ھ ۱۰۳۰ھ میں وزارت بھی اسے حاصل ہوا۔ کہتے ہیں کہ وزارت حاصل ہونے سے چند روز پہلے اس نے لکھا تھا کہ میں وزارت کو نہ چاہتا ہوں اگر عروفا نہیں کرتی۔ چنانچہ اس ہاکہ ۲۰ ویں کو کہ وزارت کا چند حوالہ دیا تھا داعی اجل کو لبیک کہا۔

کیا جاتا ہے کہ کل نوحہ سے حوا کام اس نے شاہجہان اور (باقی اگلے صفحہ پر)

کہ حالات اس قدر بگڑ گئے۔

حاشیہ پر اپنے دست مبارک سے تحریر کیا ناظر کو (اس سزا میں کسی نے) اس بات کے متعلق کچھ نہیں لکھا درخواست کیا جاتا ہے۔ اور اس کے مرتبہ میں ایک صدی کی کمی جاتی ہے۔ محرم خان دوسرے ناظر مقرر کریں۔ واقعہ نگار اور سوانح نگار کی جاگزیں (بجائے سرکار) ضبط کر لی جائیں۔ منصب کی کمی اس لئے نہیں ہے کہ وہ (دچر) دوبارہ کام آئیں گے۔ ہر کارہ بہت جلد تحقیق (حالات) کر کے حقیقت حال رکھے۔ اگر منہج ہے تو صوبہ داری سے درخواست کر کے ہم اپنے حضور میں طلب کریں۔

(۱۴) شاہانہ اشتغال

محمد معظم بہادر شاہ کے ناظر نے لکھا سرمد کے چکلے سے روانگی کے وقت (محمد معظم بہادر شاہ نے) قبل خانہ کے داروغہ کے کان میں کچھ آہستہ سے کہا جس کو یہ قدوسی (ناظر) نہ سن سکا۔ (سرمد) سے آٹھ میل نکلنے کے بعد ایک میدان میں دوست باقیوں کی لڑائی لڑائی گئی خود (محمد معظم بہادر) مع تمام ہمراہیوں اور سپاہیوں کے (باقیوں کی) جنگ کا تماشا دیکھتے رہے۔ اس کے بعد قبل بانو نے ان دونوں باقیوں کو الگ کر دیا (اور بچر) کو مع شروع ہو گیا۔ لیکن ان باقیوں کی لڑائی میں جاتی اور مالی کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا۔

عوض پر اپنے دست مبارک سے تحریر کیا (اس اطلاع کی) پہلی شہنشاہانہ خوف کی وجہ سے تھی۔ کیوں کہ (اس بات کا) اخفا ممکن نہ تھا۔ اور دوسری شہنشاہی یعنی (کس کا) جاتی اور مالی نقصان نہیں ہوا۔ لایح کی وجہ

سے جو انسان کو اندھا اور گونا گونا جاتی ہے۔ میر بخش ناظر کے منصب میں سے دو صدی کم کریں۔ اس کی کمی نسبت سے جاگزیں سے بھی کم کر دیا جائے۔ اور عہدۃ الملک مدراہم فرمان شاہی کی جگہ پر حسب العلم شاہ نادان (منظوم باد) کو تحریر کریں کہ باقیوں کی جنگ شاہانہ اشتغال ہیں۔ اور ان بے کار وہیے حاصل آرزوؤں کے سبب (تم) بادشاہی تک جلد نہ پہنچ سکو گے۔ جب بھی اس کا وقت آئے گا اور وہ تہا رہ نصیب میں ہوگی تبیں مل جائے گی۔ جو چیز انسان کو غراب کرتی ہے وہ مقدر سے زیادہ اور وقت سے پہلے طلب کرنا ہے۔ ہم کو کیوں ناراض اور خود کو کیوں پریشان کرتے ہو۔

(۱۵) وقائع صوبہ کابل

کابل کے خبر رساں سے معلوم ہوا کہ جب محمد معظم بہادر شاہ دربار منعقد کرتے ہیں تو دیار میں ایک مسند جو زمین سے ایک گز بلند ہے آراستہ کی جاتی ہے۔ اور اس پر بیٹھ کر وہ دربار منعقد کرتے ہیں۔

عوض پر تحریر فرمایا۔

بہو کس کا رہی آید درہم کار لطف حق باید

ترجمہ (معنی ہوس سے کوئی مقصد نہیں پورا ہوتا۔ تمام کاموں میں لطف الہی شامل حال ہونا چاہیے۔)

تذکرہ بر جائے بزرگان نواں ز بگدان مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی
ترجمہ (صرف لاف و دگدگ سے بزرگوں کی جگہ حاصل نہیں ہو سکتی جب تک تم بزرگی کی علامتیں اور اسباب بھی نہ پیدا کرو)

تعب ہے کچھ سال کی قیدی اس احمق و مغرور (محمد معظم بہادر) کے دماغ کی اصلاح نہ کر سکی۔ دوطاقت و درگزر پورا رہا میں اور اس کو

سردار مسند سے اٹھا کر مسند کو قورڈالیں اور اگر گزردار ایسے وقت پہنچیں کہ
 مسند پر نہ ہو تو انتظار کریں اور جس وقت وہ دوبارہ منعقد کرے اس وقت حکم کی
 تعمیل کریں۔ نیز آبا کا نوا بعلوں (جو کچھ بھی وہ کرتے ہیں اس کے بدلے کے طور پر)
 علی حضرت فردوس برکان (شاہ بہان) نے اپنی اولاد کے ساتھ اس قدر تساہل
 اور تغافل سے کام لیا کہ تا بعد ازئیں ہی معکوی ہو گیا۔

صوبہ ملتان سے محمد معظ مبارک شاہ کے محل کی حصار حمیدہ بانو نے اطلاع دی
 اکثر اوقات کہ رات کے وقت اپنی خلوت خاص میں تشریف لے جاتے ہیں تو سیاہی
 اور نیم دان میں عمرہ ہوتا ہے۔ اور یہ قاعدہ کے خلاف ہو گا کہ اس وقت محل دار
 اس کی نائب موجود ہو حالانکہ رخصت کے وقت حضور نے اسی بوڑھی کنیز (حمیدہ
 نو محل دار) سے ہمشا ذکر فرمایا تھا بعد میں بھی ایک حکم نامہ میں درج فرمایا تھا
 کہ جب بھی وہ (محمد معظ) قلم دان طلب کریں اس جبکہ بوڑھی کنیز یا اس کی
 نائب شرف النساء جو بدوں حقیقت عالیٰ تو ہے۔ اس کے متعلق کیا حکم صادر
 ہوتا ہے۔

اپنے درست مبارک سے تحریر فرمایا اگر خلوت خاص میں جانا ادب کے خلاف
 ہے تو (ایسی حالت میں) قلم دان کو (طلب کرنے پر) روک لینے میں کیا امر مانگے ہے۔
 بہر حال آئندہ کبھی بھی خلوت خاص میں قلم دان نہ بھیجا جائے اور ناظر کو حکم دیا گیا کہ
 (خلوت خاص سے) باہر بوجہ بھی قلم دان کی ضرورت نہ ملے (حاضر کیا جائے اور
 جب اور جب تک ضروری دستخط کے چاہیں قلم دان سامنے رہے۔ اس کے بعد
 ناظر اس کو سربراہ اپنی نگرانی میں رکھے۔ اور اس اچھی فرزند (محمد معظ) سے ناظر کہے
 کہ چند سال کو قید سے (اچھی) عقل نہیں آئی۔ جو اس قسم کی جراثیم کی ماتی میں لیکن
 اب بھی کچھ نہیں گیا ہے۔ دوری مانگے تنبیہ نہیں ہے۔

لے ناظم، سیج عدال

احکام عالم گیری

باب دوم

شاہزادہ محمد اعظم شاہ کے متعلق

۱۷) قلعہ برلی کا محاصرہ

قلعہ برلی کے محاصرہ کو تقریباً چار ماہ گزر گئے تھے اور اس کے بعد برسا قریب آگئی۔ اس مقام (برلی) کا یہ خاصہ تھا کہ بارش بغیر زلزلہ باری کے نہ ہوتی تھی، اسوج سے لشکر میں کافی تشویش پھیلی ہوئی تھی۔ شیخ سعد اللہ خاں نے محرم خاں کی معرفت عرض کیا: "اگر بادشاہ زادہ (محمد عظیم شاہ) ناراض نہ ہوں تو ایک دن میں صلح ہو سکتی ہے۔" (اس پر) فرمایا: "آج صبر کرو کل جواب ملے دیا جائے گا۔"

چھپنے کے وقت معلوم ہوا کہ شاہزادہ (محمد عظیم شاہ) کو صلح کے بارے میں کچھ خاص پریشانی ہے۔ اور شیخ مذکور (سعد اللہ خاں) نے صلح کی شرط یہ رکھی ہے کہ قلعہ کے تمام آدمی بغیر کسی مال و سامان کے (بالکل ہتھیے) قلعہ سے نکل جائیں۔ (معلوم ہونے کے بعد حکم صادر فرمایا کہ تمام کام (خوب) پختہ کر لو۔ تاکہ (ہمارا) حکم ملتے ہی بلا کسی تاخیر کے فوراً قلعہ پر شاہی جھنڈا نصب کر دیا جائے۔ چنانچہ فرمان کے مطابق تمام کاروائی پختہ ہو گئی۔

پہلے دن شاہ عالی جاہ (محمد عظیم شاہ) سے فرمایا: "ہم کو صرف تمہاری خاطر منظور ہے

ورنہ صلح کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ اور دوسرا آدمی بھی یہ کام کر سکتا ہے۔ (انہوں نے عرض کیا "جو کام بھی حضور فرمائیں گے غلام کو اس سے اختلاف نہ ہوگا۔" اس پر لونگ بیگ نے، فرمایا "پھر بعد میں تم مل جل ہو گے۔" انہوں نے عرض کیا "غلاموں کی کیا مہال ہے کہ اپنے پیروں پر نہ کھڑے ہو سکیں، کام سے مل جوں۔" کچھ وقت کے بعد عرض کیا "جو شخص صلح کے واسطے بیچ میں پڑ رہا ہے وہ کون ہے؟" فرمایا "شیخ سعد شناس" (شاہزادہ محمد اعظم نے، عرض کیا "تو یہ شک حکم سے دیا جائے۔" (اس وقت) شیخ سعد شناس حاضر نہ تھے۔ محرم خاں سے فرمایا کہ شیخ مذکور کو حکم پہنچا دیں کہ فوراً قلعہ پر شاہی جھنڈا لہرایا جائے۔ دو گھنٹی بعد جھنڈا نصب کر دیا گیا۔ اور فتح کی فوجیت بچنے لگی۔ اعظم شاہ نے انتہائی بے دماغی اور تندہی سے عرض کیا "ہم غلاموں کو باب زہر کھا کر مر جانا چاہیے کیونکہ یہ پانچ مصاص بن گئے ہیں۔" بادشاہ نے فرمایا:

"جیسے شک ہم سے پانچ پرستی واقع ہوئی ہے۔ (اب، ہم دونوں پانچوں کو شکمرے نکالے دیتے ہیں۔ شیخ سعد شناس بگاہ جائیں اور تم کو صوبہ احمد ادا میں مقرر کیا جاتا ہے۔ اور پھر حکم دیا کہ سیادت خاں گزہ برداروں کا داروغہ مقرر تمام گزہ برداروں کے (اعظم شاہ کے) ہمراہ جائے اور (شاہی) لشکر کے تین کوس کے فاصلے پر سانپ گانوں کے مقام پر (اس کو قیم کر لے) اور (اعظم شاہ کو) اس کے موجودہ مقبرہ پر نہ جانے دے اور خود دربار برخواست کر کے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اعظم شاہ نے حیران و پریشان ہو کر حجرۃ الملک اسد شناس کو وسیلہ فرمویا۔ اسد شناس نے عرض کیا کہ (شاہزادے کو) دو دن کی مہلت دیکھائے تاکہ بارش ڈرا کرگ جائے۔" (اورنگ زیب نے) حکم دیا "ہم اسے فرزندوں کے معاملہ میں فعل انفازی کرنے کا ملازموں کو کیسی حق ہے؟"

اسد شناس اپنی درخواست پر (خو) پیشانی ہونے۔

بہر حال گزہ برداروں کے داروغہ کے ساتھ جا کر شاہزادے نے سانپ گانوں

کے مقام پر قیام کیا اور وہاں سے عرض کیجی کہ موم جاجر کے واسطے موم دستیاب نہیں ہوتا۔ (اورنگ زیب نے) حکم دیا "قیمت ادا کر کے شاہی گودام سے لے لیا جائے۔" انہوں نے دوبارہ درخواست دی کہ (اس کی قیمت) غلام کے مقبرہ دلیپے میں سے وضع کر لیا جائے۔ اس پر اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا "کوئی حقیقت نقد کو ادھار پر نہیں چھوڑا کرکے وغیرہ میں سے وضع کرنے کے وقت تک (کون جانتا ہے کہ) کون زندہ ہے اور کون مر جائے۔ نقد قیمت دی جائے اور (موم) لے لیا جائے۔" چنانچہ حکم کے مطابق عمل کیا گیا اور ایک ہزار دوسو روپے بھیج کر موم لے لیا۔

(۱۸) عدل شاہی

بادشاہ زادہ محمد اعظم شاہ نے عنایت اللہ خاں کو کھانا کراہ (دشہزادہ) کی عرضداشت اور شکایت شہنشاہ (عالم گیر) تک پہنچا دی جائے کہ "سید علی شاہی ملازمت میں پیشی منصب رکھتا ہے اور غلام (محمد اعظم شاہ) کی جاگیر واقع منہ سور میں شرب نوش اور حملہ برعات کا مرتکب ہوتا ہے۔ (اس کے بارے میں شاہی حکم جاری) کیا جائے اس کی جاگیر ضبط کر کے اس غلام (محمد اعظم شاہ) کو دے دی جائے تاکہ اس فتنہ کا سد باب ہو سکے۔"

(اسی عرض پر دست مبارک سے تحریر فرمایا:

"معتب کا کام خود اپنے آپ، کر لین اور پھر جاگیر کی قبلی کی درخواست (یعنی

لے لیا) فی الحال میری ناری سنہ نمبر ۳۲۸۸ میں یہ عبارت اسی طرح درج ہے: یہ نہیں ہو سکتا یہ ادھار ہے ہم نے نقد دے جائے میں، مختصاً کہ نقد کے وقت کون زندہ ہے اور کون مرے ہے۔ اب خود اپنی جیب سے ادا کرنا چاہیے اور (موم) لے لیا جائے۔

کرنا پڑ لطف بات ہے۔ ایک پشتی جاگیر ضلع کرنا مال ہے چہ جائیکہ سر پشتی کسی کی جاگیر
 اس طرح کسی کے کہنے سے ضبط نہیں ہوتی۔ طاہریت میں وہ امام محمد عظیم اور سید علی ساری
 درجہ رکھتے ہیں۔ اور دوسری طرف (سید علی کی) سیادت ہزار درجہ زیادہ (قابل احترام)
 ہے۔ صدر الصدور اس جگہ کے مستب کو نکھیں کر کے حقیقت حال سے مطلع
 کیا مہاشے۔ احمد شاہ اعلیٰ حضرت (شاہ جہان کی طرح میں نے اولاد کو سر نہیں چڑھایا
 ہے کہ (بعد میں مذمت ہو۔

۱۹) حزم و احتیاط

محمد عظیم شاہ کے خبر رساں سے اطلاع ملی کہ (عظیم شاہ) بغیر کسی مخالفت اور اطلاع
 کے برتاؤ کے قلعہ کا محاصرہ کرنے کے لئے خندقوں کی طرف چلے جاتے ہیں۔ ہر چند
 محل دار اور ناظر متنب کرتے ہیں لیکن ان کے کہنے سے وہ نہیں مانتے اور ناظر محل دار
 کی تحریروں سے بھی اسی قسم کی اطلاع ملی۔ (اس اطلاع نامہ) پر دستِ خاص سے
 تحریر فرمایا:

”تعبت ہے کہ اس طرح کے (محمد عظیم شاہ) پر ہماری صحبت کا ذرا بھی اثر نہیں پڑا۔
 اور (وہ) احتیاط و دور بینی سے کوسوں دور ہے۔ اس کے ذہن میں محکم موانع
 (گمان بد بھی حزم و احتیاط میں داخل ہے) نہیں ہے اور نہ آئینہ“ و لا تعقوا ایامیکم
 انی انصتکم“ (اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو) کہ اس کو خیال ہے“

سے مرثیہ زیر کہ است دریں بستان سرا

گل را خیال چشکل شہباز می کند

خون می چکد ز زخم نمایں ز خند و اش

لیکھ کے بے ملاحظہ پر وار می کند

از صحبت نیکیاں نفوذ طینت بد نیکی

بادام ہماں تلخ برون ہاشکر آید

ترجمہ: اس بات میں وہی پرندہ متعلکہ کما جاسکتا ہے جو پھول کو بھی شہباز کا چنبڑ
 خیال کرتا ہے جو چوگر ہے احتیاطی سے اڑتی پھرتی ہے اس کے عقبول کے
 بدلہ میں اس کے دشمنوں سے غنیمت ٹپکتا ہے۔ بد طینت انسان نیکیوں کی
 صحبت سے نیک نہیں ہو سکتا جس طرح بادام کی تلخی شکر کے اندر بھی
 باقی رہتی ہے“

دامل، مرد اعلیٰ شجاعت اور بے باکی میں نہیں ہے بلکہ خوشگن میں ہے۔

سے کمال مردی و مرد اعلیٰ است خود شکنی

برسوس دست کے راکر ایں کمال شکنی

ترجمہ: کمال مردی و مرد اعلیٰ خود شکنی میں ہے اسکے ہاتھوں کو برسوس
 جس نے یہ کمان توڑ ڈالی“

۲۰) بدسلوکی کی سزا

محمد عظیم شاہ کی ڈیوڑھی کے ناظر بہروز خان نے اطلاع کی کہ ”شاہزادہ نے نور اللہ
 محلدار کے ساتھ بدسلوکی کی اور اس کو صدمہ آد کے شاہی ہاتھوں کے معائنہ کے وقت
 ہیرا نہیں لے گئے۔ محلدار (نور اللہ) نے باہر (میرے پاس) جھٹمی بھیجی اور شاہزادہ
 کی سوارہ کی منہج کیا چنانچہ غلام (بہروز خان) آیا اور کسی (شاہی) حکم (کے آگے ملک)
 شاہزادے کی، سوارہ کی منہج کر دیا۔ انہوں نے محلدار کو اپنی ٹیکس سے باہر نکال دیا“
 (اس اطلاع نامہ پر) تحریر فرمایا کہ ”خارج قلی ناں مع اپنی فوج کے اور اس جگہ کے
 (مقام) منصوب دار اور راجہ زور متفق ہو کر ہمارے حکم ثانی ملک اس (شاہزادہ) کی

سواری اور دربار کو بند رکھیں۔

دوسرے دن جب یہ خبر بادشاہ کو پہنچی۔ انہوں نے اپنی بہن بادشاہ بیگم (زینت النساء) کی معرفت درخواست بھیجی اور اپنے تصور کی معافی چاہی (اور ایک) راضی ہو کر منع ناظر اور محل دار کے مہر کے بھیجا (ان کی اس) درخواست پر دست مبارک سے تحریر فرمایا کہ ”جاگیر کی تبدیلی موقوف کی جاتی ہے۔ لیکن اگر کوئی (ملا سزا دے) نہ دی گئی تو (آئندہ) اس قسم کی حرکتوں کی جرأت پھر باقی ہے۔ یہ پاس ہزار روپیہ اس جرم کی سزا کے طور پر اس ناقابلت بین احمق و بے وقوف لڑکے کے وکیل فرمیں سے وضع کر کے خزانہ عامہ میں داخل کر دینے جائیں۔

(۳۱) نقصان کا معاوضہ

احمد آباد سے جو محمد ظلم شاہ کی سربو داری میں تھا۔ سوانح نگار نے اطلاع دی : ”ڈسٹریکٹ سبڈیوژن کے سر دار حاجی والیر نے احمد آباد سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر سورت کی شاہراہ عام پر سودا گروں کو ٹوک لیا۔ جب یہ اطلاع شاہ عالی جاہ (محمد ظلم) کو پہنچی تو فرمایا کہ ”یہ (واقعہ) سورت کے کلکٹر امانت خاں کی فہماری میں ہوا ہے۔ میں اس سے کوئی سروکار نہیں“ اطلاع نامہ پر تحریر فرمایا ”شاہنشاہ کے اصل منصب میں سے پانچ ہزار کم (کئے جائیں) اور سودا گروں کے بیان کے مطابق (ان کے نقصان) روپیہ (شاہنشاہ کے) وکیل سے لے لیا جائے (اگر یہ واقعہ) کسی اور شخص سے (علاوہ شاہنشاہ کے) سرزد ہو تا تو تحقیقات کے بعد حکم جاری کیا جاتا۔ لیکن شاہنشاہ کے واسطے بطور سزا کے بغیر تحقیقات کے حکم جاری کیا جاتا ہے۔ کیا کہ ہے قہری شہنشاہ کا کہ اپنے آپ کو امانت خاں سے بھی کہہ سکتے ہو جبکہ ہماری زندگی میں ہی رہے بلطفت کی وراثت کا دعویٰ کئے تو توہمہ ہماری زندگی میں کیوں تمام امانت خاں کو اپنی میراث کا

شریک نہیں بناسکتے؟

سے در دے کہ بادشاہ آئین علاج نیست
آں را عقل نیست هیچ احتیاج نیست
ترجمہ: جو درد و دوا سے اچھا نہ ہو پھر اس کا کوئی علاج نہیں۔ جس شخص میں عقل نہیں اس کی کسی چیز کی ضرورت بھی نہیں۔

(۳۲) گستاخی کی سزا

(ایک مرتبہ محمد ظلم شاہ دربار میں کچھ عرض کرتے تھے۔ لیکن) جب اپنے حسب فضا جواب نہ پایا تو کسی قدر ہول ہو کر آگے قدم بڑھایا (میں) ملک کو مستبدی پر دباؤں رکھنا۔ اور ملک زیب نے اس بات پر مکدر ہو کر پڑوہ عدالت گرا دیا اور دربار پر خاست کر دیا۔ اور (ساتھ ہی) شاہنشاہ کا مجرا بند کر دیا۔ کسی کو (اس معاملہ میں) معاش کی بہت نہ (ہوتی) تھی۔ شاہ سلیم اللہ نے عرض کیا شاہنشاہ سے کا آگے قدم بڑھانا جرأت کی وجہ سے نہ تھا بلکہ ازراہ غفلت ایسا ہوا۔ ”من عفا و امل غایب“ (جو معاف کر دیتے ہیں اور صلح کرتے ہیں ان کو اللہ اجرو دیتا ہے) اس آیت کے نیچے بادشاہ نے تحریر فرمایا۔

سے از سائل نہایت بہ بحر فنا
از حد خود کسی کہ قدم پیشتر گذاشت
”سلامت کے کنارہ سے موت کے مندر میں وہ شخص گر پڑتا ہے جو اپنی حد سے باہر قدم رکھتا ہے۔“

(۱۳) اورنگ زیب کا طنز

محمد اعظم شاہ نے چونکہ (خود) برتیز اور پزیراں واقع ہوئے تھے جناب مقدر (عالم علیہ) کو جمعہ خاکروب سے تشبیہ دی جو دریاں غاس کی صفائی کے لئے مقرر تھا اس بات کی اطلاع اورنگ زیب کو پہنچی ایک دن جبکہ (جمعہ خاکروب) دریاں غاس کا صحن صاف کر رہا تھا (اورنگ زیب نے) اعظم شاہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا "ہاں اس خاکروب کے چار لڑکے ہیں" (اعظم شاہ نے) عرض کیا (اس کے تو) ایک لڑکا ہے اور وہ بھی (ابھی) بچہ ہے" (اس پر) ارشاد فرمایا "غلط کہتے ہو۔ مجھے تو یہ بھی اطلاع ہے کہ ان لڑکوں میں سے ایک ولایت بھی گیا ہے" یہ بات سننے ہی اعظم شاہ طلب سمجھ گئے اور نہایت خرمندہ ہوئے اور اپنی ہمشیرہ زینت النساء بیگم سے لکھا کہ حضرت نے ذرا بھی میری والدہ صاحبہ کی رعایت و حرمت نہ کی اور جمعہ خاکروب کو میرا باپ بتایا۔ (اس پر) فرمایا "ہاں! تم نے بھی حضرت (شاہجہان) کی ذرا بھی رعایت و حرمت نہ کی اور ان کے لڑکے کو جمعہ خاکروب قرار دیا"

(۱۴) حفظ دل

محمد اعظم شاہ کے ہمراہیوں کے واقعات سے معلوم ہوا ہے اور انہوں نے فرمایا کہ میں احمد آباد کے گورنر تھے خود بھی عرضی دی تھی کہ طویل بیماری کی وجہ سے (جس میں

لے ولایت سے مراد آمیران ہے۔ شاہزادہ محمد گہر نے بغاوت کی تھی اور شاہی افواج سے شکست کھا کر شاہ ایران کی پناہ میں چلا گیا تھا۔ اس وقت اورنگ زیب کے صرف چار لڑکے زندہ تھے۔ (رج۔ ان۔ س۔)

ہاں کا ہار بھی شامل تھا) اس قدر نفاہت ہو گئی ہے کہ گفتگو کرنی بھی محال ہے مگر چہ (ادھر) دو ماہ سے کوئی شکایت باقی نہیں ہے۔ میں متقی ہوں کہ اس صوبہ سے مجھے اپنے حضور میں طلب فرمایا جائے تاکہ قدم بوس کی سعادت کے بعد (اپنی) جان ناکل (آپ کے) قدموں پر، شاکر کر دوں" اس پر اورنگ زیب نے تحریر فرمایا "عائنہ متیتی ہمارے لخت جگر کی نگہبانی فرمائے۔ ایسی نفاہت کی حالت میں سفر کرنے کی اجازت دینا بیدردی سے خالی نہیں ہے۔

سے بالاتر از سال شمار دخیال را
شکر خدا کہ دیدہ ام پاس نیست

ترجمہ: "وہ خیال کو وصال سے بہتر سمجھتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہماری نگاہیں
ناشکر گذار نہیں ہیں"

یہ ہیر ضعیف اور یہ بے پناہ (خود) علاوہ درد سر کے صدمہ اہرام میں مبتلا ہو گیا (میں نے) تحمل کو اپنا شعار بنالیا ہے۔

سے در مشرب جمع کے کہ ہما سے رحیل اند
ہر بخش بیہ با فلک لطف بجا نیست

ماوصلہ درد نزاریم و گر نہ

ہر درد کہ روزی شود از غیب دوا نیست

"جو لوگ کوچ کرنے کے لئے تیار ہیں ان کے نزدیک آسمان کا ہر بے محل کم
بھی لطف کا درجہ رکھتا ہے۔ ہمیں درد کا حوصلہ نہیں ہے ورنہ غریبے
جو ہمیں درد ہمیں دیا جاتا ہے وہ دوا ہی ہے"

جب اپنے ہد بخت نفس کے ساتھ گفتگو ہوتی ہے تو کہتا ہوں "کہ دل کے علاوہ
جوئی اکتیقت ایک عزیز اور قابل حفاظت شے ہے دنیا اور جو کچھ دنیا کے اندر ہے

وہ سب چھوڑ دینے کے لائق ہے۔ اس زمین و زمین سے دل کیوں لگا رکھا ہے دل
ساتھ جانیا والا ہے اور یہ زمین و زمین چھوڑ جانے والے ہیں۔

سے ترا بھاگ زندہ ہر چہ را برافروزی

بغیر سیرایت اشکے کہ بر فراشت است

”سوائے اشک ریزی کے کہ جو بندی دینے والی ہے ہر چیز جو رہتا
ہے تجھے خاک میں ملا دیتی ہے“

احکامِ عالم گیری

باب سوم

شاہزادہ محمد کاوش اور سید انجنت
کے متعلق

۱۶۷۳ء شاہزادہ علم مدراس کے علاقہ میں شدید بیمار ہو گیا تھا لیکن اس وقت
وہ گجرات کا گورنر نہیں تھا۔ عافی خاں نے شاہزادہ مذکور کی ایک درخواست کا ذکر کیا ہے جو
۶-۱۶۰۵ء اس نے گجرات سے دہلی تشریف لائے اور اپنے والد کے حضور میں آنے کی اجازت
طلب کی تھی۔ عافی خاں کا بیان ہے:

”شاہزادہ علم مدراس نے گجرات سے اپنے والد کی عیادت کی خبر سن کر دربار میں حاضر ہو کر اجازت
چاہی اور یہاں تک کہ گجرات کی آب و ہوا موافق ہے شمس آباد سے بہت فاصلہ پر
لکھا کہ میں نے بھی اپنے والد شاہزادہ جہانگیر کی (آخری) عیادت کے دوران اس طرح کی درخواست
کی تھی اور انہوں نے اس کے جواب میں یہ لکھا تھا کہ ”ہر جگہ کی آب و ہوا آدمی کو اس کی
سوائے ہوائے ہوس کے“ اور گورنر نے شاہزادہ علم کو دربار میں لے کر آج ۱۵ مارچ ۱۶۷۳ء

⑫ حرارت شہزادہ کام بخش

شہزادہ محمد کام بخش کے وقائع نگار اور ناظر کے خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ قلعہ جہنمی کی فتح کے بعد خان نصرت جنگ نے اس خیال سے کہ دشمن کی پانچ ہزار سے زیادہ فرج اطراف میں موجود تھیں۔ شہزادہ کو کوچ اور قیام کے بارے میں احتیاط سے کام لینے کا مشورہ دیا۔ تو شہزادہ کام بخش، درشتی سے پیش آئے اور فرمایا "ہمیں اختیار ہے کہ جب چاہیں کوچ کریں۔"

بات یہاں تک پہنچی کہ آپس میں رنجش ہو گئی اور خان نصرت نے دہار کا مجرا ترک کر دیا اور (صرف) شہزادہ سوار ہو کر نکلتا تو ٹھجرا کر بیٹھے۔ یہاں تک کہ چہا شہزادہ ۹ ربیعہ (۱۳ جولائی ۱۶۹۲ء) کو دوپہر کے وقت جب شہزادہ خیمہ میں مستقر، ایک آدمی خان نصرت جنگ کے بلانے کے لئے بھیجا۔ اس نے آنے میں دیر نہ کی۔ چار آدمی بے درپے بیٹھے۔ اس سلسلہ میں خان مذکور کے ہر کاروں نے خبر دی کہ (شہزادہ نے) اپنے رنساہی بھائی کی مدد سے تمباکے گرنار کر کے کھانے کی تدبیر کی ہے اور ناظر کے تحریر سے بھی معلوم ہوا کہ یہ بات صحیح ہے۔ خان نے ان

خبر رسائی کو بٹایا اور ہیلو گاہ کے ساتھ لے کر (دھچک پر) سوار ہو کر (شہزادہ کے) خیمہ میں داخل ہو گیا۔ اور دربار کے خیمہ کو ہاتھی کے سوڈ سے اکھاڑ پھینکا۔ (شہزادے نے) یہ حال دیکھ کر محل سرا میں بھاگ مانا چاہا۔ راؤ (پست نے) اگر اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اور گھسیٹا ہوا نٹن نصرت کے ہاتھ کے پاس لایا۔ خان نے اشارہ کیا کہ اپنے ہاتھ پر بٹھالو۔ چنانچہ اسی طرح پار کوچ گئے۔ رات دن (شہزادہ) راؤ (پست کے ساتھ رہا اور اسی کے خیمہ میں ٹھہرا۔ اس اطلاع نامہ پر (اورنگ زیب نے) تحریر فرمایا:

ہے پرستار زادہ نیابد بکار

اگرچہ بود زادہ شہیار

حضرت نوح علی نبینا علیہ السلام نے اپنے مخلص بڑے کاکی علاج کیا تھا جو میں کر دیں۔ خان نصرت جنگ احمق نہیں ہے جو اس کو بڑا کہے۔ وہ خود بڑا ہے اس کا بکار اشار اور فسادیل کے سردار (کام بخش) کو لانے کے لئے بھیجا ہوگا۔ خان نصرت جنگ اس کے ساتھ رہیں۔ اس کے بعد جمدہ الملک (وزیر اعظم) کے ہمراہ کر دیں۔ اور بھیجا پور کے گزر کے نام ایک فرمان بھیجا۔ ایک ہزار اس کی مخالفت کے لئے ساتھ کر دو اور میرے پاس بھیجو۔ خان نصرت جنگ متوجہ ممالک مشرق قلعہ جہنم وغیرہ کو مخالفت کے لئے روانہ ہو جائیں اور جب فرمان (شاهی) ان کا ملکی کا پتہ تو حاضر ہو جائیں۔

اطلاع نامہ کے حاشیہ پر تحریر فرمایا "اس (لڑکے کی) خاطر جو آیہ "عدو العلم" کے مصداق ثابت ہو چکا ہے میں کیوں اپنے (ایک ایسے) دوست پر حواجم کو کر بھی ہے اور احکام ثلث کے مصداق بھی ہے بے جا فتنہ کروں خصوصاً جب کہ وہ لے اٹھیں آتش لاٹھیری فارس سمند ۳۸۸ میں ذیل کی عبارت (لانی لکھے منفر)

غلار زاد بھائی بھی ہے اور انعام و اکرام کے لائق بھی ہے۔

(۲۶) بیدار بخت کو سزا

(شہزادہ) بیدار بخت کے جہاں ہی ناظر کی تحریر سے معلوم ہوگا کہ (انہوں نے) پہلے راجہ رام دھانی کے قلعہ منسی کو فتح کرنے کی بہت کوشش کی اور پھر بعد میں یہ معلوم ہوگا کہ انہوں نے اس (راجہ رام) کی زبانی یہ پیغام بھیجا کہ اپنی بیٹی کو حوالہ کر دے اور خود قلعہ سے باہر چلا جائے۔

اطلاع نامہ پر تحریر فرمایا "کوئی مخالفت نہیں ہے۔ لڑکی دنیا بھی ایک طرح (مطیع ہوئے کی علامت ہے۔ قلعہ سے (تن) باہر جانا ہے لیکن ماب بادشاہی سے کمال جائے گا۔ لیکن :

ہے چہ مرے بود گز زنے کم شود

مطیع زنان بد تراز زن شود

"وہ کیا مرد ہے جو عورت سے بھی کم ہو۔ زن مرید عورت سے بھی بڑی ہے۔"

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور درج ہے "حاشیہ پر تحریر فرمایا "کلام افلاطون احکام ثلث میں شرک فی ملکونی منکبونی منکرک (زجر) تو تین آدمیوں کو دوست کہ جو تیرا شریک ملک ہو یا شریک محنت ہو یا شریک سفر ہو۔"

کام بخشنی اورنگ زیب سب سے چھوڑا بیٹا اودے پوری کے اہلین سے تھا۔ (دھ۔ن۔س) حاشیہ احکام ۱۶۔

محمد بیدار بخت داراشکوہ کی لڑکی جہاں زیب بائیں بیگم اور شہزادہ محمد غلام کا بیٹا تھا۔ ۱۶۰۰ کو پیدا ہوا تھا۔ اورنگ زیب (ن) (باقی لکھے منفر)

اولاد کی تربیت باپ سے متعلق ہے نہ کہ دادا سے۔ شاہ عالمیہ (محمد علی) نے اس (دیارِ بہشت) کی وفادہ موجودگی محبت میں یہ نوبت پسندی یا عقلمندی کے نزدیک حال کی سختی جو مال کے نقصان سے جوڑاؤں والی اور عذاب ہے۔ ایک سال کے لئے ماہر میں سے نصف کو کم کر منصب میں تغیر۔

۲۷) کاروبار دلداری

شہزادہ بیدار تخت کے ہمراہی ناظر کی تحریر سے معلوم ہوا کہ شہزادہ ہمیشہ
 غم و خور متغایاں کے ساتھ کمال محبت و عنایت سے ہمیشہ آقا خدا لیکن
 ادھر اچھے عرصے غفلت معمول اکثر اراض رہتا ہے۔ چنانچہ ایک روز کہا: چاہی
 کہ لوگوں کو مسلمان کے ساتھ غور سے نہیں ہمیشہ آنا پڑیے۔ چنانچہ غم و خور نے
 جواب میں کہا: ”اگر (آپ) چاہے مجھے مار ہی کیوں نہ ڈالیں لیکن اب (وہ) آپ کے
 بات نہ کروں گی۔“ لہذا اس روز سے شہزادہ نے بات نہیں کی۔

اس اطلاع نامہ پر تحریر فرمایا :

صبحدم سرخ چمن با گل زرخیز گفست ہزار کم کن کہ دریں باغ بے چوں تو شگفت

دبقیر حاشیہ مضمون گذشتہ تین سطور سے بہت محبت کر آتا تھا۔ اور بیدار بخت تو شہنشاہ کا چہیتا تھا۔ خان جہاں کے ساتھ اس نے سسٹن کے باغی سرور راہ راجہ رام حاش کے علاقہ لشکر کشی کے جیسے شکست کے ۳ جولائی ۱۷۸۸ کو قتل کیا سسٹن پر چڑھی۔ ۱۷۹۰ میں قبضہ کیا۔ اب جبکہ بائیس اور علی گڑھ کے درمیان ایک ریلوے اسٹیشن ہے مندرجہ بالا احکام میں والدہ مہر مہر کا غلط غلط ہے کیونکہ جہاں زیب بافو کا انتقال بہت بعد میں تاریخ ۱۷۰۵ء کو ہوا۔ (ج۔ ن۔ س)

احکام عالم گیری

باب چہارم

افسران کے متعلق

۲۸) نصرت جنگ

ذوالفقار خان بہادر نصرت جنگ جب جہنم کی فتح سے لوٹ کر شاہی خیمہ گاہ پہنچ گیا تو سردار غاں کو تو اس نے خدمت شاہی میں عرض کیا: "فرمان شاہی مرچوں کی سہ کوئی کے متعلق جو ہر گاہ کی طرف مارے مارے پھیر رہے ہیں (ذوالفقار غاں) کو پسٹا دیا گیا تھا۔ (لیکن) خان مذکور نے اس کی پرواہ نہ کی اور شاہی خیمہ گاہ کے قریب پہنچ گیا۔

(اور ملک زیب نے) حکم صادر فرمایا کہ "لشکر شاہی میں داخلہ کا پروانہ دیا جائے اور یاٹلی بیگ جو نصرت جنگ کا وکیل ہے یہ تمام معاملہ اس کو دیکھے؟ دوسرے دن صبح (نصرت جنگ) بغیر ہی داخلہ کے پروانہ کے شاہی لشکر میں آگیا اور دیوان خاص میں حاضری کی اجازت چاہی۔

(اور ملک زیب نے) حکم دیا کہ "حرکات و تحریکات سے باز رہ کر کان کا منہ پر اور بندوق پاتھ میں لے کر ہمارے سامنے آئیں۔ اور برضات سابق کہ پانچ دیوان خاص کی مجال تک آکر قی قی آج مجال کے اندر دیوان خاص کی دو راوی دمریغ شہر خیمہ کے پاس

پانچ کو چھوڑ دیا ہائے۔

یاد علی بیگ نے نصرت جنگ کو اس عتاب نامہ کے متعلق مفصل لکھ دیا چنانچہ (نصرت جنگ) کلاں ہار (شاہی خیمہ کے چاروں طرف شیش کی کینوس کی دیوار) سے پیدل ہزار اور تمام ہتھیار اپنے جسم سے کھول کر دیوان خاص کے دروازہ کی قریب اونٹوں کے پاس حکم ہار پانی کے انتظار میں بیٹھ گیا۔ (اورنگ زیب) نے دو گھنٹہ کی محنت و توفل فرمایا۔ اس کے بعد حاضرین کی اجازت دی۔

(نصرت جنگ) نے قدم پس کا ارادہ کیا۔ (اورنگ زیب نے) دایبنا پاؤں بڑھا دیا۔ تشویش اور اضطراب کی وجہ سے خان نصرت جنگ کا زانو مند (شاہی) ہلک پہنچ گیا۔ یہ بات (اورنگ زیب کو) ناگوار گزری اور انتہائی کرم و عنایت سے نصرت جنگ کی کمر تھپتھپائی اور فرمایا: "پونچھو عرصہ و از تک باہر ہے ہوس وجر سے (شاہید) آداب شاہی بھول گئے۔"

سے زانغ دم سوئے شہر و سر سوئے

وہ۔ دم اک زانغ از سر او بہرہ

اس کے بعد بہرہ مند خان کی طرف رخ کر کے فرمایا: "کیا وجہ ہے کہ ہائے غنا دار باہر جا کر آداب شاہی بھول جاتے ہیں۔ شاہد خان مذکور (نصرت جنگ) کی قربت بیانی میں کچھ فرق واقع ہو گیا ہے۔ اور محرم خاں کو حکم دیا کہ ایک عینک لاکر خود لینے یا متول سے نصرت جنگ کے لگائے۔ اور یہ تاکید کی کہ (نصرت جنگ) اسی طرح گھوڑوں جائیں۔ اور چونکہ (ان پر) خاص عنایت ہے اس لئے عینک خلعت کا قاعدہ ہے لئے بھی تین روز لاکر دربار میں آئیں۔"

جب خان مذکور نے اپنی یہ رسوائی دیکھی تو رات کو امیر خاں داروغہ خواص کی وساطت سے دشمن (مرہٹوں) کی سرکوبی کے واسطے جانے کی اجازت چاہی

اور نماز شام کے بعد عینک لگا کر آیا۔ اور سیرج خانہ میں اجازت حاصل کی۔

۳۹) پابندی احکام

حکم شاہی کے بموجب ذوالفقار خان نصرت جنگ ہونٹ راوگرہ مرہٹوں کے تعاقب میں گیا ہوا تھا۔ اتفاقاً اس کا گزرا شاہی خیمہ گاہ سے چار میل حدود کے اندر ہوا۔ اس نے عرض کیجی کہ اتفاقاً ایسا ہوا ہے کہ شاہی لشکر کے قرب سے گزرا ہوا اس لئے بغیر ماضی میں گزرا ہوا خلاف ادب ہوگا۔

عرض پر تخریر فرمایا: تم سے دوام خلاف ادب ہوئے۔ پہلا یہ کہ ایسا اتفاق کیوں ہوا کہ دشمن لشکر شاہی کے اس قدر قریب سے گزرا۔ یہ نہ صرف خلاف ادب ہے بلکہ اس سے نقصان کا بھی اندیشہ تھا۔ دوسرے یہ کہ جس کام پر آہور کئے گئے ہو اس کو نہ کرنا اور اس کے خلاف عرض کرنا اطاعت کے خلاف ہے۔ "طبیعاً اللہ واطیع الرسول واول الامر منکم" اللہ کی اطاعت کرو۔ رسول کی اطاعت کرو اور جو تم پر حاکم ہوا ان کی اطاعت کرو۔

۴۰) تشہیر

ذوالفقار خان نصرت جنگ کی فوج کے حالات سے معلوم ہوا کہ جنگ چڑھنا دشمن جو پنج ہزار ہی عصب رکھتا ہے اس کے فتنائے بیلوں پر لا دیئے گئے ہیں اور وہ از روفا و کہتا ہے کہ نصرت جنگ کی فوجیت کے فائدوں کے ہمراہ اس کے

حاشیہ احکام شہ ذوالفقار خان مقب پر نصرت جنگ ہمارا (پیدائش ۱۶۵۷ء)

اورنگ زیب کے وزیر اعظم اسد خان کا لڑکا تھا۔

نکات سے بھی چلیں گے۔

اس پر دست مبارک سے تحریر فرمایا کہ "ہمیں کیا معائنہ ہے اور نصرت جنگ کو اس ہائے میں کیا اعتراض ہے۔ اگر اس ملعون و مردود جماعت کا نہیں، جج و جنان، اپنی تشہیر کو جو عین رسوائی بنے نہیں بھٹا اور آگے آگے بھی جائے تو بھی وہاں کچھ حرج نہیں اور یہی ہمارا، عین مقصد ہے۔ اور برابر چلنے میں بھی کچھ کم فضا ہے۔ نہیں ہے۔"

۳۱) دکنی سردار سے سلوک

نصرت جنگ کے سوانح نگار نے لکھا: "فرخاں خاں دکنی جو دکن میں چار ہزاری منصب رکھتا ہے شاہی خدمت میں ہمیشہ جان فشان کرتا ہے۔ اگر اس سے زیادہ کرم و عنایت ہو تو بہتر ہے۔" اور خاں نصرت جنگ نے بھی اسی معنوں کی عرض کی۔ اس عرضی پر دست مبارک سے تحریر فرمایا "لفظ جان فشان کی بعض عبارت و انشاء پر دوازی ہے۔ اگر ہمیشہ جان فشان کرتا رہے تو پھر اب تک زندہ کیسے ہے۔ اس جماعت (دکن) سے رعایت کرنا کچھ جھیلی پر رکھنے اور سانپ بغل میں رکھنے کے مراد ہے۔" الخونی لایونی (اہل کوفہ سے وفال امید نہیں)۔

۳۲) اہل سادات

صوبہ خاندھیں کے سوانح نگار سے معلوم ہوا ہے کہ حسن علی خاں بہادر ہونٹ محترم مرہٹوں کے سردار کے ساتھ جنگ میں بہت کارہائے نمایاں کئے اور اس کی خیر گاہ وغیرہ بالکل برباد کر دی اور اس کے پیغمبر جانا بھی کو زندہ گرفتار کر کے مشرق بہ اسلام کر لیا۔ ذوالفقار خاں نصرت جنگ نے کہ جو مشر و صفا جاہ دونوں کی سرکوبی کے لئے یہاں سے گذر رہے تھے دونوں بھائیوں کے اصناف (منصب کی تہذیب کے

سفارش نامہ بذریعہ دکن حضور (عالیہ) کی خدمت میں بھیجا ہے کہ بڑے بھائی کاہل منصب آٹھ صدی ہے ایک ہزار ہواٹھ اور چھوٹے بھائی کا سات صدی ہے نو صدی ہو چکے۔

اس اطلاع پر دست مبارک سے تحریر فرمایا "آفرین ہے کیوں نہ ہوسات کہ جو منبع سعادت ہیں انہیں یہی چاہیے کہ اپنے بڑا بھائی حضرت سید المرسلین علیہ السلام کے دیکھتین کی اعانت میں دل دیاں سے کوشش کریں (ہمارے) خاص تو شرف خانہ سے دونوں بھائیوں کے لئے دو صنعت مع دوم وارید کے کام کے سادہ خیر گزیر کے ہاتھ پیچھے جائیں۔ اور حمد الملک (وزیر اعظم) حسب انکم بہت زیادہ تحسین آفرین کچھ کر انہیں بھیجیں۔"

عرضی پر تحریر فرمایا "ہم سے مزاج سے واقف اس خانہ زاد (نصرت جنگ) نے اصناف کی تجویز مناسب موقع پر کی۔ بڑے افسوس کی بات ہوگی اگر سردار اپنے بھائی کی دلجوئی نہ کریں۔ لیکن ایک دم اصناف منظور کر لیا مشکل ہے۔ بلند مرتبہ سادات کے ساتھ محبت رکھنا جزو ایمان ہو گیا ایمان ہے۔ اور اس فقرہ کے ساتھ عدوت کا نتیجہ دوزخ کی آگ اور قہر الہی ہے۔ لیکن کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جو دنیا کی طاقت اور عقل کی بد بختی کا باعث ہو۔ سادات بارہ کے ساتھ نرمی پر شتا آخر کار تباہی و بربادی کا باعث ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ جماعت فراس قرتی پرانا ولا فیزی دم چیا کوئی دوسرا نہیں، کہ دشمنی کرنے لگے ہیں اور سید سے راستہ سے ہٹ جاتے ہیں۔ اور اپنی نظر بلند کر کے ختم اندازی کرتے ہیں۔ اب اگر ان کے ساتھ تقاضا برتا

ماشہ احکام نامہ سید حسن علی خاں اور سید حسن علی خاں سادات بارہ میں سے صحیح بھائی تھے۔ دونوں بھائی لوہا رنگ زنب کے حید میں منصب فوجاری پڑھتے (باقی گفٹ پر ملتے ہیں)

جائے اور محاذِ سید سے ہونے کے نزیں کیا جائے، تو سلطنت کے انضمام میں فعل پڑتا ہے۔ اور اگر (بجائے کر کے) ان کا تذکرہ کیا جائے تو آخرت میں پاؤں کچھڑ میں دھنستے ہیں۔

۳۲) میر شہاب الدین

غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ کا نام میر شہاب الدین تھا۔ یہ پہلے سب ولایت سے آئے تو ان کے والد عابد خاں نے سرحد خاں بخش کے ذریعے دہلی میں انہیں (حضرت عالمگیری کے) سامنے جبکہ وہ (عالمگیری) حضرت قطب الملوک

دقیقہ حاضر ہو کر گذشتہ) بعد میں بڑی ترقیاں کیں۔ سید حسن علی نے قطب الملک و پسر خاں قطب پایا اور فرخ سید کا وزیر ہوا۔ سید حسن علی نے امیر لارہ کا لقب حاصل کیا۔ ان دونوں بھائیوں نے اس قدر قوت اور اقتدار حاصل کیا کہ بادشاہ کو کہلاتے تھے۔ جس کو چاہتے تخت پر بٹھاتے جس کو چاہتے اندر دیتے تھے۔ اورنگ زیب کے بعصیت کہ داود دین چلیپے کہ جو اس نے ابتداء کار میں کہہ دیا تھا انجام کار وہیں پیش آیا اور یہ دونوں بھائی رسالتِ بادشاہی مصلحت بادشاہوں کو کٹھ پتلیوں کی طرح نہماتے تھے۔ (تاریخ دہلی)

حاشیہ احکام ۳۲) میر شہاب الدین کا لقب غازی الدین خاں فیروز جنگ تھا۔ اسکے والد کا نام عابد خاں تھا جو اورنگ زیب کے ہندو سرحد کے عہد پر غازی تھا۔ میر شہاب الدین کا بیٹا نظام الملک اول جس کا نام میر قمر الدین چن قچم خاں آصف جاہ تھا۔ شہاب الدین اپنے وطن سرحد سے اکثر ۱۶۹۹ء میں درہم دہلی میں قسمت آزمائی کے لئے آیا تھا۔

اس احکام کا بیان کردہ واقعہ شاہزادہ اکبر کی بغاوت سے قبل کا ہے۔ شاہزادہ اکبر نے اپنے والد کے خلاف جو جرم ۱۶۸۱ء میں بغاوت کی تھی۔ (ج۔ ۱۔ ص۔)

کی زبانت کے لئے تشریف لے جائے تھے ہمیش کیا۔ اور تین سو کا منصب عطا ہوا اس کے بعد جب عالمگیری امیر تشریف لے گئے تو سپاہیوں میں سے کوئی شخص بہن محمد اکبر کی خبر جو راجپوتوں کی طرف چلے گئے تھے لانے پر رضا مند نہ ہوتا تھا۔ میر شہاب الدین نے کہا کہ غلام حاضر ہے۔ اس کو نعمت مرحمت فرما کر اور منصب میں دو صدی کا اضافہ کر کے روانہ کیا۔ چودھوی دن خبر ملی کہ وہ لشکر کے چوکیداروں تک آگیا ہے اور اس نے بھی عرض یہی کی غلام خبر لیکر حاضر ہو گیا ہے۔ جلد لشکر میں داخلہ کیا گیا اور اس کے لئے تاکہ عرض کیا جائے۔ اس عرض پر تحریر فرمایا۔

چل لعل ہر کوخون بھر خور و صبر کرد
زیب کلاہ افسر اقبال می شود

جو کوئی لعل کی طرح خون بھر کھاتا ہے اور صبر کرتا ہے وہ کلاہ اقبال کی زینت بنتے، کو تو لال لشکر میں داخلہ کیا جائے (جلد)۔

۳۳) حکم قتل

خان فیروز جنگ کی فوج کے وقائع نگار سے معلوم ہوا کہ اس نے برسر دربار ایک شخص محمد عاشق خاں کو راہزنی کے جرم میں قتل کر دیا۔

اس پر تحریر فرمایا کہ "محمد الملک (وزیر اعظم) اس بے عقل فیروز جنگ کو تحریر کریں کہ اس نے قتل جو کہ صدمہ بنیان الہی کے مترادف ہے کیا ہے اور (دو جہی) بغیر (کس) دلیل شرعی کے۔ افسوس ہے اس دن پر جب اس کے وارث (ہمارے پاس) آئیں گے اور خونِ بھائیوں ڈکریں گے۔ اور اس عاجز اور رنگ زیب کے لئے کوئے حکم قصاص کے اور کوئی چارہ نہ ہوگا۔ (کیزنیک) حدود شرعی کے اندر رحم کرنا

۳۹) امور انتظامی میں بے تقصیتی

محمد امین خاں جن دن ولایت سے دہندستان آیا اُنسی دن پانچ صدی کے منصب پر سر فراز کیا گیا (اور یہ اس سبب سے ہوا کہ اس کا باپ دکن کی فتح کے وقت حضرت عالمگیر سے بہت عقیدت رکھتا تھا اور اس نے ان کی بہت زیادہ خدمت کی تھی۔ تھوڑے عرصہ میں اس کی خدمات کو جو اس نے بدبختی اور بد انجام کاروں میں جھٹلایا، سب جگہ کے دوران میں جانوروں کے واسطے سارے چارہ کی فراہمی اور سامانِ رسد کی فراہمی، اطراف و جوانب کی نگاہ اور دغلوں کی مورچہ بندی کے دوران میں آمد و رفت کے سلسلہ میں جو خدمات انجام دی تھیں ان کو سراہا گیا اور جلد ہی اس کے منصب میں سر ہزاری (اور دو ہزاری سوار مزید) کا اضافہ کیا گیا اور فوریت بھی عطا کی گئی۔

چونکہ شہنشاہ کی خواہش تھی کہ وہ فوریت کو (جو انہیں عنایت ہوئی تھی) بجا نہیں (اور اس کے لئے ضروری تھا کہ شاہی قیاس گاہ سے) کچھ دن کے لئے دور میں (اسٹے انہوں نے محکمہ داک، سوانح نگار سے معلوم ہوا کہ جنگل کی مال گزاری و کاروبار سپر ہنڈل کو عبور کر چکا ہے۔ تم جاؤ اور لوگ آباد میں قیام کرو۔ اور کچھ روز کے لئے نکلنا شروع ہو کر آؤ۔ اور فوریت جو تمہیں عطا ہوئی ہے اسے دل کھول کر بجاؤ۔ اس کے بعد اپنا قلمی لینڈ اور زرین کار چھوڑ جو پہنچنے ہوئے تھے مرحمت فرمایا اور رخصت کر دیا۔

(اس سفر سے) واپسی پر ایک بے غیرت مرہٹوں سے جنگ کر کے اور انہیں غلبہ کر کے خزانہ کو بد بھلائی تمام، حضور میں پہنچا تو گھوڑا مع سونے کے ساز اور خنجر مع گھنی اور خلعت خاص جو خود (شہنشاہ) پہنے ہوئے تھے (اسے) عنایت کیا

جب اس نے یہ مسلسل عنایات دیکھیں تو محرم خاں کی معرفت عرض گزار کی کہ اس کا بڑا غلام نے دکن میں جو خدمات انجام دی ہیں ان پر نظر کر کے یہ غلام بھی چند عنایات کا مستحق ہے۔ لیکن چونکہ (در بار میں میرے) دوستوں کی قلت اور دشمن کی کثرت ہے اس نے اب تک انہیں غلبہ کی حرکت نہیں کر سکا۔ اب اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے یہ عرضی پیش کرتا ہوں۔
نقل عرضی :

پیرو مرشد عالمی ان سلامت !

بخش گری کہ دو فوکران ہیں اور ان دونوں پر بڑا مذہب اور دیوبندت ایرانی تھیں۔ اگر ایک بخش گری کی عازمت اس پر لائے خادم کو مرحمت فرمائی جائے تو دین کی تقویت کا باعث بھی ہوگا اور ملعون کا فوکران سے کام کو بھی چھینا جائے گا۔
اسی عرضی پر تحریر فرمایا : ”جو کچھ (اس نے) اپنی قدیم خدمات کے سلسلہ میں بیان کیا ہے وہ کچھ ہے اور سب توفیق قدرتانی میں مل آتی ہے۔“

جو کچھ بڑا مذہب ایرانیوں (شیعوں) کے متعلق لکھتا ہے (اس سلسلہ میں خیال رکھنا چاہیے کہ) دنیا کے کاموں میں مذہب کا واسطہ کیسی معنی رکھتا ہے اور امور انتظامی میں تعصب کا کیا دخل نہ ہو۔ دیکھ ولی اللہ ! اگر میں قاعدہ حقیر ہوتا تو جو تمام راجاؤں اور ان کے متعلقین کو محرم کر دیتے۔ لائق لوگوں کی تہلیل و تعلقنوں کے نزدیک مذہب بات ہے۔ بخش گری کی تقریر کی جو درخواست کی وہ بروقت اور عمل ہے کہ (وہ) اس خدمت کی تقریر کے لائق منصب رکھتا ہے۔ (لیکن اس وقت) جو بات مانگے ہیں وہ یہ کہ تو رانی لوگ کہ جو ہمارے بزرگوں کے ہم شہر ہیں۔ یعنی جن لوگوں کی طرف (تم نے) اشارہ کیا ہے۔ اس مضمون کے بموجب کہ خود اپنے آپ کو جان بوجھ کر ہاکت میں نہ ڈالو، عین لڑائی کے وقت بھی واپس لوٹ آئے ہیں کوئی بُرائی نہیں سمجھتے۔

اگر یہ امر اس وقت رونما ہوتا جب کہ چارہ کی فراہمی جاری تھی تو کوئی مضائقہ نہ تھا۔

لیکن اس وقت، عین لڑائی کے وقت مشکل ہے۔ اگر خدا خواستہ ہمارے ہر اہل میل میں یہ صورت واقع ہو جائے تو ایک کھڑے تمام قہر ختم ہو جائے گا۔

اگر اس دن لڑیں ہاں، ہجرہ کی ہوائی بات سے بھی اٹھارہ سو تو پھر مفصل بیان کریں۔ لیکن ایرانی لوگ خواہ مخواہ ہیں یا غیر مگر اگرچہ اپنے جملہ کرب و شہد میں لیکن اس قسم کی باتوں سے بہت ڈرتے ہیں۔

”افسانہ دکر کہ اس بڑے آدمی کا جہل و لوطی کی طرح مزاج رکھنے والا ہزار ہا عقلمند بہتر ہے۔ صرف ایک عقل سائے لشکر کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ انھیں اولیٰ بھی اسٹنٹ کی طرح لگتا ہے۔“

۴۰) بردباری و حکم آمیزی

یار علی بیگ نے ہر کارہ کی زبانی عرض کرایا کہ حمید الدین خان ہمدانی نے محمد مراد کے ساتھ سخت گفتگو کی۔ محمد مراد نے کہا ہے مراد کو بھی چیلہ ہے اور میں بھی چیلہ اس بات پر حمید الدین خان نے دکر سی سے استغنے لے دیا اور میرزا شمس بہرہ مند خان کے پاس استغنے کا کاغذ بھیج دیا۔

اس پر تحریر فرمایا: ”مراد کوئی گال نہیں ہے صرف تعصیب کا میض ہے یعنی چھوٹا آدمی۔ دنیا کے سائے آدمی غرے آدمی نہیں ہیں۔ شاید خان بہادر کو چیلہ کہنے پر غصہ آیا ہوگا۔“

”جو شخص اپنے سے کمتر شخص سے دست و گیر میں ہوتا ہے وہ اس کی ذلیل شخص سے بھی پہلے خود اپنا راز فاش کر دیتا ہے۔“

”جس عقلمند شخص نے (کمینہ) شخص کے گفتگو اس نے گویا اپنے آب و دار کوئی کو پتھر پڑے مارا۔“

۴۱) شاہنواز خان

۳۲۶ مرزا صدر الدین محمد خان صفوی کہ جس کو اکثر شاہنواز خان کے خطاب سے فرادیا گیا کہ میں سب عرض پر منصب سے ہٹا دیا گیا۔ چالیس ہزار روپیہ سالانہ مقرر کیا تھا۔ ایک سال کے بعد اس کے باپ سلطان صفوی کے حقوق یا دوائے کہ اس نے دارا کوہ سے جنگ (کے دوران میں) نہایت استقامت دکھائی تھی۔ اس کی جلی کا فرنگی خلعت خاص کے ساتھ گزر داروں کے ہاتھ بھیجا۔

خان مذکور نے فرنگی لے کر بوسہ دیا اور خلعت کو پہن کر آداب بجا کر عرض کرایا کہ ایک مدت سے بے منصب ہونے کی وجہ سے مل تباہ ہے اور خدمت میں حاضر ہونے کے سلسلے میں، ایک پورے لشکر کے خرچ کی استطاعت نہیں ہے اس لئے ہنگامہ سے آنے والے قافلہ کا انتظار رہے درکہ دوائے قواس کے ہمراہ خدمت میں حاضر ہوں، اس پر تحریر فرمایا:

”بوسے گل اور بادِ بحر را میں ہیں اور اگر اپنے آپ سے ہانا ہے تو پھر اس سے بہتر قافلہ نہیں ہے۔“

فریاد کہ دل کی گرفتاری کے اسباب علتہ زنجیر کی طرح سے فاصلہ نہیں رکھتے بظاہر یہ عند معقول ہے لیکن یہ حقیقت یہ (عذر نہیں) سستی اور دل تنگی کی بنا پر ہے اللہ تعالیٰ سستی قدم کو گل کی راہبری فرمائے۔

۴۲) میرزا معزز فطرت موسوی

بہرہ مند خان کو کہ اس زمانے میں بخشی تھا۔ حکم ہوا کہ موسوی خان عرف میرزا معزز فطرت غزوہ کی وجہ سے ہرگز عزمیٰ مطلب نہیں کرتا اور نہایت پریشانی میں زندگی گزارتا ہے۔

ہے۔ جب تک وہ (از خود) عرضی حال نہیں کرے گا ہم اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کریں گے۔

(بہر مغل خان کو) چاہیے کہ یہ پیغام موسوی خان کو پہنچا کر (اسکے) جواب میں اس کی مرضی لاکر (ہم سے) ملاحظہ میں پیش کریں۔

چنانچہ پیغام کے بعد موسوی خان نے عرضی پیش کی۔ تمہارا علم میرے حال کے متعلق۔ میرے بیان کے مقابلہ میں کافی ہے؛

شیر۔

۱: ہم بے زبان طلب میں پروانے کی اُمت ہیں۔ ہمارے لئے عرضی مطلب کی نسبت مل کرنا زیادہ آسان ہے۔

۲: غلامی کے غرور کے وجہ سے زبان عرضی خاموش ہو گئی ہے۔ ان درست باتوں نے مجھے غلط راہ پر ڈال دیا ہے۔

۳: بحر کرم کو خود موج کے سبب قرار نہیں۔ سوال کرنے والے خواہ مخواہ اصرار کرتے ہیں اس پر تحریر چاکر "حقیتاً صمیم صحابہ"۔

شعر۔

کوئی شخص بھی اپنی عادتوں کی اصلاح نہیں چاہتا۔

جس شخص کو بھی دیکھا ہے اونچا عادتوں کی آزمائش (اور تعجب) میں مصروف نظر آیا۔

اس حدیث کے مطابق کہ سلطان مغل اللہ ہوتا ہے۔ جب کہیں بادشاہ وقت خود

اپنے ذکر سے ان کا مدعا دریافت کرے اور وہ اس خوبی سے جواب دیں تو

اخلاق سے بعد ہے کہ اس (لوگوں) پر دوبارہ مہربانی و کرم نہ ہو بلکہ

لے آخر عالم گیری جلد سوم صفحہ ۹۳ پر یہ رائے غلام موسوی حضرت کا حال درج ہے۔
باقی اگلے صفحہ

(۳۲) اُجرت بلا خدمت

فصل خان نے سلطان محمود کے پاس میں چوتھ ہند مقدس کے خجائے سلاطین

بیتہ حاشیہ صفحہ گذشتہ ۱

فصل صریح ہے:

سیدالسلطنات میر محمد زین شہری کا دوسرا مقادیر وہاں کے علماء میں مآثر تھے۔ میرزا شاعر ابتدا نے شاہ میں اپنے والد میرزا قزاقی کے ذکر رقم کے ساتھ موسوی میں تھے دارالسلطنت اصفہان چلا گیا حضرت علامہ وضو کو مر کر تھا۔ وہاں حضور آقا حسین خاں کی کے سامنے زانوئے تلمیذ کیا اور طبع رساوردانت کی دولت عدم عقید میں لگا کر روزگار ہو گیا۔ جسے بھری میں ہندوستان کو کجرت کی چونک قسمت گستاخ اسکے علم کی طرح بدتمہا جلد ہی اورنگ زیب کی عنایت کا مرکز بنا اور اورنگ زیب کی بیوی کا بہن شاہزادہ صفوی کی بیٹی سے شادی ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ حسن ابدال کے مقام پر ایک سوزاں کا شیخ عبدالعزیز عزت سے سہارا ملے اور مذکرہ بھی ہوا۔ اور بحث نے کافی عمل کھینچا۔ شیخ نے کہا کہ تم کہتے ہو اس کی کیا سند تمہارے پاس ہے؟ میرزا نے جواب دیا کہ شیخ بہاؤ الدین گھر سے سند شیخ عبدالعزیز عزت سے کہا میں نے شیخ بہاؤ الدین پر اپنی بیٹی بکر اعتراف کی ہے۔

(بیت و دو جرحت کہ وہ ام)

میرزا نے جواب میں کہا کہ وہ حرفت بھی چڑھ دینے ہوں گے آخر بحث میں اتنی غنی پیدا ہو گئی کہ شیخ کو خفا گیا اور کہنے لگے کہ تم شیخ کی بیعت کے عمل کے وقت لگا کر تے ہو اسب کی ہے؟ میرزا نے تہقیر مآ اور کہا کہ یہ مسئلہ تو لاہور کی کچنبیوں کے بیٹروں نے ایک دفعہ سے پہچانتا تھا آج تم نے پہچانے۔

بہر حال ابتدا نے ملازمت میں صوبہ پٹنہ و بہار کی دیوانی پر مامور رہا۔ چوتھ ہند میں دکن آئی اگلے صفحہ

میں سے تھے اور نہایت پریشان حال تھے، اور خیال مذکور (مخلص خاں) کو سید مذکور (سلطان محمد) سے بہت زیادہ تعزیت تھی نصف نقدی اور باقی میں اسٹاف کے متعلق ایک عرضی دی۔

(اس پر) تحریر فرمایا کہ۔ جس نے نیک عمل کیا وہ اس کی ذات کے لئے ہے اور جس نے بُرائی کی وہ بھی اسی کے لئے ہے۔

سید مذکور کے تقویٰ اور نیکی کے متعلق تمام اطلاع ہے لیکن ذکر می کی کیا شرط ہے مزدور کو چاہیے کہ بغیر خدمت کے اجرت کو ہانڈ نہ رکھے کہ یہ کیا نیکی و برکت ہے۔

شعر

پاؤں کی اٹھل سے اگرچہ گرہ نہیں کھل سکتی لیکن روزی کے عقد بے سہی
قدم سے جی کہتے ہیں۔

(۳۳) نیکی غافل و نوب

دیوان اعلیٰ کی کچہری کی اطلاعات سے معلوم ہوا کہ میر میر بیٹے جون پوری نے جس کے

بیتہ عاشقہ مسوگر شتر،

کا دیوان بنایا۔ (شعبوری ۱۹۰۰ء) میں منتقل ہوا۔ کاشفہ مومن میں تاریخ وفات ہے۔
فارسی کا علاوہ کاشفہ معنی خوش خیالی و تامل کا معنی خوشی اور لاشی و بد و نیک و بد میں متاثر تھا۔
ابتداءً سن میں بد و نیک اور بعد میں نظرت مخلص کرتا تھا۔ یہ شعر اس کا ہے۔

سہ سہ راہ مصیبت باشد پریشانی مرا

داشت عروانی شکر زالودہ دانی مرا

نشدہ مصیبت کی بی ست از بے چادری کے علاوہ سے یہ شعر پیرایا ہے۔ ۱۲/ قادری

فترت جزیرہ کا اہانت (وصول کرنے اور کئے کی) خدمت تھی چالیس ہزار روپیہ بلاشبہ
شاہی روپے میں سے خرچ کر دیا۔ (اس کا اسکی خود اقرار ہے۔ عنایت اللہ خاں نے
کچہری میں بٹکار وصول کرنے والے مقرر کر دیئے ہیں تاکہ اس سے وصول کریں۔

سید مذکور کہتا ہے کہ جہاں حاضر ہے مالی دنیا میں سے کچھ پاس نہیں ہے۔
اطلاعات نامے پر تحریر فرمایا گیا۔ وصول شدہ مال کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کیوں کی
جائے؟ اس سے پہلے برہان پور کے حالات میں بار بار (دہیں) مطلع کیا گیا ہے کہ
سید مذکور جو کچھ بھی ہا تآبہ وہ متعین میں تقسیم یا کاروبار میں صرف کر دیتا ہے۔

چمل کہ اس عاصی غرق معاصی (اور رنگ زرب) کا حال بھی نیا بتا (اسکی طرہ سے)
کاروبار میں صرف کیا ہوگا۔ اس نے اس کی واپسی بے کار ہے۔ ہم اللہ سے اپنے
نفیس شر سے پناہ مانگتے ہیں۔

(۳۵) اشاعر

اسلام پوری عزت جہم پوری سے کہ (جہاں سے) ۱۲۲۰ء کے جمادی الثانی
میں دکن کے قلعوں کی فتح کے لئے کوچ فرمایا تھا حکم ہوا کہ ہر روز مخلص خاں کی پرستش
دوم تھا خانہ زادوں وغیرہ میں سے دس آدمی منصبدار و کمشنر کے علاوہ نظریہ ہاک
سے گزریں۔ خاں مذکور نے عرض کیا کہ "اگرچہ آیت کریمہ ملک مشرق کا ملکہ" کے
مطابق حکم ہوا ہے کہ دس افراد روز پریش ہیں۔ اگر بارہ بھی ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں
حکم ہوا۔ تم نے بے دلیل عرض نہیں کیا ہے۔

شعر

"وقت کی گھڑیاں اور فلک کے برہنوں کو دیکھو روز و شب اور آسمان بھی

بارہ ہیں۔"

محمد بن خالد نے عرض کیا۔ ”میں بال صحبت کا بھرا عجیب شہوت ہے یہ کچھ ہی معلوم ہوا
بارہ کی جگہ چار کیوں نہ ہوں۔“ حکم فرمایا۔ ”چار بھی بارہ میں شامل ہیں۔“ پھر متنبہ ہو کر فرمایا۔
”تین کیوں نہ ہوں۔“ لیکن بارہ کو تین سے دو گئے دو گئے کی نسبت ہے۔ تم کو اختیار
ہے جن میں بھی غلطی خدا کا زیادہ فائدہ ہو اسے عمل میں لاؤ۔

۳۶۔۔۔۔۔ راہ زندگی ہمواریست

حیدر آباد و بیجاپور کی فتح کے بعد حمزہ الملک دارالہمام نے عرض کیا کہ،
”اگر فقہ قادر تعالیٰ اور اقبال بے زوال کے فضل سے دونوں ملک فتح ہو گئے۔
اب حکومت کی بہتری اسی میں ہے کہ شاہی جہیز سے ہندوستان بہشت نشان کا منت
متوجہ ہوں، لیکن افواج شاہی دکن سے شمال ہند واپس ہوں، تاکہ لوگوں کو معلوم ہو
جائے کہ اب کوئی کام باقی نہیں رہا۔“

اس پر تخریر فرمایا۔ ”اس ہمدرد خانہ زاد سے تعجب ہے کہ ایسا سمجھا ہے مگر
مقصود یہ ہے کہ لوگوں پر یہ ظاہر ہو جائے کہ اب کوئی کام باقی نہیں رہا تو خلافت واقع
ہے۔ جب تک کہ فانی مر کا ایک سانس بھی باقی ہے شعل و کار سے خلاص ممکن نہیں۔“

شعر

”بسی امیدوں کے راستہ پر چلنے والے کو کسی زبردستی کا ضرورت نہیں۔ جب

ملک سانس باقی ہے زندگی کا راستہ ہموار نہیں ہے۔ مشکل یہ ہے کہ بھاگا ہوا
دل وطن کا آرزو مند ہے شہنشاہ اس طرح گئی کہ تمہیں کو یاد کرتی ہے۔“

اگر اعلیٰ حضرت (شاہجہان)، ہمیشہ دارالاسکلاف اور مستقر الاسکلاف میں مقیم نہ ہوتے
اور ہمیشہ سفر میں رہتے تو کام یہاں تک پہنچنے جہاں تک کہ پہنچے۔ اور اگر ادب کی وجہ
سے عرض نہیں کرتے اور قلعوں کو فتح کرنے میں مشغولیتیں اسٹاپ ہیں (تو) آئندہ قلعوں کے

محصروہ کے لئے میں خود توجہ ہوں گا۔

۷ غزلیہ پیش کر اندیشہ خطر کیا ہے

سرگزشتہ کو پر وائے دوسر کیا ہے

احمد فرم جس جگہ اور جس مقام میں بھی ہیں۔ وہاں سے گزرنے میں دل کو ہم نے
تعلقات سے آزاد کر لیا ہے اور مرنے کو اپنے لئے آسان بنایا ہے۔

شعر

”دل بستگی کی گرہ تو آہستہ آہستہ کھول ورنہ موت اس ڈور سے کا ایک دم
غفلت میں کہنے لگے گا۔“

۳۷۔۔۔۔۔ کوچ درایام علالت

جس وقت کہ برہم پوری سے جی کا نام حضور نے اسلام پوری مقرر کیا تھا قلعوں
کی فتح کے لئے کوچ فرمایا تو یہ مقرر کر دیا تھا کہ چاہے بیماری ہو یا صحت ہو لئے مجھے
کے اور کسی دن قیام نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ غرض یہ کہ پہنچنے تک کوئی کے زانو میں ٹھیکیت
پیدا ہوئی۔ دوبارہ تکلیف سخت ہو گئی۔ ایک بار چپ اور ایک بار اسپتال۔ لیکن سوائے
مجھے کے ہرگز قیام نہ کیا۔ بیماری کے ایام میں کھلی محبت کے سرور واپس پر سواری مقرر کی گئی
بر خلافت صحت کے (دراثر اف میں) بشیریت لگے ہوئے سردیوں پر سواری مقرر تھی۔
اتفاق سے جب غرض اس پوری زانو کو تکلیف پہنچی تو مجھے ک شب تھی۔ اسی وقت فرمایا
کہ کوچ کا اتفاق ہیما جائے۔ حمید الدین خالد نے چوتھو جرأت زیادہ رکھتا تھا عرض کیا
اسلام پوری سے آتے وقت جو رحم دیگا یہ تھا، جس کے خلوت عمل کیا جائے تب مستقیم فرمایا
اور کہا کہ اگر مصنف کا ذرا بھی علم ہوتا تو ایسا عرض نہ کرتے۔ (اس وقت) بات مجھ کے
علاوہ قیام کرنے کے تعلق تھی۔ عرض کوچ کے اہتمام سے ہے نہ یہ کہ مجھ کے روز

کو چ بھی نہ کیا جائے گا۔ منافقت فہم اصلی معنی سے متعارف نہیں ہوتا۔

۲۸) سزائے اوباشی

میرزا قاضی خاں نے جو جمعۃ الملک مدارالہام کا نواسہ تھا۔ دارالخلافہ میں اوباش کو اپنا شیوہ بنکر لوگوں کے مال اور عزت و آبرو پر ظلم کا ہاتھ دراز کیا۔ بار بار اپنے تعین کے ساتھ بازار میں آکر اقبال اور شیریں فروش وغیرہ کو دکانیں لوٹا تھا۔ اور ہندوؤں کو جو دریا پر اشتان کو جاتی تھیں اپنے آدمیوں سے پھلوں اور طرح طرح کی خیریت اور پھنسی کرتا تھا۔ وقائع اور سوانح کے ذریعے جتنی مرتبہ اس کی اطلاع (بادشاہ کو) پہنچتی تھی ہر مرتبہ صرف اتنا ہی تحریر ہوتا تھا کہ جمعۃ الملک (اس کے سوا) اور کچھ نہ لکھتے تھے یہاں تک کہ ایک بار اطلاع پہنچی کہ گھنڈہ نام کا بھڑے (عازم قوچ خانہ سرکاری) شادی کے کیوی کو ڈولی میں سوار کر کے خود گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ میرزا قاضی خاں کے دروازے سے گذرنا تھا۔ اوباشوں نے اسے خیر پہنچا دی چنانچہ میرزا قاضی خاں کے ایک گروہ کو لے کر آیا اور ڈولی کو کھینچ کر اپنے گھر لے گیا۔ ودفتر ماسے گئے اور چھ نفروں سے ہوئے۔ یہ خیر بادشاہی توپ خانہ کے آدمیوں کو پہنچ رہا تھا کہ کاکٹے ہو کر میرزا قاضی خاں کے گھر پر جویم کریں۔ حاکم خاں نے کو قوال کو بھیج کر روک دیا اور اپنے خواجہ سر کو جمعۃ الملک کی بیٹی اور میرزا قاضی خاں کی قرآنہ دیگم کے پاس بھیج کر کثرت ڈانٹ ڈپٹ کی۔ چنانچہ اس بیچاری چند عورت کو آبروریزی اور بے عزتی کے بعد خواجہ سر کے حوالے کر دیا گیا۔ اور قریباً سب کی جمعیت کو قتل دی گئی کہ (یہ بات) وقائع الخ میں داخل کر دی جائے گی اور حضور کی طرف سے اس کا تذکرہ ہوگا۔ اس سبب انہوں نے فساد سے اٹھنا چاہا۔

مطالعہ کے بعد کاغذ پر تحریر فرمایا کہ جمعۃ الملک مدارالہام حسب حکم متدین معنی

دینی اور دنیا کی سب کے حکم سے، حاکم خاں کو لکھیں کہ اس اعتباراً بکار شائع روزگار میں اشتراک میرزا قاضی خاں کو قلعہ لے جا کر قید کر دیں۔ اور اگر اس کی والدہ شدت محبت کے سبب جو بیٹے کے ساتھ ہے، اس سے ہڈائی اختیار نہ کر لیں تو خاطر حکم نے دیا جائے کہ قرآن و دیگم کو چٹا کر دل میں نہایت احترام کے ساتھ لپیٹا کر قلعہ لے جایا جائے اور ان کے بیٹے کی کتہ رکھا جائے۔ اور حاکم خاں قرآن و دیگم کے لائق مودہ مکان انہیں دیں۔ کیونکہ ان کو غلام زاد بن ہونے کا تعلق ہے۔ اور صفات حسنہ سے موصوف ہیں۔ ان کی رعایت ظاہر ہو جائے دونوں طرح کرنی چاہیے لیکن ماملت فرزند کے ساتھ، حضرت نوح علیہ السلام کی علاج کر کے جو دوسر کوئی کر سکتا ہے۔ پہلے اوپر نوح کو ایذا پہنچانے سے روکنا، جو خالق کی ماملت میں لازم ہے کو قوال کے پاس پائے گھر کے چاروں طرف اور صوبہ کے سامنے پاسبان کر کے کہ وہ موزی خانہ سے نہ نکل بھاگے۔

شعر

”یہ ماملت شیطانی کی خلعت ہیں۔ اور چند نیک نملوں کو بہ نام کرنے دے ہیں۔“

جمعۃ الملک نے اس وقت حکم کے مطابق حکم اور بغیر بند کے ہوئے منع پلٹنے خط کے جو حاکم خاں کے ہم ملحق تھا نظر اقدس سے گذرا۔ اس خط کا مضمون یہ تھا کہ:

”برادر مشفق مہربان میں اس محبت کے پیش نظر جو مجھے درمیان ملی حضرت (شاہجہان) کے عہد سے ہے۔ مجھے آپ سے یہ توقع ہے کہ قنارہ جبر سے آپ چچا جیسے کی نسبت رکھیں گے۔ اگر خواجہ سر کو بھیج کر اپنے خضر طلب کر کے پاس جبر غار والے ماری تو آچکے، اس بھائی کی محبت میرے دل کو تسکین و آرام پہنچے گا۔ عیسیٰ کے کاٹنے اس محبت میرے دل سے کاٹوں تو نکال دیں گے۔“

لے جس کے ہنر کیسے پہ کھولتے تھے میرا جو کچھ پہنچا تو بھلائی میں انہیں میں سے بہن ہوئی تھی۔

لے حاکم خاں مستند سے اپنی وفات ۱۰۹۰ تک دہلی کا صوبہ دار تھا۔

مطالعہ کے بعد اس خطر پر تحریر فرمایا کہ (دیسری) غلط فہمی کے لوگ کو دوسرے قبیلہ نہیں کر سکتے۔ اگر میری زندگی باقی ہے اور دست مہلت دیتی ہے کہ در اختلاف واپس ہوں تو اللہ و اللہ خود اپنے ہاتھ سے تنبیہ کر دوں گا۔ وہ ہمارے بیٹے کے برابر ہے۔ لیکن فرزند ابتر کا کیا علاج۔ غلام کو مرنا اس کے آنا کی اہانت ہے۔

(۴۹) گورنر کو سر نش

کابل کے وقائع سے اطلاع پہنچ کر گیا کہ ہزار گھوڑے سواری کے لائق، دو گھوڑوں پر ایک سائیس، کابل میں داخل ہوئے۔ اس کا فخر پر تحریر فرمایا کہ: ایشیہ خاں سے تعجب ہے کہ غلام زاد اور ہمارا مزاج دل اور تربیت کدہ ہے اور اس طرح کی غلطی کی ہے۔ گویا پانچ ہزار پانچ سو سو اربا راجہ ملک بادشاہی ملک میں داخل ہو گئے۔ آخر یہی لوگ تھے کہ افغانوں کے ہاتھوں سے انہوں نے ملک چھین لیا تھا۔ آئندہ اس قسم کے فعل سے احتراز کیا جائے اور اس کا تذکر اس طرح کر کے کہ جب گھوڑوں کو گھر پہنچ کر تیس گھوڑوں پر ایک سائیس تفر کیا جائے اور وہ بھی ایسا ہو کہ جو ناکارہ، بڑھا، بھٹس، در بچا رہو۔

(۵۰) از منکر دشمن بغفلت مباش

کابل کے صوبہ دار امیر خاں کی عرضداشت سے علم ہوا کہ خزنین کے ستاندار کی

لے میرند پر قبضہ نہادند سے مشورہ ملک کابل کا گورنر تھا۔

لے اشاہ اس طرف سے کچھ بھتیخار کے خزانوں نے جب مکان پر حملہ کیا تو انہیں ہمارے

گورنر کو اطلاع دی گئی تھی۔ (دع من ہی)

تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ ایرانی سرحد کا نصف ۳۰ میل ہے (اشاہ کدہ) اس طرف یعنی ایران، کا تھانہ دار جو چند سال کی مسرت میں ہے کہتا ہے کہ اگر لے (ہماری طرف) چار میل اندر تھانہ چمک کر بنائے کہ اجازت دے دی جائے تو ہر سال سو عراق گھوڑے حضور کی فخر کے ہائیں گے۔ چونکہ اس طرف کا ساکن تھانہ بے آباد ہو چکا ہے اور چار میل (ہمارے) طرف، پانی ہے۔ اس سے یہ انتہاس کی گئی ہے۔

اس پر تحریر کیا گیا کہ ایرانی تھانہ دار کو آب و رنگ بخشنا اپنی صوبہ داری بے آبرو کرنا عقلمندوں کا کام نہیں۔ لیکن: ”طبع کے تین حروف ہیں اور ہر حرف خالی ہے۔“

اپنے علاقے کی طرف چار میل اجازت دینے کے کیا معنی؟ دو قدم بھی اجازت نہیں۔ تمام مذاہب میں یہ مسئلہ مفتی سند ہے کہ معاذ پر اصرار کرنا گویا کبر پر اصرار کرنا ہے۔ اس مزاج دل خاں زاد پر تعجب ہے کہ سات برس کی عمر سے ہمارے حضور پرست پائی اور ایرانیوں کی تدبیروں سے غافل ہے۔ خود اپنے آپ سوچنا چاہیے کہ ایسے پہل کام کے لئے کہ اس طرف چار میل تھانہ بنائے کہ اجازت دی جائے کسی طرح سوغاتی گھوڑوں پر تیار ہو گئے جن کی قیمت نہایت زیادہ ہوگی۔۔۔ وہی شل ہے: ”اٹھن کا سر اچھڑتا ہے توڑنے کی فکر میں، پھر ایک دم ہاتھ توڑنے کی جرأت کرتا ہے۔“ ”تو دشمن کی فکر سے غافل مت رہ، ہمیشہ اس کے سواہ چہرے کو کھرچتا رہ۔“

مشہور مثل ہے کہ:

”معتدل اور دولت ایک دوسرے کے ساتھی ہیں، جس کسی کو معتدل نہیں دولت بھی نہیں“ عوام کا افسام (عوام جوش ماندوں کے ہوتے ہیں) یہ سمجھتے ہیں کہ جو کوئی دولت مند ہوگا وہ عقلمند بھی ضرور ہوگا۔ اور یہ غلط ہے۔ معنی اس کے ہے کہ جس کسی کے عقل نہیں ہے اس کی دولت بھی پائیدار نہیں، گویا کہ جی نہیں، اس معاملہ میں گلام کو طول دینا

ٹھنڈے لپے کی پینا اور پلنے کی طرف سے کر سکتا ہے۔

⑤۱ مرو خدا مشرق و مغرب غریب نیست

حاکم التہامیہ صادق نے ایران سے جو اطلاع بھیجی اس سے معلوم ہوا کہ شاہ عباس نے دارالسلطنت اسماعیلی سے میل کر شہر سے دو فرسخ ڈھچیل، قیام کیا اور پیش غیر لڑاکا رواد کر دیا۔ حضرت عالمگیر باسی وقت اپنے اسپ تازی پر سوار ہو کر برآمد ہوئے اس وقت کسی کو کچھ عرض کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ محمد امین خاں پسر میر جملہ نے کہ نہایت گستاخ تھا عرض کیا کہ ابھی پیش خانہ روانہ نہیں ہوا ہے۔ پیش خانہ پہنچنے تک تو قوت نہ کافر ہو سکتی جواب میں فرمایا کہ بے اطلاع تو ہم حضور تھے لیکن علم ہونے کے بعد قائل اور منتقل اقبال کے زوال کی علامت ہے۔ پیش خانہ کا پہنچنا کیا ضروری ہے۔

شعر

”مرو خدا مشرق و مغرب میں امنی نہیں ہوتا، جہاں کہیں بھی جائے ملک خدا اس سے جدا نہیں ہوتا۔“

خانہ میں داخل ہونے کے بعد درواں عام منعقد کر کے ارباب کو مستعدیوں (افزین اور کلکوں) سے فرمایا کہ کل کو راجہ اور لاہور میں قیام کیا جائے گا۔ خانہ سالن نے عرض کیا کہ یہ کوچ یک کھنت کیا گیا ہے۔ سازو سامان کا بہم رسانی مشکل ہے۔

حاشیہ احکام اٹھ ۱۶۶۷ میں اورنگ زیب گڑھی میں تھا کہ پٹوں سے معلوم ہوا کہ ایران کا بڑا شاہ عباس دوم ہندوستان پر حملہ کریت سے خراسان میں داخل ہو رہے تھے۔ شاہ نے اپنے بچے معتمد کو جہوزت ملک کے ساتھ فوراً پنجاب روانہ کر دیا۔ ۹ راکٹر کو روضہ نگار سے دہلی کے لئے روانہ ہوا۔ ۱۲ دسمبر کو دہلی کے مقام پر یہ اطلاع ملی کہ شاہ عباس کا انتقال ۲۶ راکٹ کو ہو چکا تھا۔

عرض پر تحریر فرمایا کہ ابدی سفر جس سے لوگوں کو کوئی سفر نہیں ہے اس طرح دفعہ بے خبری میں ہمیش آئے گا۔ اس وقت کیا کروں گا۔ اس سفر کو جسی اس پر قیاس کرنا چاہیے جس طرح سے یہاں تک پہنچا ہوں، اسی طرح آگے بھی پہنچوں گا۔ بلکہ اگلی منزلوں کے تعین کی بھی ضرورت نہیں۔ جس قدر ہو سکے گا چلتا رہوں گا۔
”رہو رادو اہل مک حاجت منزل نہیں۔“

⑤۲ ابراہیم و ہندوستانوں کا فرق

تھانہ خرمین کے وقائع سے اطلاع ملی کہ سماں قلی تھانہ دار سرحد ایران نے کابل کے صوبہ دار امیر خاں کو ایک خط لکھا ہے کہ ہر دوسرے سال کے درمیان فاصلہ بارہ میل (چار فرسخ) کا ہے۔ احمد شاہ کے طرفین میں اخلاص و محبت ہے۔ اور کسی طرح بھی جدائی اور لڑائی کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ چاہیے کہ ایک طرف کے لوگ دوسری طرف آبادی و خوشحال کا دور دورہ ہو۔ امیر خاں نے جواب میں لکھا کہ حضور پرورد میں عرض کیا جاتا ہے اور کچھ جواب ہوگا لیکن یہاں سے۔ یہاں مضمون کابل کے سوانح سے معلوم ہوا۔

وقائع خرمین کا فرد پر تحریر فرمایا کہ جواب سوانح کابل کا فرد پر تحریر ہے۔ اور سوانح کابل کا فرد پر تحریر فرمایا کہ خانہ زاد مزاج دلی امیر خاں سے بڑا تعجب ہے کہ اس کے بزرگ سلا بعد فی صاحب قرآن کے بزرگان دولت کی صحبت میں ہے ہیں اور پھر بھی اس مضمون سے غافل رہا۔

شعر

”جب دشمن نرم ہو تو احتیاط کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑو جس طرح گھاس کے نیچے پانی چھپا ہوا ہے اس طرح درپردہ کارایاں پوشیدہ ہو سکتی ہیں!“
بغیر کی تعصب اور عدالت کے کیا جاسکتا ہے کہ چونکہ خورشید ایران کا سر نہ لکھا

جاتا ہے وہاں کی لوگوں کی عقل و دیکھ اور دیکھنے کے اعتبار سے بہت اہل تشکیک ہیں مگر انی زمل (سمجھا جاتا ہے چار گنی زیادہ ہے۔ لیکن قصور یہ ہے کہ (دیرانی) زہرہ کی شرکت کے سبب کام طلب واقع ہوئے ہیں۔ برعلات زمل سے خوب (اہل ہند) کے کہ وہ مفتی واقع تھے ہیں لیکن زمل کی قربت مشتری سے (بہ نسبت خود شید کی زہرہ سے) زیادہ ہے۔ لیکن زمل میں قدر سے بہت فطرت اور دانست پائی جاتی ہے سوائے بعض اشخاص کے کہ جن کے زانچہ میں کوئی دوسرا ستارہ ان کی مدد کرتا ہو۔

علامہ کلام یہ ہے کہ ایرانوں کی حیلاریں سے مدد پر متاثر ہوا اور ہرگز نہ طرح کا صلح آمیز بات عرض نہ کرو جو اس خانہ زاد کی حکمت عقل پر معمول کی جائے۔

”سیلاب کا پانی نہ کرنا ہی دیوار کو گرا دیتا ہے۔“

۵۲) افسران زیر دست کی پشت پناہی

حیدرآباد کے نائب صوبیدار جاں نثار نے روح الشدائ کی طرف سے ناقص مقامی کرتے ہوئے، عرض پیش کیا کہ اگرچہ یہ خانہ زاد بخشی الملک روح الشدائ کے کہنے سے نائب صوبہ دار مقرر ہوا ہے لیکن بخشی الملک بے سبب ایذا رسانی کا سبب بنتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ نیابت سے معزل کرانے۔ جو غرضان مذکور کا مزاج سانپ کی طرح ہمیشہ آڑوں کی فکر میں رہتا ہے اس لئے امیدواروں کہ غلام کو حضور میں طلب فرمائیں تاکہ لوگوں کے شر کے دوسلوں سے نجات پائے۔

مآ کے اوپر ج تحریر فرمایا۔ یعنی حمار (گدھا) بیچارہ کہ اس کا نام حرفت ج انصاف کرنے سے دست ہوا سبب آزار ہے۔ لیکن غصے بد کا علاج کیا؟ وہی شل ہے کہ چہرہ کو دیہاتی کے کہنے سے گرفتار تو کر لیتے ہیں لیکن اس کے کہنے پر چھوڑ نہیں دیتے اور اگر وہ (تمہاری) شکایت کرتا ہے تو (جو پہلے بھائی کے لئے گولیاں کھاتا ہے وہ خود

اس میں گرتا ہے۔ کے بموجب) بخشی گئی تھ کے منصب میں تفتیر کر دیا جائے گا۔

۵۲) افسروں کا محاسبہ

دیوان اعلیٰ کی کچری کے داروغہ دار علی بیگ نے عرض کیا کہ حکم (شاہی) کے مطابق ہر شخص جس کو چھ ماہ تک جاگیر نہ ملے وہ حضور معنی کے وکیل سے دعویٰ کر کے چھ ماہ کی تنخواہ لے لیتا ہے۔ اس صورت حال کا چلنا مشکل نظر آتا ہے۔ اس خانہ زاد نے سب کو کفایت پر نظر کر کے یہ مقرر کیا ہے کہ جب تک جاگیر نہ مل جائے اس وقت تک تنخواہ کا مطالبہ نہ کریں۔

تحریر فرمایا۔ پہلے ایک درخواست پھر دوسری درخواست۔ قناہونے والی کفایت پر نظر کرنا اور باقی رہنے والے وہاں کو خریدنا مستندوں کا کام نہیں۔ چند روز اور صبر کرنا چاہیے کہ اس فرق بھر معامی کے تا ایک ایام کے تمام ہونے کے بعد اور ناخردمند فرزندوں (شاہزادوں) کے ایام میں قیامت تک جاگیر نہ ملنے کے چٹکے مل جائیں گے۔ بعد میں آؤسی سطروں میں تحریر فرمایا:

تم کہ داروغہ کچری پر، لوگوں کی جاگیر کے اسے میں خود کوشش کیوں نہیں کرتے کہ دنیا میں نیک نامی اور عقل میں خیر و فلاح کا موجب ہو۔ اور یہ کہینہ بے کینہ (اور گنجیب)

حاشیہ ۱: روح الشدائ اول، حیدرآباد کی فتح کے بعد وہاں جاگیر مقرر کیا گیا تھا لیکن جلد ہی ہٹا دیا گیا۔ جاں نثار جن کا نام خواجہ عبدالحمید تھا حیدرآباد کا نائب صوبیدار کہیں نہیں رہا لیکن ۱۲۸۰ء میں بیجاپور کی دیوان مقرر کیا گیا تھا۔ روح الشدائ کو ۱۲۸۵ء میں بیجاپور کا صوبیدار بنا دیا گیا تھا۔ غائبانہ واقعہ بیجاپور کا ہے۔ جہاں جاں نثار جن روح الشدائ کے نائب کی حیثیت سے کام کر رہا تھا۔ (ج۔ ن۔ س)

لوگوں کے سنگین حقوق کے بائے سے سبکدوش ہو۔

۳۰ انموس کر مگرشت سبھہ ہرہ ملت

دنیا بر لقب گذشت و در یافت زکنت

رنجیدہ خدا و خلق راضی تشدد

منازع کردم پادشاه آب و علف

ترجمہ: انموس کر مگرشت ہو رہے تھے بہت پرکڑی۔ دنیا پریشانی میں گئی اور دین ہاتھ سے گیا۔

خدا بھی ناخوش اور مخلوق بھی ناخوش۔ ہم نے (ہاتھوں کی طرح) چارہ پانی منافع کر دیا۔

اگرچہ ہم برسے ہیں اور خود کو برا مانتے ہیں لیکن ہم نے بعد جو برسے بدتر ہو گئے تھے اس سے محفوظ رکھے۔

۵۵ معمار خود مشور

روح اللہ خاں دوئم نے جب کاہم میرن تمام رضی بھیج کر قلعہ اسلام پوری نامکھم ہے اور شاہی جھنڈوں کا کوچ (ورود شاہی) نزدیک ہے۔ (اسلئے) مرمت ضروری ہے اس بائے میں جو حکم ہو۔

اس پر تحریر فرمایا کہ استغفر اللہ استغفر اللہ نامی کے مقام پر اسلام پوری کا لفظ لکھنا بے موقع تھا۔ اس کا اصل نام پورہ ہے وہ لکھنا چاہیئے بدل کر قلعہ اس کے زیادہ نامکھم ہے۔ اس کا کیا علاج ہے؟

شعر

”ہم نے آب و گل کے شغل سے اپنے آپ کو سوارا۔ خانہ سازی کو

خود سازی میں تبدیل کر دیا۔“

دو بارہ عرضداشت پیش کی کہ اگر حکم ہو تو سرکار والا کے معمار رجم پوری کے قلعہ

کا معائنہ کریں۔

اس پر تحریر فرمایا کہ

مساہتہ تحریر کے باوجود دوبارہ درخواست کرنا ایک طرح کا کیس ہے۔

شعر

”اپنا معارست میں کہ گھر دل کو بردار کرے۔ ویرانہ تاکہ تجھ سے نئی مینا دیں

ڈال جائیں۔ خاک کے برابر ہوا اور کسی سے گردن کشی مت کر، شاید کہ ٹھوکر سے

پہی غبار بند ہو جائے۔“

اگر زندگ باقی ہے اور ہماری واپسی ہوئی تو مرمت کو خود سمجھ لیں گے اور اگر کچھ

اور غور میں آیا تو کیا ضرورت ہے کہ آیتہ کریمہ بیشک تمہارا مال اور تمہاری اولاد

تمہارے دشمن ہیں۔“ کے بموجب غازیوں کے مال کو منافع کریں

۵۶ اتحاد قول و فعل

اورنگ آباد کے انجم منصور خاں کی عرضداشت نظر سے گزری مضمون یہ تھا کہ شاہی لکھو احمد علی پورہ گیا ہے اس لئے یہ عرض کرنا ضروری سمجھا گیا کہ حکم اقدس و اعلیٰ صادر ہوتا کہ اورنگ آباد کے قلعہ کی مرمت کروائی جائے تاکہ دنیا کے فتح کرنے والے پر چھل اور آسمان ملک سر بلند جھنڈوں کے یہاں پہنچنے تک تیار ہو جائے۔

شعر

”قبر میں خاک بہر طلب بغل کٹا وہ کٹے ہوئے ہے اور خواہر بے خبری میں

عمل سرا پر رنگ و روغن کر رہا ہے۔ جلدی ہیں اس کی اس طلب بختت اور

حس میں اس کی پڑ پائل الگ اور گوشت الگ گر پڑے گا۔“

اس سزا بادل غلام سے عجب ہے کہ باوجود اس کے کہ جس دن احمد علی پہنچے تھے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ احمد علی کو چاہئے سفر کا اقامت کھدایا جائے تو پھر جب محمد

کو اختتام سفر کہہ دیا تھا تو اور ہنگامہ آدے لگا کر کیا صورت ہے۔ چند روزہ حیات گذشتہ میں میری بات میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ کے مدد سے سرائے جاو وال کو احتمال کے وقت تک اقبال و انصاف غم گدائی تفاوت نہ ہوگا۔

۵۷ روز نو، روزی نو

عنایت اللہ خاں نے عرض کیا کہ منصب داروں کی مثل جو روزانہ نظر اقدس سے گفتگو ہے غیر محدود ہے اور جاگیر کی زمین محدود ہے۔ محدود کو غیر محدود کے مساوی کی طرح کیا جاسکتا ہے؟ اس پر تحریر فرمایا:

”استغفر اللہ کا رخاؤ شاہی درگاوا الہی کا نور ہے۔“
”اتخلق حیا اللہ والرزق علی اللہ“

”مخلوق اللہ کا کبر ہے اور اس کا رزق اللہ کے ذمہ ہے“

یہ عاجز ذلیل راتب پہنچانے والا (اور ہنگامہ زب) رب میں کے وکیل سے زیادہ کچھ نہیں۔ بارگاہ الہی کے متعلق محدود اور متناہی ہونے کا اعتقاد صحت مند نہیں رہتا ہی ہے۔ ائمہ شیعہ ثم ائمہ شیعہ۔ پاشکستہ بول، مگر دل شکستہ نہیں! ارشد خاں کے عرض کے مطابق، قلعہ ستارہ کی فتح کے بعد اس خانی (اور ہنگامہ زب) کی قلعہ میں پانچ یا سات ہزار کے لائق جاگیر شامل ہو گئی ہے۔ اس میں سے تنخواہ دی جائے گی۔ جب کبھی بیختم کو پہنچے کہ اللہ تعالیٰ نئے دن نئی روزی عطا فرمائیں گے۔

۵۸ سرکش سر داروں کی سرکوبی

جس وقت ستارہ سے قلعہ پر لالہ طرف کو چھ فرمایا لشکریوں اور توپ خانہ کے

ملازموں کی تنخواہیں، بنگال کا خزانہ چھپنے میں دیر ہونے کے سبب چودہ ماہ کی چٹہ گئی تھی۔ ہزاری منصب پر فائز چاروں معتمدوں نے (بادشاہ سے) برسرِ راہ عرض کیا کہ لشکری ہماری بات نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ میرا قتل (افسر قبضہ) نہ کریت خاں کے خلاف ہو گا کر کریں۔ اس پر حکم فرمایا گیا کہ اندرون محل کے خزانہ عامہ سے مطالبات کا نصف ادا کر دیا جائے۔ اور باقی کیا سیکر حیدر آباد کے خزانہ سے تعلق کر دیا جائے وہاں سے وصول کریں۔ جمعدۃ الملک (وزیرِ اعظم) حیدر آباد کے دواؤں کے نام اجازت نامہ لکھیں اور وصول کیا کر زوالوں کو ساتھ نہ لیں۔

ملک سنگھ اور پتر سہوج دونوں نے جو ہزاری منصب دار تھے اسے قبول کر لیا اور میرا قتل کریت خاں کو اثناءِ راہ پانچویں سے نیچے ادا کر بارش میں بٹھادیا۔ داروغہ کا پناہ یاد علی بیگ نے خدمت اقدس میں عرض کیا۔ اسی وقت محل کے خزانہ کے داروغہ کو حکم ہوا کہ مطالبات بر تمام وکمال ادا کر دیئے جائیں۔ انہوں نے شام تک میرا قتل کو اس طرح بارش میں بٹھائے رکھا۔ رقم پہنچنے کے بعد اسے سوار کر کے گھر لائے۔

لنگے دیکھ کر چاروں ہزاری منصب داروں کو خلعت مرحمت فرمائی اور ارشاد ہوا کہ میرا قتل کی شرارت سے ہماری یہ فرت پہنچی کریت خاں کے منصب میں پانچ سو لاکھ کی کمی گئی اور جاگیر میں بھی اسی قدر تخفیف کی جائے۔

ایک ہفتہ کے بعد انہی دونوں ہزاری منصب داروں سے فرمایا کہ تم سیکاکول جاؤ اور اپنے ساتھیوں کی چھ ماہ کی بیشگی تنخواہ وصول کرو۔ اور خاص اپنے ہاتھ سے صوبہ دار ہماں شاہ خاں کے نام فرمان تحریر فرمایا کہ قسط بندی کر کے ہر روز قسط کے مطابق رقم ادا کی جائے۔ یہ خبر ایک دوسرے دونوں ایک ہزاری منصب داروں کو پہنچی جو ہمراہ تھے۔ ان کی خاطر جمع ہو گئی۔ اسی دن حکم فرمایا کہ یہ دونوں بھی ادا کر جائیں اور وہاں کی تسلیل سے اپنے ہمراہیوں کی چھ ماہ کی بیشگی تنخواہ وصول کریں اور

دہاں کے صوبہ دار معمر خاں کے نام قسط بندی کا حکم بھی بھیجا گیا۔ دس روز کے بعد حکم ہوا کہ جو دو ہزاری منھب دار پہلے گئے ہیں انہیں حیدر آباد کے قلعہ میں قید کر دیا جائے اور تمام روپیہ جو پہلے اور اب دیا گیا ہے واپس لے لیا جائے۔ اور اسی قسم کا حکم اورنگ آباد کے صوبہ دار کے نام بھی لیا کہ اگر اگلا پچھلا سب روپیہ واپس لے کر دولت آباد کے قلعہ میں قید کر دیا جائے۔

۵۹ نعمت خاں باجی

کام لگوانا پھر جعفر خاں نے عرض کیا بھی کہ میرا نعمت خاں نے جس کی غیبت طینت نے ہو کہ عادت اختیار کی ہے اس غلام کی شادی کے موقع پر چند اشعار بھی لکھ دیے پھر اس طرح کہے کہ اگرچہ شادی کا مقصد حرکت مانڑنا بنانا پانیے مگر یہاں التماسے سائیں دو ساکن حرکت کا محتاج ہے۔ اس کے علاوہ بھی ان میں دوسری قسمیں درج کی ہیں۔ کہ یہ غلام خاص وعام میں رسوا ہو گیا ہے۔ امید دار ہے کہ حضور الہی تنبیہ فرمائیں گے کہ پھر اس طرح کے مزخرفات کی جرأت نہ ہو۔ واجب جان کر عرض کیا گیا۔

لفظ واجب پر تحریر فرمایا حرام تھا۔ اور عرضی کے کاغذ پر تحریر فرمایا کہ یہ سادہ لوح غلام زاد چاہتا ہے کہ اس رسوائی میں ہم کو بھی اپنا شریک بنائے کہ جو اس کا بھی چاہتا ہے ہمارے ہائے میں کہے اور دیکھے اور دنیا میں شور کرے پہلے بھی ہمارے ہائے میں کو تابی نہیں کی۔ ہم نے اس کی تلافی انعام میں انصاف سے کی کہ آئندہ اس کا ب نہ کرے باوجود اس کے اس نے خود کوئی کمی نہ کی۔ اس کی زبان کاٹنے اور گردن اڑانے کا مقصد نہیں۔ ملنا چاہتے اور نہ مانا چاہتے دوست وہی ہے جو نہ تجھ سے چٹا ہے نہ تجھ سے جڑا ہے۔

سے کہ خدا شد ہر دگر خاں والا منزلت
باکمال عز و تملکین و وقار و زیب و زین

از سر نو مزد و وصل چید آفتشی زند
بازی چرچ و غبارش فزاید گر شنین
از مقولات عشر شد بحث داماد و عروس
اور کم و کین می گفت ای منی گفت و ای

اوسند از جبر آور او دلیل از اختیار
ای سخن ہم در میان ماندوست امر بین
گفت بہر من جہاز آورہ کاہد بکار
گفت آئے ہم پچش آورده ام ہم کتین
زال طرف شفق نباشد زلی طرف ہر خفا
شرط باشد وقت ایجاب و قبول از جانبین
گفت خان الصبر مناجات الفرج را سکن است
کثیر استعمال مشغول کند لے نور صین

گفت نزدیک است ای ہم این ہر قبیل کیست
گفت ان از جمل شفق لے عمل القرین
گفت مستقبل از مال چستہ حکم کرد
داخل و خارج شود و تیکہ باشد نصرتی
جمع گفتن شد بہا از غرار سن تمشینہ
بیش اہل دل بود مار کج گفتن فرہین

حرف بہ را ساخت مغم پر عمل آنگاہ گفت

نہو جانزد آسنا التماسے سکنین

زین صراح تدبیر صلاح غل کر یک ہزار نو و نہ بری آید لیکہ رائے کی یک حد حریف

یعنی الفت را تعمیہ کردہ است۔

سائیکین کبیر اول و ثالث و فتح نون اول یعنی مجمع شدن دو حرف ساکن باشند در علم صرف و این جا کہ یہ ست از آلت پست فاعل و فرج مکتوحہ ثانی است و ہر دو را حرکتے بنزد۔

رقعات و مضمرات نعمت خال علی لکھنؤ مطبع حسن مہاراجہ لکھنؤ ۱۲۶۱ھ

(اس قطعہ میں ۲۹ اشعار ہیں۔ قادی) ۱۹-۱۶

۶۰) چغل خور و بدگور

محمد اعظم شاہ کی فرج کے سوانح سے جو اس وقت احمد آباد میں تھانہ شاہ کن یہ اطلاع پہنچی کہ محمد بیگ نامی شخص نے جو احمدیوں کے زمرہ میں ملازم سرکار ہے چغافوری اور

لے احمدی شہنشاہ کو کبیر کے زمانہ سے فوجیوں کی ایک نئی قسم بھرتی کی گئی جو عام پیشہ ور پہلے سے مختلف ہوتے تھے۔ یہ کسی امیر یا سردار کے ماتحت نہ ہوتے تھے بلکہ براہ راست بادشاہ کے تحت تھے۔ یہ گھر بیٹھے تنخواہ پاتے اور ضرورت کے وقت طلب کئے جاتے تھے۔ غیاث لکھنات نے بھی ہے کہ شہنشاہ منصب ذات دارنہ۔ سوار و پیادہ تعمیر سرکار باخود نہ دارنہ۔ گوئیہ احمدی از طرف بادشاہ برائے اجراء ملے برامیر مقلطی شود ۱۲

یہ بھی بیان کیا جانے لگا کہ اس کام کے لئے میں نے گھر بھیجے جاتے تھے وہاں ماکر متعلق بیٹھ جاتے ایک لکڑہ کے لئے بھی نہ دیتے تھے۔ اور جو کام ہوا سو کسر منہم شے کہ چن اٹھتے تھے۔

چونکہ گھر بیٹھے تنخواہ پاتے تھے اور اکثر اوقات خال ہیں رہتے تھے اس لئے اردو عادی میں احمدی بلور کا بلی سست وغیرہ کے استعمال ہونے لگا۔ انگریزی تارکین میں انہیں "چغلیں لرون" کہا گیا ہے۔ (قادی)

غیبت کر کے (شاہ جڑا ہے) کی نہایت صاحبیت حاصل کر لی ہے۔ اور اکثر ملازموں کی ایذا پہنا کا سبب بنا ہے۔ اس پر تحریر فرمایا:

"مبادت خان سخت گزیر داروں کو بھیجے کہ اس بے شرم چغل خور کو چھ سطلت کو خراب کرنے والا ہے یا پیادہ ہمارے حضور لے کر آئیں کہ سلطانین اور ارباب دولت کے لئے سب سے زیادہ ضرر رساں برائی چغل خوروں اور بدگوروں کی مصاحبت ہے۔ فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ اس قول کے مطابق کہ نایاب کاٹا ہر زنجین اور باطن زیر بلا ہوتا ہے۔ چغل خور کا مال بھی یہی ہے کہ اس کاٹا ہر خوش آئند اور باطن ہم قاتل۔ احمد اکھنڈ۔

۶۱) غصہ خیز ہون ہے

صوبہ احمد آباد کے وقائع نگار محمد اعظم کی تحریر سے کہ جو شاہی خانہ زاد تھا یہ اطلاع موصول ہوئی کہ محمد امین خاں ناظم صوبہ نے سستی شراب کی حالت میں عدالت منعقد کیا۔ اس پر تحریر فرمایا کہ:

"سبحان اللہ! لہذا بہتان عظیم کہ محمد امین خاں کے وکیل نے (جو دربار شاہی میں حاضر تھا) یہ کیفیت اپنے شوکیں (محمد امین خاں) کو لکھ بھیجی۔ ناظم مذکور نے برسر عدالت حکم دیا کہ وقائع نگار (محمد اعظم) کی دائرہ میں نوچ کر جو امیں الزامی جاسے۔ یہ حقیقت بھی شہنشاہ کے گوش گزار ہوئی۔ تحریر فرمایا کہ:

"جناب علی مرتضیٰ کا کام ہے کہ غصہ ایک طرف کا تہن ہے اور خنہ میں کی قیازن نہیں رہتا۔ خفاں مذکور کے مزاج میں نہایت شدی ہے۔ لیکن اس مقدمہ میں جو معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ وقائع نگار نے تمت لگائی تھی۔ اس کی کیا طاقت ہے کہ خفاں مذکور کے منہ سے شراب کی بڑ اس تک پہنچے۔ بہر حال سزا سزائے کا تعلق ہم سے ہے۔ ناظم کا سزا دینا

ہے جتنا۔ دوش گود قائل تھاکر سزا ملا نہ سب کے برطرفی اور ناظم کی سزا ہر سال دوش چٹن پر خلعت کی مخالفت ۱۱

۶۲) احتساب و سزا

یا علی بیگ داروغہ سوانج نے عرضداشت پہنچائی کہ بزرگ امید خاں نے صوبہ بہار کے سوانج تھاکر عبدالرحیم کو مجلس میں خیف کیا اور بے حسرتی کے ساتھ نکلوا دیا۔ اگرچہ (سزا) متاب نہ ہوا تو دوسرے سوانج تھاکر اعلیٰ حقائق کے لکھنے سے دستبردار ہو جائیں گے۔ صوبہ داروں کے ذکر بن جائیں گے۔ اگر جناب اقدس اسپرعل فرماتے ہیں کہ نزلہ و زحمت پر گرتے تو ضلعوں کے لئے اطاعت کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

اس پر تحریر فرمایا کہ "یہ بیچارہ (دارنگ زب) خود ضعیف ہے اور ہر خود و بزرگ کو ضعیف سمجھتا ہے۔ ہوا نقوی ذات پاک الہی کی محنت ہے۔ لیکن چھوٹوں کو بڑوں پر ہرگز تسلط نہ کرنا چاہیے۔ سوانج تھاکر سزا منصب سے موقوف اور خدمت سے برطرف ہے اور صوبہ دار کی سزا اس کے منصب میں پانچ صدک کی اور اسی قدر جاگیر میں کی ہے۔

۶۳) پابندی ضوابط

روح اللہ دوم جس کا اصل نام حسین تھا کمال تقرب اور اعتبار (شاہی) کی وجہ سے بخشی گری تان اور خان سال کے عدول پر فائز تھا۔ (بوجود یہ) اسکا منصب) سرپڑاری تھا۔ اپنی باری پر خواص میں پیش ہوتا لیکن عدالت کے کمرہ کے آخر میں کھڑا ہوتا تھا۔ (اس نے) حمید الملک اسد خاں کی معرفت (دشمن شاہ سے) عرض کیا کہ میرا منصب سرپڑاری ہے اور فیض اللہ خاں سرپڑاری کا منصب ہفت صدی ہے جو نائب داروغہ بھی ہے۔ اگر سرپڑاری اور نائب داروغہ میں بنا دیا جائوں تو دشمن شاہ کی غلام لوازی کے

فضل و کرم سے بعید نہ ہوں گا۔

حکم ہوا کہ تین دو مضمون پر فائز ہے ان سے تغیر کے بعد ہفت صدی منصب میں کیا معنا تھا ہے۔ سرپڑاری بن جائے۔ بعد میں اسد خاں نے عرض کیا کہ پھر کھڑا کی جگہ ہو؟ حکم ہوا کہ اس کے اوپر تو کوئی جگہ ہے نہیں۔ سوائے اس کے کہ میرے سر پر کھڑا ہو جائے۔ اس کے بعد اشارت فرمایا کہ ایک ضابطہ میں ضل ڈالنے سے تمام ضابطوں میں ضل واقع ہو جائے۔ باوجودیکہ ہم نے کسی ایک ضابطہ میں ضل نہیں آنے دیا۔ لوگوں کو اتنی جرأت ہو گئی ہے کہ وہ ضابطہ میں ضل پیدا کرنے کی انتہا س کرتے ہیں۔ اگر یہ راستہ کھل جائے تو ضل پیدا ہو جائے گا۔

۶۴) اہل کاروں کی نگرانی

صوبہ بنگال کے سوانج سے معلوم ہوا کہ دہاں کا صوبہ دار ابراہیم خاں غرور اور گھمنڈ کی وجہ سے چارپائی کے اوپر بیٹھ کر دربار کرتا ہے اور قاضی اور دوسرے ارباب خیریت اہانت کے ساتھ نیچے بیٹھے رہتے ہیں۔ اس کا فخر پر تحریر فرمایا کہ "مدار اللہام حمید الملک ناظم مذکور کے نام حسب الحکم مقدس علی تحریر کریں کہ اگر کسی مرض کی وجہ سے زمین پر نہیں بیٹھ سکتا تو صحت بحال ہونے تک معذور کیا جائے۔ اپنے پیچھل کو تاکید کرے کہ جلد عاجز ہو کر۔ اور سوانج تھاکر چٹن اپنے منصب سے بڑھ گیا ہے اس نے سوانج تھاکر کے لائق نہیں رہا۔ (ترقی کے طور پر اسکو) ایک صدی سواروں کا اضافہ دیا جائے۔ اور ابراہیم خاں کو کھانا جانے کے اپنے صوبہ کے قلعہ کی فوج داری اسکو دے۔ تاکہ وہ بھی (اپنے متعلق دوسرے) ارباب تحریر کی سوانج تھاکر کا مزہ چکے اور یا علی بیگ کسی دوسرے سوانج تھاکر کو جو کچھ داروغہ یا قاربہ تجویز کرے۔

۶۵) ضابطہ کی پابندی

احمد آباد کے سوانح سے جو اس وقت ابراہیم خاں کی صوبہ داری میں تھا اطلاعات مل کر نشانہ بن کر
پاکستان میں سوار ہو کر جامع مسجد جاتا ہے۔ اس سبب سے کٹا ہوا کھٹے بھی پائے بغیر
حضور کے حکم کے نہیں ہوتی۔ ابراہیم خاں نے (ابراہیم خاں سے) دریافت کیا کہ کیا لکھا
جائے؟ جواب میں کہا کہ جو چاہو لکھو۔

اس اطلاع نامہ پر تحریر فرمایا کہ "ابراہیم خاں مزاج داں غلام ہے۔"

اعلیٰ حضرت غلام مرتبت (دعا پھیلان) کے عہد سے امر امین داخل تھا۔ اس سے دستور کے خلاف ہرگز عمل میں نہیں آ سکتا۔ دو بار کشمیر کا صوبہ دار رہ چکا ہے اور جمع پیاں میں سوار ہوا تھا۔ جسے یہاں تبدیلی صورت کی وجہ سے ارباب تحریر شہید میں پانچویں کہتے ہیں۔ مجدد الملک دارالایم خاں کو لکھنؤ کی کام کیوں کرتے ہو کہ ارباب تحریر کے ہاتھوں سے بے سوانح شکار کی فہم کی سزا ہے کہ اگرچہ خدمت پر کمال ہے لیکن منصب میں پچاس سوار کی کمی اور اس کی نسبت سے جاگیر میں تغیر۔

۶۶) مٹھانہ دار کی خود سری

مچھلی بندر کے واقعے سے (شہنشاہ کو) معلوم ہوا کہ سیدی باقوت خاں متقا نہ دار
وہ دارا چوری نے ایک عرض چاہی اور پھر لگا کر واقعے میں داخل کر دی ہے کہ اگر گنڈاپوری
کی تصدیق گری (والی دسول کرنے کا منصب، اس غلام کے نام مقرر کر دی جائے تو
آبادی میں اور معمول شاہی میں دیکھئے تصدیقوں کی نسبت) نمایاں اضافہ فرمے گا۔
اس اطلاع نامے کے کاغذ پر تحریر فرمایا کہ سیدی باقوت خاں کی خود سہمی اور غور
میں کوہر سے معلوم ہے۔

(فائدہ: یہاں یہ واقعہ بے رحمی سے ختم ہو جاتا ہے۔ ج۔ن۔س)

عرضی کے کاغذ پر تحریر کیا کہ اگرچہ فضل ہے لیکن اسکو فضل مائل سمجھتا ہوں۔ یہ عرضی غایدہ حالت سکر (نشہ) میں کی ہوگی۔ سین ہمد سے۔ شکر شکر سین محمد سے۔ ہر دو فضل کے وزن پر ہیں۔ اس طرح کے شکر کی ششیں منظور فتن فضل کچھ مد نہیں کرتا۔

(غامرہ ۱ یہ تحریر ۶۹ کے فوراً بعد آتی ہے۔ لیکن اس سے غیر متعلق ہونے کے سبب یہاں لکھدی گئی۔ کیونکہ روح افشاں کی عرضی شکر کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ ج۔ ن۔ س۔)

۶۹ فتح اللہ خان کے جواب میں

فتح اللہ خاں کو کھسا جائے کہ اس کے کاناٹے مصلحتوں میں سے صوم ہوتے ہیں یہی
 اور اس کے محرا (حضور) کا باہت ہوئے ہیں۔ لیکن اس بافتشاں کو خدمتِ فرخ سے
 مبدل نہ کرنا چاہیے اور جہاں سے سرداروں کو ناراض کر کے بہین تاخیر نہ کرو۔

تقسیم (۶۸)

روح اللہ غالب نے مرتے وقت قاضی عبداللہ کے سامنے وصیت کی۔ اس میں ایک یہ بھی تھا کہ میں سنی ہوں اور اپنے بزرگوں کے طریقے (شعبیت) سے علیحدہ ہو گیا ہوں میری دونوں ملاکیوں کی شادیاں اہل سنت و اجماعت کے ساتھ کر دی جائیں چنانچہ قاضی نے حضور اقدس میں اس ضمنوں کی درخواست بھیج دی۔ اس پر تحریر فرمایا کہ قیامت زندگانی تو ہوتا ہے لیکن مرتے وقت تغیر کرنا تصرف ہے۔ شاید اپنے بیٹوں اور پیمانہ گان کئی رعایت سے لیا گیا ہو۔ اس قیامت سے اس وقت فائدہ ہوگا کہ اس کے بیٹے بھی اے قبول کریں۔ بہر حال اس کی وصیت کے بموجب عمل کرنا چاہیے۔ بڑی ملاک کی شادی شانزادہ مخدوم اور بھوپالی کی سیادت غالب پسر سیادت غالب مرحوم سے کر دی جائے۔

دوسرے روز سیادتِ فنا نے عرض کیا کہ غارِ زاد کو یہ قبول نہیں۔ یہ کہاں سے معلوم
ہوا کہ لوگ بھی اہل سنت و اجماعت کے مذہب پر ہے۔ اگر غور اپنے مذہب (شیعیت)
پر اس نے اصرار کیا تو کیا کیا جانے گا۔

۶۹) مذہب سے بے تعصبی

جس وقت حضرت (اورنگ زیب) روح اللہ فنا کی عیادت کو گئے تو عرض کی گئی
میں تعجب پوش آیا تو سلام کیا اور یہ شعر چڑھا

سے بچہ ناز رفتہ باشد نہ جان نیاز مند سے

کہ بوقتِ ہال پہلاں بر شِ رسیہ دہائی

ترجمہ: وہ نیاز مند کیسے تاز کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوا ہوگا کہ جس کے سر ہانے تو
اس کی جان نکلنے کے وقت پہنچ گیا ہوگا۔

حضرت نے رقتِ فرار کہا کسی حال میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایس نہیں دیا
چاہیے۔ شفا اور امید اس کے لطف سے دور نہیں لیکن چونکہ آدمی کے لئے یہ امر
(موت) ناگوار ہے۔ اس لئے جو کچھ دل میں ہو بیان کر دینا قبول کیا جانے گا۔
(روح اللہ فنا نے) ہاتھ چڑھا کہ قدموں سے ملا اور اتاس کی کہ ان قدموں کی برکت سے
زندگی میں تمام آرزوئیں برآئیں۔ اس وقت یہی عرض ہے کہ غارِ زادوں کی تلافی پر نظر

سے روح اللہ فنا قولِ خلیل اللہ فنا اور حیدر بانو کو لاکا تھا۔ ۱۰۹۵ھ سے اپنی وفات
۱۱۰۰ھ تک کچھ کے عہد پر رہا۔ ۱۰۹۵ھ میں بیجاپور کا صوبہ دار بھی مقرر ہوا۔
اس کی ایک لڑکی کی شادی برادر شاہ کے لڑکے (اورنگ زیب کے چھوٹے) شہزادہ محمد علی
سے ہوئی۔ نہایت سنت متعصب شیعہ تھا۔ (ج-۵-۱۰)

۶۸) فرمائیں۔ اپنے ساتھ تربیت میں رکھ کر جس کام کے لائق ہو اس کام پر سر فرماؤ فرمائیں اور
جو کالائق ہو اس کے باپ دادا کی تلاقی پر نظر فرمائیں۔
(اس پر) فرمایا ”ہل و جان قبول کیا۔“

پھر اس نے عرض کیا کہ دونوں لڑکیوں کے ہاں میں پہلے ناظر کی معرفت عرض
کیجیے حتیٰ کہ یہ غلامِ حلیت چپکا ہے اور مذہبِ مغنیہ میں داخل ہو گیا ہے اور اپنے
بزرگوں کے طریقے (شیعیت) سے علیحدہ اختیار کر لی ہے۔ دونوں لڑکیوں کی کثرتِ دہی
نجیب الطرفین سے تہا اہل سنت و اجماعت سے ہول مکر دیں۔ اور اب ہاں فر عرض
کرا چہول کہ قاضی محمد اکرم کو فرمادیں کہ وہ اگر اس غلام کی تجنیہ و تکفین کریں۔

حضرت نے سر نیچے جھکا کیا تبسم کیا اور فرمایا کہ واقعی فرزندوں کی محبت نے ان کو
بے اختیار کر دیا ہے۔ تمہاری عقل اور تدبیر میں کوئی فتور نہیں۔ غالب احتمال یہ ہے کہ
یہ تدبیر اس سبب سے اختیار کی ہے کہ شرف کی پاک روح کی رعایت سے ان کی کھن نظر
توجہ کر کے ہم دامن پر شفقت کریں گے۔ لیکن یہ تدبیر اس شرط کے ساتھ نافذ مند ہوگا
کہ ان میں سے ہر ایک خود ہی بات کہے۔ (دہی، ہرگز گمان نہیں ہے کہ وہ اس سنگ
تبدیلی مذہب) کو اپنے اوپر گرد کر دیں گے۔ بہر حال ہمیں ہی ہر شریعت کے مطابق
تمہاری وصیت پر عمل کرنا چاہیے۔
یہ بات فرما کر، فاتحہ پڑھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

خانِ مذکور کی وفات کے بعد اس کی وصیت کے بموجب قاضی حاضر ہو گیا۔
ایک شخص، آقا بیگ نام کو روح اللہ فنا کے معتمد نوکران میں سے تھا ایک رقعہ
خانِ مذکور کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا اور خود اس کی مہر لگی ہوئی لے کر قاضی کے پاس گیا
(جس کا حضور یہ تھا) اگر عرض و تکفین کے وقت اس عاجز کی وصیت اور حجِ اقدس
(اورنگ زیب) کے مطابق شریعتِ پناہ (قاضی) شریعتِ لائیں قس خلیل بخین کے،

کام کی نیابت آقا بیگ کے سپرد کریں۔ اس درود اللہ خاں، بیچارہ کو یہ طاقت نہیں کہ شریعت پناہ (قاضی) کی زحمت کا روادار ہو سکے۔ صرف یہ بات کہ وہ شریعت لائیں گے اس گنہگار کی نجات کا باعث ہوگی۔

اس آقا بیگ نے بظاہر آقا اور بیگ کا نام اختیار کر لیا تھا لیکن حقیقت وہ شیعہ مذہب کے کامل علماء میں سے تھا اور اس کی فضیلت جناب مقدس پر بھی نمایاں ہو چکی تھی جبکہ وہ بارہا دونوں کے موقع پر علماء و فضلاء سے سامنے بالمشافہہ بیان نہ بحث و مباحثہ کر چکا تھا۔

قاضی نے جو یہ معاملہ دیکھا تو حقیقت حال سے آگاہ ہو گیا کہ قاضی کا مطلب کرنا اور پھر نسل کو آقا بیگ پر چھوڑ دینا بعض ایک طرح کی دل دہی ہے۔ قاضی ناخوش ہوا۔ دارالافتاء کے وقائع نگار محمد غوث خاں سے کہا کہ اس وقت سامنے داخل وقائع کر کے ایک اردو کے ہاتھ فوراً حضور کو ارسال کرو تاکہ جواب آجائے۔

وقائع نگار کی اطلاع نظر اقدس سے گزرنے کے بعد تحریر فرمایا کہ زندگی کے باقی قیصر نے مرتے وقت رسوائی تک پہنچا دیا اور سارے کام کو پٹ کر دیا۔ قاضی کا ب و ہاں رہنا اعتیاد کے خلاف ہے۔ غلام موتی نے اپنی زندگی میں دہی بازی کو شعار بنالیا تھا۔ مرنے کے بعد بھی اس ناپسندیدہ شیعہ کو اختیار کر کے اعتقاد تک پہنچا دیا۔ ہمیں کسی کے مذہب سے کیا کام۔

میں نے اپنے دین پر، مومن اپنے دین پر۔ لڑکیوں کی ہنست و اچھاوت کے ساتھ شادی کا معاملہ بھی ایک طرح کا قریب تھا کہ امیر زادہ بیچارہ سادہ اس بلا میں گرفتار ہو جائے۔ عورت کی ہمت میں بے اختیار ہو کر اپنے بزرگوں کے سالاسال کی مذہب سے ہاتھ اٹھا کر مجدد الایمان شیعہ بن جائے۔

نوروز بانڈر میں شرور افشاں و من سیتا ہت اعمال۔

تبریز۔ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفس کے شر اور اپنے اعمال کی بُرائیوں سے۔

۵۰) چہار مذاہب برحق ہست

جس وقت قلعہ ستارہ محاصرہ میں تھا دشمنان کا مسلک مہینہ تھا۔ تمام آدمیوں میں سے جو قلعہ سے باہر جنگ کرنے کے لئے نکلے چار عدد مسلمان اور نو عدد ہندو گرفتار کئے وہ بارے قاضی محمد اکرم کو کمر ہوا مفتیوں کے اتفاق رائے اس مسلک کی تسبیح کرنے کے بعد بتایا جاسکے کہ دامن کے ساتھ کیا مسلک کیا جائے۔ تحقیق کرنے کے بعد عرض کیا گیا کہ کفار اگر مسلمان ہوجائیں تو انہیں ہر دیکر دیا جائے اور مسلمانوں کو تین سال تک قید رکھا جائے۔

اس مسئلہ کے کاغذ پر تحریر فرمایا کہ یہ مسئلہ مذاہب اعلیٰ حنفیہ کے مطابق ہے کسی دوسرے طریقہ کے مطابق بھی معلوم کرنا چاہیے۔ تاکہ نظم و ضبط سلطنت ہاتھ سے نہ جائے (ہمارا) مذہب سخت شیعیت نہیں ہے کہ ایک گاؤں میں ایک ہی درخت پر اچھوٹے چار مذاہب حق پر ہیں اور مال و وقت کے مطابق ہیں۔ اس سے قبل ساتھی مفتیوں میں آسانی کے لئے علماء نے تحریر یہ بھی دی ہیں اور درست قیاسات کے ہیں۔ شیعہ کے قول کا مستند نہیں یعنی چاہیے کہ جس نے سب سے پہلے قیاس کیا وہ اہلسن تھا۔ بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی آسانی کی راہ نکالنی چاہیے۔

اس تحریر کے بعد قاضی اور مفتیوں نے دوسرا مسئلہ ڈھونڈ نکالا کہ قیاس کا یہ میں لکھا ہے کہ جو ہندو اور مسلمان بطور بغاوت کے لڑیں انہیں قتل کر دینا چاہیے۔ اس پر تحریر فرمایا کہ ہم نے قبول کیا۔ البتہ انظار سے قبل قتل کیا جائے۔ جب تک

لے سارہ ۸ دسمبر ۱۹۹۹ء سے لیکر ۲۱ اپریل ۱۹۰۰ء تک محاصرہ کے بعد فرج کیا گیا لیکن محمد کاشف قاضی کے منہ پر پشیمان ۱۹۹۹ء میں غامض ہوا ۱۹۰۰ء میں انتقال ہوا۔ (ج ۱۔ ص ۱۱)

باغیوں کے سر نہ دیکھتے پائیں گے افکار نہیں کی جائے گا۔ چنانچہ محرم خاں نے سربراہ خاں کو قوال کی مدد سے غروب آفتاب کے نزدیک سر لاکر دربار میں پیش کر دیئے۔

④ عنقارا بلند ست آشیانہ

فیروز جنگ کی عرضی سے، کہ جو اسامہ پوری میں تعینات لشکر کی حفاظت پر اور برہان پور سے شاہی قیام گاہ جانے والی ٹرک کی نگرانی پر مامور تھے یہاں پہنچا کہ اس غلام کی والدہ کا مقبرہ دریائے ہسیا کے دوسرے کنارہ پر واقع ہے اس طرف کے علاقے کی آبادی اس سبب سے منور ہے کہ شاہی لشکر کو وہاں سے بہت رسد فراہم ہوتی ہے۔ لیکن یہ صورت بحیرہ اس کے ممکن نہیں کہ وہاں کے رہنے والے ہنزد پر جزیرہ معاف کر دیا جائے۔ (۱۱ سٹے) حکم جاری کیا جائے کہ رعیت لشکر خاں دجزیرے کی رعایت کی سند بھیج دے۔

اس پر تحریر فرمایا کہ میں گرا ہوں سے مدد نہیں لیتا۔ گلیغ اور مقبرہ کی آبادی کی خواہش کرنا اور قرآن مجید اور فرقان مجید کی آیت کے حکم کو جو جزیے کے باب میں ہے کہ وہ کافر مان ہیں اور اسکو معذوری سے بدلنا کمال دانائی سے اور واجب التحظیم شریعت کی اطاعت سے کہ وہ مخلص مزاحد ہیں رکھتا ہے، ہزار مرعدہ دوسرے۔ بلخا ہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک گروہ جو عیسائیوں سے بدتر ہے اور جو لوگوں کے دلوں میں دوسرے ڈوتا ہے (تساری، گولائی اور بے راہروی کا سبب بنایا ہے اور اس خفا کو بیہودہ لاپرواہی میں تمہارے دل میں ڈال دیا ہے۔ یہ تجربہ کار بڑھیا (اورنگ زیب) اس طرح کے دھوکوں میں کیسے آسکتا ہے۔

سہ برو این دایم بر سرخ دگر نہ کہ عنقارا بلند ست آشیانہ

”معاذ اور بر سرخ دگر“ دوسرے سر پر دھونے کا آشیانہ بہت بلند ہے۔
 (نظم شری)

اثر فارسی متن احکام عالم گیری

۱۹۹۳

فہرست مضامین (فارسی)

صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین
۱۳۵	۲۱	محافظہ نقضان	۱۲۷	۱	جرات شہزادہ اورنگ زیب
۱۳۵	۲۲	عرض اعظم شاہ دروہ رات	۱۲۸	۲	حفظ مراتب
۱۳۶	۲۳	خوارزمگ زیبہ پھر اعظم	۱۲۸	۳	در غور دارا شکوہ
۱۳۶	۲۴	عرضی سوہ دارا احمد آباد	۱۳۰	۴	رائے شاہ جہان در بارہ شہزادگان
۱۳۷	۲۵	یہ سلسلہ شہزادہ کام بخش	۱۳۰	۵	آن واقعہ کہ مشہور چھٹی است
۱۳۸	۲۶	یہ سلسلہ بیہ اور پخت	۱۳۲	۶	در کمال جرات
۱۳۹	۲۷	در بارہ بخش انشاء	۱۳۳	۷	یوخت جنگ اس کے لڑا
۱۳۹	۲۸	قصہ نصرت جنگ	۱۳۳	۸	دواز دو صیت
۱۵۰	۲۹	جزیہ در بارہ نصرت جنگ	۱۳۶	۹	در دقتیہ محمد اعظم بہادر شہزادہ اس کے
۱۵۱	۳۰	جنگ جہی خان و کھلی	۱۳۶	۱۰	تقدیر کردن غلبہ کرد
۱۵۱	۳۱	عقرب در دست گر قلعن	۱۳۷	۱۱	نضایح یہ بہادر شاہ
۱۵۱	۳۲	ولہ در پیش دانش	۱۳۸	۱۲	چند امور بسلسلہ حکومت
۱۵۱	۳۳	کارہی کہ باعث حاکمیت دینار سوہب	۱۳۹	۱۳	قدارہ زون شاہد بادشاہان است
۱۵۱	۳۴	شکوات حق است	۱۳۹	۱۴	محمد اعظم در جامع مسجد کابل
۱۵۲	۳۵	در بارہ قازق الدین خان	۱۴۰	۱۵	از نوشتہ باقر محمد اعظم بہادر شاہ
۱۵۳	۳۶	سزائے قلعاع العریض	۱۴۱	۱۶	از وقایع سوہ کابل عرض سید
۱۵۳	۳۷	قازق الدین خان وزیر گان ایشان	۱۴۱	۱۷	عرضی مہمد پادشاہ سوہ حکان
۱۵۳	۳۸	عرض حاکم خان	۱۴۲	۱۸	مخاصہ و تفسیری
۱۵۳	۳۹	خان جہان بہادر سوہ دارا اور	۱۴۳	۱۹	کتوب شہزادہ محمد اعظم
۱۵۳	۴۰	در بارہ چار سر ملہ خان	۱۴۳	۲۰	نام حاکم شاہ خان
۱۵۲	۴۱	امور دینار اہل سب چہ نسبت	۱۴۳	۲۱	مروئی در خود حق است
۱۵۷	۴۲	استقامت حمید الدین خان	۱۴۳	۲۲	نہ کہ در خود و یہاں
۱۵۸	۴۳	شاہ نواز خان	۱۴۳	۲۳	سزائے بد سلی

۱۵۸	۳۲- میرزا معز فطرت موسوی	۵۷	۵۷- روز نوروزی نو
۱۵۹	۳۳- اجرت بلا فتنه	۵۸	۵۸- سزای بعضی منصب داران
۱۶۰	۳۴- پهلای میر حبیب الله جان پوری	۵۹	۵۹- در باره کلام کارخان
۱۶۰	۳۵- انشا عشر- لطف	۶۰	۶۰- تمام و چه گو
۱۶۱	۳۶- تائیس باقیست دلاور زنگی هموار نیست	۶۱	۶۱- بوی شرب از دهن خانان که کور
۱۶۲	۳۷- کوچ در ایام طاعت	۶۲	۶۲- به دور سید
۱۶۳	۳۸- ضرب العبادات الهی	۶۳	۶۳- مزاج و اسباب
۱۶۳	۳۹- امیرخان و اسرارش	۶۳	۶۳- عمل بر شاهد لازم است
۱۶۵	۵۰- طبع راس فرست برسد حق	۶۴	۶۴- احکام براسه کلام
۱۶۶	۵۱- مردمان بختور و مغرب فریب نیست	۶۵	۶۵- حکم براسه صوبه داران و ایام خان
۱۶۷	۵۲- فرق میان بندیان و ایمان	۶۶	۶۶- ترقه قند دار
۱۶۸	۵۳- من معزیز الله انی قد وقع فی	۶۷	۶۷- "شکر و سکر"
۱۶۸	۵۴- صاحب حکام	۶۸	۶۸- در جواب معز فتنه خان
۱۶۹	۵۵- با خاک شیرای و گردن کنش زکس	۶۹	۶۹- تفسیر
۱۷۰	۵۶- در چند روز حیات گذشت در سخن	۷۰	۷۰- مراب نهیب کسی چه کار است
	تفاوت شده	۷۱	۷۱- چهار نهیب بر حق است
		۷۲	۷۲- عقار الله دست آشیان

احکام عالمگیری

۱- جرات شترزاده اورنگ زیب

اعلی حضرت در ایامی که در لاهور بودند در باغ شاد مار اکبر ایام جنگ لیل مشغولی داشتند- چنانچه یکبار صوب دار بنگاله چهل لیل جنگی بنصرت بسیار فرستاده بود- بادشاه بر غرق بودند و هر چهار مرشد زاده بر اسپان سوار شده قشای جنگ لیل میکردند- یک لیل از حریف خود گرفتار بطرف بادشاهزاده آمده- هر سه شاهزاده بطرف چپ و راست متوجه شدند مگر حجر اورنگ زیب که چهارده سال بودند، استقامت نموده اصلا حرکت نکردند- تا آنکه لیل گرفتار متصل ایشان شده گذشت- لیلی که در عقب آن لیل بود حریف خود را گذاشت با ایشان متوجه شد- ایشان به تیر که در دست داشتند، برو حمله نمودند- از ضرب خرطوم لیل اسپ بر زمین افتاد- ایشان جست زده باز تیر در دست گرفت متوجه او شدند که بر سر لیل زنند- درین ضمن مردم رسیدند- و بادشاه با اضطراب تمام از غرقه فرود آمده- ایشان با جنگی طرف بادشاه می آمدند- امتداد خان ناظر نزدیک آمده- باقتدار قراوت باین معنی که از خانه آصف خان جداوری ایشان بود- باواز بلند گفت- شما آهستی آید و بادشاه عجب حال دارند- با جنگی جواب دادند که اگر لیل انتهای بود من جلدی میکردم- الحال چه اضطراب است؟ بعد از آن که پیش پدر رسیدند یک لکه روپیه ثار شاهزاده کرده فرمودند- باها شکر خدا که بخیر گذشت- اگر خدا نخواست نوع دیگر میشد چه رسوای بود؟ تسلیات کرده در جواب عرض کردند که اگر نوع دیگری شد رسوای نبود- رسوای این بود که از برادران شده-

پرده پوش بادشاهان مرگ است

درین چه رسوای است؟

۲- حفظ مراتب

برای دارالشکو در اکبر آباد خانه توتیار شده - اعلیٰ حضرت را باهر سه پسر در آنجا ضیافت کرد - ازین راه که ایام گرمای بود خانه متصل دریا ساخته بودند و آئینه بای طلی از قد آدمی زیاده طرف دریا نصب کرده بودند - اعلیٰ حضرت را برای دیدن کیفیت آنجا با برادران برد - محمد اورنگزیب متصل دروازه که راه آمد شد مردم بود، نشستند - دارالشکو که این معنی را در طرف اعلیٰ حضرت اشاره چشم کرد که نشستن ایشان را باید دید - بادشاه فرمودند که بیا هر چند شما عالم و درویش صفت میدانم لیکن حفظ مراتب هم ضرور است -

گر حفظ مراتب یکی زندگی

چه لازم که در راه مردم نشستند و پانچین دست برادر خود باشند؟ ایشان عرض کردند که وجه این نشستن عرض خواهم کرد - بعد از آنکه بتخریب نماز ظهر جماعت برخاستند و از آنجا بغیر از حکم بخانه رفتند - بعد از آنکه بعرض رسید حکم شد که بدربار نیایند - چنانچه هفت ماه منع مجرای بود - بعد هفت ماه بیک صاحب رافرمودند که شما بخانه اش رفت و چه بیکم آمدن آنروز و پانچین دست نشستن معلوم نکنید - بعد رفتن بیکم صاحب و پرسیدن در جواب گفتند که آنروز که دارالشکو ضیافت کرده بودند اگر این معنی عما از برادر واقع شده بود که پسر را با سه برادر در خانه بگذرواذه نشاندید مگر برای ضروریات ضیافت آمد و شد داشتند - پس اگر دروازه را بند میگردید کار تمام بود - و اگر سوا بود در خاطر من مکرر رسیده بود که در وقتیکه ایشان اندرون باشند این خدمت را من بجا آورم - لیکن حرمت اعلیٰ حضرت مانع این حرکت شد - استغفار کرده بیرون آمدم - بعد از شنیدن هاتوقت طلبیده مورد عنایت نمودند - و ایشان به سعد الله خان فرمودند که بهر صورت مرا از حضور بیرون باید فرستاد که خواب و آرام از من رفته است - تا آنکه از لاهور بصوبه داری و دکن روانه نمودند -

۳- در غرور دارالشکو

و با بعضی بطور تخریب مانند علی مردان خان و سعد الله

خان و سید میران باره که پانچهمیناری و مقرب اعلیٰ حضرت بودند، سلوک میکرد - و حضرت عالمگیر با هر کدام رباعی خاص داشتند - چنانچه علیمردان خان را که از حضور بخضاب یار و قادار سرفرازی داشت، بلغظ ششک بیکو کرد میرواشتند - و سعد الله خان را که خطاب عصائی پیری و وزیر باندیر داشت، نزد او درس خوانده خود را شاگرد او مقرر نموده - وزیر باندیر و سرخانه صغیر و القاب میخواستند - رسید میران باره که از حضور سید السادات (مخاطب بود) خلاصه اولاد حضرت سید کائنات میخواستند - هر کدام ازین سه امیر و غیر ایشان مانند افضل خان ملا عطاء الملک که آخر از پاینه خاندانی بوزارت رسید، از کمال محبت در حفظ القاب آنچه لازم دوستی بود بعل می آوردند - اعلیٰ حضرت غله حریت رادر خاطر بسیار گران می آمد - آثار ادبار در بنبر شاه بلند اقبال معاند نموده و صورت ارتقاخ از خالص شاهزاده اورنگزیب مشاهده فرموده - بدرالشکو نصیحت از قبح افعال و اقوال او میفرمودند - چون دیدند که دارالشکو را پند فایده نمیکند گفت اند -

شعر

گفتم بخت کسی را که باقتد سیاه
به آب زحرم و کوثر سفید نتوان شد

خواستند که محمد اورنگزیب در سلوک خود با امر اقاوت کنند که آنمات از حفظ الغیب بردارند - بهر شد به سختی خاص نوشت فرستادند که با سلطان و فرزندان ایشان را باید که بلند است باشند و عالی فعلی را کار فرمایند، شنیده شد که شما هر کدام از نوکران سلوک میکنند که نهایت بختی را بخود میدارند - اگر برای عاقبت بینی است کار باو بست بهتر است - ازین پست فعلی بغیر از ذلت قائده حاصل نخواهد شد - ایشان عرضی کردند که آنچه از راه فضل و کرم در باب غلام مستقام مرقوم قلم عنایت رقم بود کالوچی من السماء نازل گردید - بهر و مرشد بر حق سلامت - تو بمن تشاء و تذل من تشاء محض بتقدیر قادر مباد خالق ارض و بلاد است - بنده بموجب حدیث صحیح که راوی آن انس ابن مالک باشد رضی الله عنه من اذل نفسه اعزه الله عمل میفایند - و انکسار قلوب را از توب و انجس میوب میبشمارد - و آنچه بششان کرامت تر بجهان صادر شده انکاری بران ندارد -

لیکن یہ یقین میدانکہ بموجب غرض و سواس الخناس الذی یوسو فی صدور الناس من
الجنۃ والناس مرقوم فرمودہ اند۔ بیت

زبان عرض ندام بغیر عذر گمانہ
پہ بخش جرم من رو سیاہ و نامہ سیاہ

۴۔ رائے شاہ جہان در بارہ شہزادگان

اعلیٰ حضرت میفرمودند کہ مارا بعضی اوقات اندیشہ می آید کہ مبین پور عدد و نیکو کاران
واقع شدہ، و مراد بخش بیکار تشریب و بستگی دارد، و محمد شجاع جز سیر چشتی صفتی ندارد،
مگر غم و شعور اور نگزیب اقتضا میکند کہ قتل این امر خلیطہ قائم شد۔ اما بحالت مسموم عظیم
در نوع انسانی اوست، تا دوست نہ کر او را و میلش بکے باشد؟

۵۔ آں واقعہ کہ مشہور بہ عشق است

مقدمہ زین آبادی یا منصوبہ شدہ کہ در ایامی کہ حضرت صوبہ دار دکن شدند و
عازم بخت نیاد گردیدند ہر گاہ بہ بر پا پور رسیدند سیف خان صوبہ دار آنجا کہ خالہ ایشان
در حبالہ او بود یعنی صالحہ بانو دختر آصف خان۔ حضرت برائے دیدن او تشریف بردند و او
دعوت کردہ بود۔ چون ازین راہ کہ خانہ خالہ بود در کنار کردن عورت محل چندان
احتیاط نکردند۔ ایشان بخیر داخل خانہ شدند۔ زین آبادی کہ نام او بیزبانی بود، در زیر
درختی استادہ بہ دست راست شاخ آن درخت گرفتہ سرود پائنتی میخواند۔ بمجہر دیدن
فی اختیار ہاتھانیا نشستند۔ بعدہ بر زمین دراز شدہ غش کردند۔ خبر نقلہ رسید۔ پاسے
برہندہ دویہہ ہبسنہ چسپانیدہ بہ قالہ و زاری در آمد۔ بعد از سہ چار گھڑی افتادہ شد۔ ہر
چندہ کہ تحقیق احوال پرداخت کہ چہ آزار بود؟ و سابق ہم گاہی این مرض شدہ بود؟ اصلاً
جواب ندادند و بہ سکوت گذرانیدند۔ مسرت ضیافت و مصمانداری برہم خورد۔ و کار بہ تمام
و سوگاری کشید۔ نصف شب بود کہ بہ تہکم آمدند و فرمودند کہ اگر آزار خود بگویم علاج
میتوانید کرد؟ خالہ چون این کلمات را شنید در کمال غوشی بہ تصدق و قربان گفت۔ علاج

چہ معنی دارد؟ جان را نثار میکنم۔ مفصل حقیقت را ظاہر کردند۔ بعد از شنیدن ہوش از
خالہ رفت و زبان او بست گردید کہ چہ جواب دہد؟ آخر فرمودند کہ عمت شما در احوال پر
اینچہ ساحت داشتید۔ ہر گاہ جواب حرف من شنیدہ بہیں چگونہ علاج خواہید کرد؟
خالہ گفت، تصدق شوم، آن بدبخت یعنی سیف خان را شمشیر اندیکہ سفاک است۔ اصلاً
از شاہ جہان بادشاہ و از شاپروہ ندارد۔ بمحض شنیدن اول اورا بعد از آن مرا خواہد
کشت۔ قایمہ گفتن زیادہ برین خواہد بود کہ من جان خود را فدا کنم۔ لیکن جان این بیکارہ
بہجہرم و بیگناہ چہا در معرض کفک شود؟ گفتند در واقع راست است۔ فکر دیگر
میکنم۔ بعد از طلوع آفتاب بخانہ آمدند۔ و اصلاً دست بطعام دراز نکردند۔ مرشد قلی
خانرا کہ تعینات و دیوان دکن بود، طلب نمودہ بظہار حریمت خاص کہ با او داشتہ مفصل
مذکور در میان آوردند۔ او عرض کرد کہ اول من کار اورا فیعل کنم بعد از آن اگر کسی مارا
بکشد مضائقہ ندارد کہ در عوض خون ما کجا بر مرشد خواہد شد۔ فرمودند کہ فی الواقع
جانشانی شما ہمیں طور میدانم۔ لیکن بہ بیہ شدن خالہ طبع راضی نیسود۔ معہذا در
شریعت اقدام بقتل صریح فقیہ شرعی را مقدور نیست۔ ٹکل کردہ الیت باید گفت۔ مرشد
قلی خان بلا تذکرہ روانہ شد و متصل بخان مذکور ظاہر کرد۔ سیف خان عرض کرد کہ کور نش
من برسانند، جواب این مخالفہ ایشان میدم۔ ہمانوقت اندرون رفتہ گفت کہ چہ مضائقہ
است؟ مرا بہ تنگم و دختر شایہناز خان کاری نیست۔ چہزبانے حرم خاص خود را بفرستند کہ
عرض بدہل شود۔ ہمانوقت خالہ را سوار کردہ فرستاد۔ ہر چندہ امتناع کرد کہ نہروم، گفت
اگر زندگی خود بخوای زود برو۔ چنانچہ لاچار شدہ آمدہ مفصل عرض کرد۔ ایشان بسیار
محتوفا شدند و فرمودند: بچی چہ باشد؟ در ہمیں پائنتی کہ آمدہ اید بر دورا ہمیں وقت ہمراہ خود
ہرید کہ عذر ندام۔ خالہ بہ دست خواہ سرا حقیقت گفتہ فرستاد۔ سیف خان گفت الحال
تجت نمائے و پائنتی را سوار کردہ بلا توقف نزد ایشان فرستادند۔

۶۔ در کمال جرأت

در وقت بر آمدن از بخت نیاد بہ مقابلہ دارالشکوہ کہ از شر بر آمدہ در ہرسل دو کردی
محل سراقہ اقبال شد۔ حکم شد کہ وہ مقام در اینجا خواہد شد کہ باقی سامان خود مردم

بکنند - کسی دیگر را طاقت عرض نبود - نجابت خان که مخلص رايخ الاعتقاد و بسیار با جرات بود، عرض کرد که اینطور عرض کوچ کردن و باز اینطور مقام فرمودن باعث برأت طرف ثانی خواهد شد - بحکم نموده فرمودند که تفصیل برأت بعرض رسانند تا جواب داده شود - بعرض رسانید که مقامات ایضا که دریافت آن طرف خواهد شد فوج عمده روانه خواهد گرداناکه سدر راه ماکردند - فرمودند همین صحن مصلحت است - اگر بجملگی برویم با تمام فوج مقابل خواهد شد - در توقف ایضا مقابل با فوج اول خواهد شد - گفت دادن فوج اول از شکست دادن تمام فوج آسانتر است و در حاتی که خود برأت آیدن کند و از آب نریده بگذرد حالت ایستوخ خواهد شد -

شعر

آنگس که زما من و وطن دور شود
بچاره و مستند و مجبور شود
در آب بنزد صید مائی گردد
در خاک دنگ طعنه مور شود

این توقف برای همین است دفع الوقت نیست، بلکه برای مصلحت دیگر است - آن قایده که گفته شد لازم این توقف است - مصلحت دیگر آنست که حالت مردم همراه از ضعیف الحال و عرق الحال معلوم گردد - کسی که با وجود رفاه حال توقف کند نیرودن اوار همین جا وائی است که آینده این حالت باعث تصور تمام خواهد بود، و بعضی از امرا که گمان نفاق است در صورت استقبال که آنها سایل و امانال نماید - فاصله بعد خواهد شد مدارک متعذر خواهد بود - لا علاج بتقابل باید گذراند یا مراجعت نموده علاج آنها کرده شود - چون نجابت خان شنید قدحوس کرده بعرض رسانید که انده اعلم حیث بجمل رسالت - مصداق این مقال کرامت خصال این بود که در کوچ اول میرزا شاه نواز خان که از متعینان دکن بود همراه نیامده و در کوچ ثانی عرض کرد که بشاهزاده نوکری اعلی حضرت لا علائم که فقیر شده همین جا بمانم مرا با دارا شکوه ربلی نیست - یک دختر در خانه ثنائست و یک دختر در خانه مراد بخش است - با دارا شکوه شبی که رعایت آن ضرور بود نیست و بر حضرت خوب معلوم

است که از من در پنج جنگ و در پنج مقام کی و کوتاهی نشده که حمل بر همین و بد دلی شود - فرمودند در واقع حق نمک خواری از نجا پیدا نیست - اما در مقامات است - چند روز شمارا به پیغم - وقت کوچ رخصت خواهم کرد - و چه لازم است که فقیر شوم؟ بعرض رسانید که اینصورت بم خلاف بندگی است - خانه زاد نوازی کار اعلی حضرت است - بعد از آن آزار اسما را دشمنان دادند - امرا که برای عیادت می آمدند حکم شد یک یک تماشا بیاورد - خدمه را بگذرانند - چنانچه روز دوم که میرزا شاه نواز خان آمدند شیخ میراثیان را بلا توقف و بجزیره کرده دست و گردن بست بعضی و زنجیر بالای حوضه لعل نشانید - همانوقت حکم کوچ شد - بعد از رسیدن به برهاندر محبوس نمودند - بعد از فتح دارا شکوه بسطارش زیب التماسیم که سه روز ترک طعام نموده بودند که تا ثانی من خلاص خواهد شد طعام نخواهم خورد - بغضه و غضب حکم خلاص شد و صوبه واری احمد آباد مقرر نمودند که بعد از آمدن مراد بخش احمد آباد از صوبه دار خالی بود - لیکن میفرمودند که خاطر من جمع نیست - لا علاج حکم شده - خوب آینده فمیده خواهد شد - ازین رو که سید است حکم بقتل مشکل - والا مثل مشهور است که سر بریده غنی نماید - آخر آنچه فرموده بودند بطحور رسید که بعد از گرمیستن دارا شکوه در جنگ الجیر رفیق او شد و در عین جنگ کشته گردید -

۷- بوقت جنگ او ائے نماز

در شبی که فرادی آن با شجاع جنگ مقرب بود قریب دویم پهر شب گذشته بود که بعرض رسید که راجه حسونت سنگه با فوج خود که چهارده هزار سوار و پیاده بود و محافظت فوج بر اول تعلق با و داشت قرار داده که بطبیاع ملق شود - در اثنا راه بر مردم و دواب اردوی مقلی دست اندازی سخت نموده - چنانچه سر رشته لشکر برهم خورده و آشوب تمام در مردم بهمر سیده اکثر فوج آن متخول رفاقت نموده راه او دپیش گرفتند - حضرت در اوراد نماز تبه بودند - بعد از شنیدن اشاره بدست کردند که اگر رفت رفته باشد، و جوابی دیگر فرمودند - بعد از فراغ از اوراد میر جملة را طلب نموده فرمودند که اینصورت بم از فضل الهی شد که اگر این نفاق اندیش در عین جنگ این کار نمیکرد مدارک مشکل بود - بعده

تکم نقاره و سواری شد، و خود بدولت سوار شده باقی شب را نماند طور سواری نعل گذرانیدند. بعد از طلوع صبح معلوم شد که فوج شیاع از طرف دست چپ جنگ تپقان کرده در آمده. جمعی که اجل آنها رسیده بودند کشته شدند. بیلیسمان نعل سواری خاص فرمودند که بهر صورت نعل مارا ابقیل شیاع برسان. درین وقت مرشد قلیخان که مشیر و مقرب بود، بعرض رسانیدند که امینطور جرأت خلاف طور پادشاهان است. فرمودند ما، بیلیسمان پادشاه تشنه ایم. مردم بعد از منظور برآتش پادشاهان میشوند. بعد از پادشاهی تم اگر در جرأت تفاوت شود آن سلطنت نمی ماند. شعر

عروس ملک کسی در بشل بگیرد تنگ
که بوسه بر لب ششیر آیدار دهن (۵)

۸- دوازده وصیت

الحمد لله والصلاة علی عبادہ الذین اصطفی ورضا
چند وصیت دارد.

اول اینکه - این عاصی فرق معاصی را تلخیص و تفریش تربت مطهره مقدسه حسنین علیه السلام نماید که مفرقان بحار عیسان را بغیر از اینجا بکن درگاه رحمت و غفران پناه نیست، و مصالح این سعادت عظمی نزد فرزند ارجمند پادشاهزاده عالیجاه است، بگیرند دوم اینکه - چهار روپیه و دو آنه از ده گاهه دوزی نزد آیه بیگه بخلدار است، بگیرند و صرف کنن این پنجاه نماند. و سبب صد و پنجاه پیچ از ده کسایت قران در صرف خاص است روز وفات بفقرا دهند. ازین راه که زر کسایت قران نزد فرقه شیعه شبه حرمت دارد، بکشن و ملاتحتاج آن صرف نکنند. سوم اینکه - باقی ملاتحتاج از وکیل پادشاهزاده عالیجاه بگیرند که وارث قریب در اولاد

(۵) همین در نسط ۸- در نسط

عروس ملک کسی در کنار بگیرد چست
لب ششیر آیدار دهن

ایشانند، و حلیت و حرمت بر ذمه ایشان است، برین پنجاه باز پرس نیست که مرده بدست زنده.

چهارم اینکه - این سرگشته وادی گمراهی را سر بر بند دفن کنند که هر گنه گار چه روزگار را که سر بر بند نزد پادشاه عظیم الشان بهرند البت کل ترحم خواهد گردید.

پنجم اینکه - بر بالای صندوق تابوت پارچه سفید گنده که گزی گویند، پوشش نمایند، و از شامیان و بدعت مغنیان و مولودی احتراز کنند.

ششم اینکه - بروای ملک واجب باد که باخان زادان بی سرو پا که همراه این عاصی دور از حیا در دشت و صحرا گشته اند، عذرات نمایند. و اگر بتدریج تقصیر از ایضا واقع شود بعضو بخیل و صغ جزیل مکافات فرمایند.

هفتم اینکه - بهر از ایرانی برای متصدی گری دیگری نیست، و در جنگ هم از عهد حضرت جنت آشیانی تا حال اصدی ازین فرق از معرکه روگردان نه شده و پاک استقامت ایضا تلف نموده. معتمد اگاهی خود سری و حرام نمکی نموده اند. لیکن چنان بسیار عزت طلب اند باضا ساقین بسیار مشکل. بهر حال باید ساست و کبکوار مرز باید کرد.

هشتم اینکه - فرق تورانی سپای مقرری اند. برای تاخت و تاراج و شجون و بندی کردن خوب اند. از درگشتن در میان جنگ که ترجمه تیر باز نشی است، و سواس و هراس و ثبات ندارند. و از چهل مرکب هندوستان زایان که سرود لیکن جانرود، بعد مرحد دور اند. بهر صورت اینشما را محل رعایت باید داشت که اکثر جاها این مردم بکاری آیند که دجری بکاری آید.

نهم اینکه - باسادات لازم السعادات باره بموجب آیه و آت ذی القربا حق عمل باید نمود. در احترام و رعایت فرو گذاشت نباید کرد. ازین راه که بموجب (آیه) کریمه قل لا ائتنکم علیه ابرار الا الموده فی القربی محبت این جماعه اجر نبوت است. هرگز مقصر نباید بود که مشرخر دنیا و آخرت است. لیکن باسادات باید به کمال احتیاط باید نمود. در محبت باطنی قصور نباید کرد، و بحسب ظاهر مرتبه ایضا باید افزود که شریک

غالب ملک طالب ملک اند۔ اگر اندک استرغائی عثمان (a) شود عداوت خواهد شد۔

دوم اینکه - نامقدور والی ملک خود را از حرکت محال ندارد، و از نشستن در یک مکان که در ظاهر صورت آرام در واقع بخیل بزار مصیبت و آلام است، محضرت باشد۔
یازدهم اینکه - برپیران هرگز اعتماد نکند و طور مصاحبت در زندگی ننماید که اگر اعلیٰ حضرت با دارالشکوہ این سلوک نمیکند کار با اینجا نمیرسید و کلمتہ الملک عقیدہ بیش مد نظر بایه داشت۔

دوازدهم اینکه - عمده رکن السلطنت اطلاع اخبار ملکی است و غفلت یک لحظه باعث عداوت سالهای دراز میگردد که مقدمه گر بختن سیوای مقصور از غفلت شد و تا آخر عمر همان سرگردانی باقی بود۔ مبارک اشعرا اهتمام بر دوازده وصیت کرده شده۔

شعر

اگر در یافتی بر دانشت بوس
و مگر غافل شدی افسوس افسوس

۹۔ در وقتیکہ محمد معظم بمادر شاه را برای قید کردن طلب کرد

وز وقتیکہ محمد معظم بمادر شاه را برای قید کردن طلب کردند در تعلق خانه آمد حاضر شدند۔ بخداور خان دوازده خوشبوی خانه را حشم شد که هر عطر که بیا خواست باشد بیاریه۔
بمادر شاه عرض کردند که غلام را چه طاقت که خود اختیار کند؟ هر چه تفضل شود همان بستر خواهد بود۔ ارشاد شد که این فرمودن ہم از راه تفضل است۔ بمادر شاه یہ بخداور خان گفتند کہ غیر از عطر فقط ہر عطر کہ باشد خوب است۔ فرمودند کہ بلی ماہم احتیاج نہیں امر کرده شمارا باین مکان تعیند وادیوم۔ بعد از آنکہ عطر آمد حکم شد سلاح از خود جدا کرده نزدیک آنیکہ کہ عطر بدست مبارک مالیده شود۔ بعد مالیدن عطر کہ ایشان بنابر تسلیات رفتند، خود بدولت برخاستند و مبحرم خان حکم شد کہ باطلاق حمید الدین خاں سلاح کہ

از ہر چار پیر ایشان بگیرند و بر ش را بشمازند۔ چنانچہ اول کہ نزدیک محمد معزالدین آمدند او دست بلقبضہ شمشیر گذاشت۔ بمادر شاه بغضب آمدہ گفتند کہ ای بدبخت باقبلہ و کعبہ خود خلاف کعبی میکنی؟ چنانچہ بدست خود سلاح از پیر گرفتہ حوالہ محرم خان کردند۔ پیران دیگر باندر سلاح واکرودہ دادند۔ و وقتیکہ بصحبت خبر رسید فرمودند کہ تعلق خانہ بجائی چاہ یوسف شدہ است بجاہ یوسف خواہر رسید۔

۱۰۔ انصالح بہ بمادر شاه

رویکہ بمادر شاه را از قید خلاص نمودند در حضور خود نشاندہ فرمودند۔ ازین راہ کہ محل من پوری از شما رضی بود البتہ سلطنت نصیب شما خواهد شد۔ رضامندی اعلیٰ حضرت مارا در کار نبود کہ ایشان حتمین در کار خود بودند و او بمصاحبت بنود و توگیان بی ایمان شدہ بود۔ محض اعانت دین سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سبب نصیحت باشد۔ چند نصیحت بشما کرده میشود، باید کہ در خاطر خود داشتہ باشید۔ اگرچہ یقین میدانم کہ عمل کردن بر آن از طبع شما دور است، لیکن از شفقت پدری و محبت و اطاعت کہ شما بپا آوردید گفتہ میشود۔ اول اینکه بادشاہ باید کہ وسط میان لطف و قہر، ہر کدام کہ از دیگری بیشتر باشد موجب انکسار سلطنت میشود کہ در لطف زیادہ مردم جرأت پیدا میکنند۔ و در قہر افزون طایع را انور بیم میرسد۔ چنانچہ ہم این تخیف سلطان الف بیک باوجود فضل و کمال بتشکیک دماء جرأت داشتند کہ ہر جریمہ سہل حکم قتل میسر نمودند۔ پیر ایشان عبداللطیف ایشان را محسوس نمودہ بقلعہ شامندہ فرستادند۔ در اثباتی راہ از محسوس پرسیدند کہ بر ہم خودگی سلطنت مارا از چاہ راستی؟ گفت از راہ تسکین دماء کہ مردم از شما خضر پیدا کردند۔ آنچه چہ امید ہمایوں بادشاہ کرد مسالہ بپا و عنود سستی در کار با کہ باوجودیکہ بر آتاکہ شیرخان در صوبہ بنگالہ نمیکرد مکرر بعرض رسید متغزل میسر نمودند و پدرش را کہ حسن سو بود سرزنش نمودند کہ حرکات پرخور را بی بنی و باونی فکری؟ او جواب داد کہ کار او از نوشن گذشتہ است۔ نمی دانم کہ غفلت حضرت آخر چہ خرابہ کرد۔

دیگر اینکه بادشاہ ہرگز آرام طلبی و فراغت شعاری را بر خود روا ندارد کہ بدترین

اسباب خرابی ملک و اندام دولت این شیوه نامرضیه است - همیشه نامقدور در حرکت باید بود -

شهر

بادشاه و آب را در یک مکان بودن بد است
آب میگذرد زبودن (و) ش رود کارش زودست
در سفر باشد -

شمان را حرمت و پیش و وقار
فکر آرام و تنعم میکنم بی اعتبار

دیگر آنکه در فکر تربیت نوکران باشد و هر کدام را که لایق کاری و اندبان منصوب کند و کار آنها را در روزگرمردون از عطا بگوید است - کار بزرگان بخوردان و کار خوردان بزرگان نباید فرمود که بزرگان از کار خورد نکند و خوردان را حوصله کار بزرگ نباشد - غفل تمام در اشتغال سرکار روی دهد -

۱۱- چند امور بسلسله حکومت

درو قشیم محمد معظم بهادر شاه را از قید خلاص فرمودند تفصیلات و عنایات نموده - روز رخصت ارشاد شد که اگر چه بتایر ضرورت و علائمی گوشال افعال تمام زوال شمارا داده چند سال در قید داشتیم - اما علما قوی سلطنت همین است که تخت و چاه حضرت یوسف مشروط بحسب بود - انشاء الله تعالی برای ششمین خور خواهد شد - بتایر همین امیدور زندگی خود بهندوستان بهشت نشان را خواهد شکار دیم - احکام زاپچه را که قاضی خان علاء الملک از روز ولادت تا بعد وفات نوشته بحسب تجربه تماش مطابق واقع آمده - در آن مرقوم است که بعد ازین سلطنت که قاطع عمر سناک راج و سماک اعزل است و در خلق در چه طالع واقع شده است - باید که بادشاهی بخیرگی تنگتنسی معدوم الغریبی که کلماتش به تمام و تدبیرش به تمام باشد - برای بعض اشخاص اینقدر شدائی که قریب به غرق باشد و برای برخی اینهمه خشکی که تمام زوال باشد، بعمل خواهد آورد - این همه صفات

حمیده و حالت پندیده در ذات شمار یافت میشود - اگر چه وزیری لایق که در عمل مایش آمده است و بهر ساینده ایم، متعاقب خواهیم فرستاد، لیکن چه فائده که چهار رکن سلطنت یعنی اولاد ارباب برگز آن بکاره را باحال خود نخواهند گذاشت که کاری بکنند؟ و این بود این حال بهم بادست و پای خواهد زد که فی الجمله کار بروقی خواهد بود - لیکن همان قاعده علم طب است که نماده از اهل بدن نازل نشود بر چند در اسفل بدن قوت باشد، بالاخره کار بیضعف و اضمحلال بل بلساد و زوال میکشد - درین مقام هم همین صورت است - هر چند که از صحرا گردی و با منون نور دنی ما خانه زادان فراغت شعار از مادر و پدر بیزار آرزوی فانی حیات مستعار مادرند - لیکن بعد از مازنی تمیز پیدا و شناسائی این فرزند نامقدور دان چیزی که برای ما آرزو دارند از خدا برای خود طلب خواهند نمود - بهر حال بموجب محبت پدری گفت میشود که آنقدر شور مباحث که از دین بر نماند - و آنقدر شمرین هم مباحث که فرو برند - اما این نصیحت بهر غیر مقام بود که شوری اصلا در آن فرزند نیست حق برادر عزیز است، و حصه بینگی نصیحت آن فرزند وافر تمیز - حق بکانه هر دو برادر را در کمال اعتدال داراد - آئین یارب العالمین -

۱۲- نقاره زدن ضابطه بادشاهان است

از واقع کابل بعرض رسید که بادشاهزاده محمد معظم در وقت عدالت امر نموده که چهار غیل بزنند -

شرح و حقه خاص عمده الملک بهادر امام حسب اهلکم نویسد که بجائی چهار غیل چهار دبل بزنند - (d) در عدالت نقاره زدن ضابطه بادشاهان است - اگر خدا خواهند واد خواهند شد - اضطراب چرا؟

۱۳- محمد معظم در جامع مسجد کابل

از نوشته بهر کاره صوبه کابل بعرض رسید که بادشاهزاده محمد معظم بهادر شاه در مسجد جامع

(d) در نوشته که غرض از غیل ضامن نقاره زدن عدالت بادشاهی است -

قالت کشیده نماز بایستی بجا آورند - بر فرد عرضی دستخط شد که در واقع از ترس و بجهنم که خلقی آنفرزند است، استعقدم بعید نیست - با وجود این بجهنم از مایم اندکی خوف باید داشت - امری که مخصوص سلطنت باشد، چگونه اقدام بان توان کرد؟ اعلی حضرت غفران مرتبت در کار پیران مسالمة نمودند تا کار بجای رسیده که دستخط حاشیه - ناظر از خدمت تغیر و صدی کم (که) اصلا و مطلق چیزی از - مستقدم عوشت - محرم خان ناظر دیگر تجویز نماید - جایگزین واقع نگار و سوانح نگار با تمام تغیر نماید - کسی منصب از آن نشد که آئنده بکار خواهد آمد - هرگاه باز دود حقیقت کرده حقیقت را بنویسد - اگر واقعی است از صوبه داری تغیر کرده بخشور باید طلبید -

۱۳ - از نوشته ناظر محمد معظم بمادر شاه

از نوشته ناظر محمد معظم بمادر شاه بعرض رسیده که در وقت بر آمدن از چکله سربند در گوش واروند فیلسافه چیزی باطنی فرمودند که غلام آگاه نشد - چهار کرده از منزل بر آمده بود که میان دو لیل مست جنگ واقع شد - خود با مردم سپاه و بایر ایتاده شده ملاحظه جنگ نمودند - بعده فیلبانان بر دو فیلبان ایدار کرده روانه شدند - لیکن درین جنگ به هیچکدام از بر دو لیل باعث تعدیل و پایمانی خلقت نشد -

فرد به خط رسیده که - عرض اول از ترس جان بود که اخفا مقدور نبود - وثانی که از هر دو فیلب ضرری بجای نرسید شامت طبع که انگی وایم میگرداند لظهور رسیده - میر بخشی دوصدی تاخر کم کند و جایگزین بقدر کسی منصب تغیر نماید - و عمدة الملک مدارا لمهام در عوض فرمان حسب اھم بپایان نماند بنویسد که جنگ فیلب مخصوص بادشاهان است - باین آرزو بای لااطائل بمیاصل بادشاهی زود نخواهد رسید - هرگاه وقت آید و در نصیب باشد خواهد شد - آدمی را بیک چیز خراب میکند طلب بیش از قسمت و پیش از وقت است - مارا چه احتیرو خود را کهر باید ساخت؟

۱۵ - از وقائع صوبه کابل عرض رسیده

از واقع صوبه کابل بعرض رسیده که محمد معظم بمادر شاه روز دیوان جایکه می نشینند زیر منند چو تیره که در زیر زمین بقدر یک گز ارتفاع دارد، درست کرده بر آن نشست دیوان میکنند - فرد به خط رسیده که

شعر

بوس کار بر نمی آید
در همه کار لطف حق باید
نگی بر جای بزرگان نتوان زد بگذاخت
مگر اسباب بزرگی همه آماده کنی

عجب که قید چند ساله دماغ پندار آن آماده کبر و حق را باصلاح نیارود - دو گر زوار شده رفت از سردیوان بر خیزانند و چو تیره را بشکنند - اگر در وقتی رسند که ایشان بر دیوان نباشند، مبر کنند تا دیوان نمایند و موجب حکم بعمل آرند - جزاء بما کانوا یعملون - اعلی حضرت فردوس مرتبت آنقدر تسلل و قاتل پسران کردند که رئیس مروس که لمعکوس گردید -

۱۶ - عرض حمید بانواز صوبه ملتان

حمید بانو مھلدار محل محمد معظم بمادر شاه از صوبه ملتان عرضی کرده بود که اکثر اوقات در وقت شب در غلوت خاص که امت المحیب تحریف میبردند، قلدان با بیاض همراه ست - از راه ادب مشایط نیست که مھلدار با نیایب اودر آن وقت حاضر باشد - در وقت رخصت به این بر کنیز باشند (فرمودند و) داخل احکام دیگر هم (نمودند) که هرگاه قلدان را طلب کنند در آن مکان این بر کنیز یا شرف التماس با این ضعیف حاضر باشد - حقیقت اینست - در بین باب هر چه حکم شود؟ بهر خطا رسیده که اگر از راه ادب غلوت خاص نتوان رفت منع قلدان را چه ادبست؟ بهر حال آید اصلا و مطلقا قلدان را در اندرون نباید گذاشت - و بناظر حکم رفت که در بیرون هرگاه ضرور باشد قلدان را حاضر کند که بقدر دستخط ضروری در پیش ایشان باشد - بعد از آن ناظر سر بر سر خود نگذاشت - و بفرزند مجبول

الحال ناظر گوید که جس چند ساله باعث آگاهی نشد که اقدام باین جزا متما می شود - الحال بم چیزی نرفت - دوری مانع حبیبه نیست

این گوی و این میدان
ای نادم هیچ مان

۱- محاصره قلعه برلی

قلعه برلی چهار ماه محاصره بود - بعد از آن برسات نزدیک رسید - در آنجا چنان مقرر بود که هرگز باران بغیر از تهرگ نمی شد - بنابر آن در لشکر تشویش عظیم بهمرسید - شیخ سعدالله خان معرفت حرم خان عرض کرد که در یک روز صلح می شود اگر بادشاهزاده عالیجاه ناخوش نشود - حکم شد امروز بمبرکت فرادینواب داده خواهد شد - آخر روز معلوم شد که بادشاهزاده تکلیف ملاطیقات در باب مصالحه دارند و شیخ مذکور بمحض اخراج قلعه دار بمردم بغیر از مال صلح مقرر کرده ست - فرمودند کار پخته کند که بمجرد حکم باید که بیرون بلا فاصله بر قلعه ایستاده شود - چنانچه موافق حکم کار پخته شد - فرادر عدالت اول روز به شاه عالیجاه فرمودند که ما را خاطر داشت شما ضرور است و اگر نه صلح چندان صعوبت ندارد - از دیگری هم صورت میگیرد - بعرض رسانیدند که غلام در هر چه کار و الا خود رقیب است - فرمودند باز آزرده خواهد شد - عرض کردند غلامان را چه طاقت که از بیخ و مرشد خود آزرده شوند؟ باز عرض کردند که آن شخص واسطه صلح کیست؟ فرمودند شیخ سعدالله - عرض کردند که الهیت حکم شود - چنانچه شیخ سعدالله حاضر نبود - بمحرم خان فرمودند که بشیخ مذکور حکم برساند که بزودی بیرون بر قلعه تقیم کند - بفاصله دو گری بیرون بر قلعه تقیم شد و نوبت فتح نواختند - اعظم شاه در کمال بیدماغی و تدبیری عرض کردند که باید که ما غلامان خود را بیزیر هلاک کنیم که این پانچما مصحاب شدند - بادشاه فرمودند که فی الواقع از ما پانچی پرستی شد - برود پانچی را از لشکر اخراج می کنم - شیخ سعدالله به بنگاه برود و شمار صوبه احمد آباد مقرر کردیم - حکم شد که سیادت خان داروغه گزر برادران بانه گزر واران بمراه رفتن سه روی لشکر دو سانچانو فرود آورد و بدیره رفتن نهد - و خود پرده عدالت

انداخته برخاستند - اعظم شاه حیران و حیر شده توسل بعبد الملک اسد خان نمود - او عرض کرد که در روز مصلحت شود تا آنکه باران بایستد - حکم شد که نوکران را بچه بار که در مقدمه فرزندان عرض کنند؟ اسد خان از عرض خود نادم گردید - بمحال (g) بمراه داروغه گزر واران رفت بادشاهزاده بدیره سانچانو منزل نمودند - و از آنجا عرضی کردند که موم بخت موم جامنا بچم نمیرسد - حکم شد از سرکار والا یتیم داده بگیرند - باز عرضی کردند که در طلب نقدی غلام وضع شود - دختلا (h) که بیخ عاقل نقد به نیبه نمی گذارد - تا رسیدن وقت نقدی که زنده و که مرده؟ زر نقد باید داد و باید گرفت - چنانچه بموجب حکم عمل نمودند - نیکهزار دو صد روپیه فرستاده موم گرفتند -

۱۸- مکتوب شتراره محمد اعظم بنام عنایت الله خان

بادشاهزاده محمد اعظم شاه بعنایت الله خان نشان نوشته که مطلب و مطلوب نشان باید بعرض اقدس برسد - سید لعل منصب سر پستی دارد و در جایگزین غلام که در مند سور است اقدام بشرب حره اوقار بدست بینماید - حکم شود که جایگزین نامبرده تغییر کرده بایان غلام و بهند تارفع مقدمه گردد -

شرح دختلا آنکه کاریکه تعلق بمحبت دارد بخود گرفتن و اتناسا تغییر جایگزین نمودن تعریف تازه و بازو است - جایگزین پستی تغییر نمودن محال است - چه جایی سر پستی؟ جایگزین کسی بگشت کسی تغییر نمی شود - در نوکری آن بابا با سید لعل مساوی و در سیادت طرف ثانی بزار مرطه زاده - صدر الصدور بمحبت آنبانویسد که بتحقیق و سیرت و سیرت مفصل معروض دارد - الحمد لله که بطور اعلی حضرت اولاد را مسلط ننموده ام که بخدمت کشم -

(g) A. N. - بمراه گزر واران بادشاهزاده بدیره منزل نمودند -

(h) A. N. - که این فیض بود - این یتیم است - بافتی نوشته ایم تا رسیدن وقت نقدی که زنده و که مرده؟ الحال از خانه خود باید داد و باید گرفت -

۱۹- مردی در خود شکنی است نه که در تصور و بیباکی

از دواچ فوج محمد اعظم شاه بعرض رسید که بی ملاحظه برای دین قلعه پرانه بطرف
مورچال میروند- هر چند ناظر و مملدار منع میکنند بگفته آنها ممنوع نمیکردند- و همین
طور از نوشته ناظر و مملدار هم بعرض رسید- و سخنة شب از آن فرزند که صحبت با پانچ اثر
نکرده- از احتیاط و دور بینی هزار مرحله دور افتاده- الحرم سوء الفطن ناظر نیارود- و از
آیه ولا تغلقوا بابه کما فی التقلک سوره نیافت- شعر

مریکه زیرک است درین بوستان سرا
کلی را خیال چنگل شباهت میکند
خون میچکد ز زخم نمایان زنده اش
سبکی که بی ملاحظه پرواز میکند
از صحبت یکان نشود طبعیت بد نیک
بادام همان تلخ بدون با شکر آید

مردی در تصور و بیباکی نیست بلکه در خود شکنی است-

کمال مردی و مرداگی است خود شکنی
بپوش دست کسی را که این کمان شکند

۲۰- سزائے بدسلوکی

بهروز خان ناظر دیورجی محمد اعظم شاه بعرض رسانید که بادشاهزاده بانور التماس مملدار
بد سلوکی کرده چنانچه در باغ بادشاهی احمد آباد همراه نمی گردند- مملدار بیرون جتبی فرستاده
منع سواری نمود- چنانچه غلام آمده بغیر امر سواری بادشاهزاده را موقوف کرد- ایشان
مملدار را از مجلس بیرون کردند- و سخنة شد که متصدیان متعین و خواجہ خلیفان با فوج
خود و راجه نرود متعلق شده مانع سواری و دیوان شوند تا حکم حضور برسد- روز دوم که این خبر
به بادشاهزاده رسید عرضداشت معرفت بادشاه بنیم خواهر خود فرستاده عفو جرایم در خواست
کرده- رضاشاه بمر ناظر و مملدار فرستاده- عرض بد سخنة خاص رسید که تغییر حال را

موقوف کردیم- لیکن اگر تصور بمال هم نشود باز هم جرأت باین طور امور باقی میماند- تصور
این جریمه و نگاه هزار رویه از نقدی آن فرزند تا عاقبت بین پانچ نشین بی تمکین داخل خواهد
عالمه نمایند-

۲۱- معاوضه نقصان

از روی سوانح احمد آباد صوبه دارنی محمد اعظم شاه بعرض رسید که چنانچی والیه نامردار
نقیم در چهل کروی احمد آباد در شاهزاده سورت سوداگران را تاراج نمود- این حقیقت
بشاه عالیجاه از روی اخبار معلوم شد- فرمودند که در فوایداری امانت خان متصدی سورت
بوده- باراکادی نیست-

بر فرد سوانح و سخنة شد- پنج هزار از اصل منصب کم و بموجب اظهار تاجران در نقد از
وکیل ایشان بگیرند- اگر غیر بادشاهزاده متبوع بعد تحقیق حکم شد- برای بادشاهزاده سزا
عدم تحقیق است- زنی بادشاهزادگی که خود را کمتر از امانت خان بداند! هرگاه در حالت
حیات مادی و معنوی در اوقات ملک داشته باشد پس چرا در حیات (ما) امانت خان را شریک میراث
(نه) گردانند؟

بیت

دردی که با دوا نشد آنرا علاج نیست
آنرا که عقل نیست هیچ احتیاج نیست

۲۲- عرض اعظم شاه در عدالت

محمد اعظم شاه در عدالت برای مطلبی عرض نمیکردند- چون جواب موافق مدعا نیافتند
بیداع شده قدم پیش گذاشته اند قدر که پای ایشان بر مسند آمد- حضرت کدر شده پرده
عدالت انداخته بر خاستند حکم منع مجرا شد- کسی دیگر را طاقت شفاعت نبود- شاه سلیم الله
عرض کرد که قدم پیش گذاشتن بادشاهزاده از راه جزأت نبود بلکه از راه غفلت بود- من
عفی واصل قاجاره علی الله- در پایین آید و سخنة شد-

از ساعل نجات بحر فنا قیاد
از حد خود کسی که قدم چشتر گذاشت

۲۳- طنز اورنگ زیب به محمد اعظم

محمد اعظم شاه ازین راه که سبک حراج و بد زبان بودن جناب مقدس را بجمعه کناس
که خدمت دیوان خاص میکرد منسوب کرده بودند- این خبر بسمع مبارک رسیده بود-
روزی بعضی دیوان خاص چاروب میکرد- بطرف اعظم شاه متوجه شده فرمودند که بابا
این خاکروب چهار پیر دارد- عرض کردند که یک پیر دارد- آنهم طفل است- ارشاد شد
خلط بنگویند- من اینقدر خبر دارم که ازین یک پیر ولایت هم رفته است- از شنیدن این
سخن اعظم شاه مدعا فرموده نهایت انفعال کشیدند و پیش خود زمزمه اتسایم گد کردند که
حضرت اصلاً رعایت و حرمت والدہ صاحب من نکردند که پدر من جمعه خاکروب را قرار
دادند- فرمودند بی بابا شما اصلاً رعایت و حرمت اعلیٰ حضرت نکردند که پسر او جمعه کناس مقرر
کردند-

۲۴- عرضی صوبه دار احمد آباد

از وقایع برای محمد اعظم شاه که صوبه دار احمد آباد بودند (بعرض رسیده و ایشان هم)
عرضی نمودند که بسبب طول آزار که مدتی تب رابع بوده باشد و که زیادہ بر دوماه است که
با لکھنؤ بر طرف شده قنات بحدیست که طاقت حرف زدن نمانده- امیدوار است که
ازین صوبه طلب حضور شود که بر صورت بعد از سعادت قدحوس جان ناکان ثار سازد-
شرح دستخط حافظ حقی در همه حال لکھنجان آن ثمرۃ الغواد باد- در چنین فتابتی رخصت
حرکت و آمدن خالی از بیزودی نیست- بیت

پلاوتر از وصال شاد خيال را

شمر خدا که دیدہ ما ناپاس نیست

این بحر ضعیف و این بچاره تحیف بغیر از درد سری بعد درد جلاست لیکن حمل را شعار

شعر

در مشرب جمعی که میای رنجل اند
هر رنجل بیجائی فلک لطف بجااست
ما حوصله درد نداریم و گر نه
بر درد که روزی شود از قیاب دوآست

گاهی که باغش شوم طوم بسمن می آید بنگوید که بغیر دل که عزیز و نگاه داشتی
ست جهان و هر چه درو بست و گذاشتی ست چه بسته بزمن و زمان دل خود را که
گذاشتی ست- و زمین و زمان گدازشتی ست-

ترا بنگاک زند هر چه را بر افزای
بغیر سرایت انگلی که بر فراشتی ست

۲۵- به سلسله شهنزاده کام بخش

از نوشته ناخرو و قایق نگار برای بادشاهزاده محمد کام بخش بعضی رسیده که بعد از فتح قلعه
جنجی خان نصرت جنگ در باب کوچ و مقام بقیاط برای اینکه زیادہ از چاه هزار سوار قسیم در
اطراف بود بادشاهزاده عرض کردند- ایشان بد رشتی پیش آمده فرمودند که من اختیار
دارم بر گاه خوانم کوچ کنم- تا آنکه کار ناخوشی رسد- خان مذکور ترک مجرا در بار کرده
در سر سواری مجرا می نمود- تا آنکه روز چهار شب نیمه نوزی قعدہ وقت دیویر که در دیر خود
فرود آمده بودند- چیلہ برای طلب خان مذکور فرستادند- او در آمدن تعظیم مینمود-
چهار چیلہ بی در پی آمد- در میمنهمن بر کاره پای او خبر آوردند که باکو که خود تدبیر گرفت و
محبوس نمودن شاکر کرده اند- و نیز از نوشته ناظر معلوم شد که این سخن واقعی است- خان
مذکور ارباب تحریر را طلب نموده آنرا را شاکر گرفته خود با راو دلیست بندیله سوار شده در
آمدن جالی قبل سوار آمده سراپچه دیوانخانه را در طوم قبل کشید- ایشان که این حالت
دیدند خواستند که خود را به محل سرارسانند- راو دلیست آمده هر دو دست ایشان را گرفته بسر
آستین کشیده نزد قبل خان مسطور آورد- خان محبور ارشاد کرد که بر قبل خود بندشاند-

چنانچه بهین طور چهار کوچ شده و شب و روز همراه راو دلیت میباشد. دور خیزد او
میگذرانیدند. بعد معروض فرد بدستگاه مقدس رسید- شعر

پرستار زاده نیاید بکار
اگر چه بود زاده شریار

حضرت لوح علی بنیاد علیہ السلام به پسر تاختل چه علاج کرد که من توانم کرد؟ خان
نصرت جنگ بنیضرتک نیست- هر که او را بدگوید از بد آن است- برای آوردن آن
تا بکار سر دفتر اشرار تا بیاورد خان نصرت جنگ همراه باشد- بعد به بعد الملک خواله نماید-
و فرمان بصوبه دار بیاورد بنیضرتک که هزار سوار همراه راو روانه حضور نماید- و خان نصرت
جنگ برای محافظت ملک جدید از قلعه جنتی و غیره برود- هرگاه فرمان صادر شود خواهد آمد-
در حاشیه عرضی دستخط شد که برای پسر که بمقتضی آیت عدو لکم دشمنی ثابت و متحقق
است- بادوست خود که نوکر خوب یکی از آن جمعی است که احباء که مخلصان چار بریم بایه
زد؟ خصوص نسبت قریب که پسر خاله است و رعایت صلوات رحم لازم-

(در نسخه N عبارت ذیل زایه است)

در حاشیه نوشته بود- کلام افلاطون احباء که مخلصان من شرک فی ملک و فی ملک و
فی سزک- دوستان توه تفراند- هر که شریک نمک تو باشد و هر که شریک محنت تو باشد و هر که
شریک سفر تو باشد-

۲۶- به سلسله بیدار بخت

از نوشته ناظر همراه بیدار بخت بمادر بعرض رسید که برای فتح قلعه سسنی تعلقت راجه رام
جاست سابق تقید بسیار داشتند- الحال چنان معلوم شد که پیغام زبانی پادشاه ظاهر و دختر
برادر خود راو از قلعه بدر میبرد- فرد بدستگاه رسید که مضایقت ندارد- دختر راودان هم
علامت انقیاد است- از قلعه بیرون میبرد- از ملک بادشاهی کجا خواهد رفت؟ لیکن- شعر

چه مردی بود کز زنی کم شود
مشق زنان بدتر از زن بود

تربیت فرزندان تعلقت بگیا دارد نه باجداد- شاه عالمیاده از مسایل و محبت والده مرحومه
ایشان کار باخبر رسانیدند- شوق حال که تعزیر بمال است برای عالمان اعظم دیال و نکال
است- یکمال جاگیر نصف و منصب تقیر-

۲۷- درباره شمس النساء

از نوشته ناظر همراهی بیدار بخت بمادر بعرض رسید که شاه زاده بیست با شمس النساء دختر
میر خان کمال عثمانیت و محبت داشتند- در نیولا برخلاف طور بیست اکثر ناخوشی مینماید-
چنانچه یکروز فرمودند که دختر پائی را نمیرسد که باسلامین این همه غرور داشته باشد- چنانچه
شمس النساء در جواب گفت- اگر خواهند مرا بکشند دیگر با شرف نیز نم- لذا از آن
روز با شازاده حرف نمیزند- بر فرد عرضی دستخط شد- شعر

صبح دم مرغ چمن با گل خواست گفت
ناز کم کن که درین باغ منی چون تو گفت
گل بخندید که از راست زخم ولی
بچ عاشق من تلخ بمقتضی تلخت

بنور الابصار واضح باد که در ایام جوانی که با اصطلاح پوچ مصاحبان شما جوانی دوانی
گوید- ما را هم در آن ایام این تعلقی با شخصی که نهایت بخت داشت- بهر سیده بود-
احیای محبت او را با انجام رسانیدیم- و گاهی آزرده نگردیم- دیگر آنکه با سادات لفظ پائی
گفتن محض پائی گریست- کسی اگر سید را پائی بگوید البت نخواهد شد- اگر از نوشته
معلمار و ناظر رضامندی آن سیده نشود- بختاب بگه عقاب گرفتار خواهید شد- جزاء بما
کافوا یعلمون-

۲۸- قصه نصرت جنگ

ذوالفقار خان بمادر نصرت جنگ در وقتی که از فتح جنتی آمده چهار کروی اردوی معلی در
پرناله رسیده بود، سر راه خان کوتوال بعرض رسانید که فرمان در باب تحبیه مخدولان که

بطرف نگاه آواره شده اند صادر شده و خان مذکور متصل اردوی معنی رسیده - حکم شده که دستک در آمدن در لشکر ندید و یار علی بیگ که وکیل خان نصرت جنگ است این مقدمه را با برنگرد - صبح روز دوم بغیر دستک داخل اردوی معنی شد - پرواگی دیوان خاص طلب کرد - حکم فرمودند که ترش و کسب در کمرست و کمان بردوش و بندوق در دست بشکورت بنایند - و برخلاف سابق که پاکی تا جانی دیوان خاص می آمد امروز اندرون جانی نزدیک برود و اوقی دیوان خاص پاکی را بگذارد - یار علی بیگ این عنایت تمام عتاب را مفصل نوشت - چنانچه از کمال بار پیاده شده تمام سلاح از خود دور کرده عازم حضور شده در اوقی سردروازه دیوان خاص آمده نشست و انتظار حکم حضور داشت - تا دو گھڑی سکوت و لغاف گذرانیدند بعد از آن رخصت آمدن شد - اراده قدیمش نمود - پای راست دراز کردند - از تشویش و اضطراب زانوی خان نصرت جنگ بمسند رسید - این معنی ناخوش آمد - ازال کرم و عنایت دست پر پشت او رسانیده فرمودند - چون عقی در پیرو نما بودید ضوابط حضور فراموش کردید -

زاغ دم سوی شر و سر سوی ده
دم آن زاغ از سر او چه

بعد از آن رو بطرف بهر مذهب خان کرده فرمودند که چه معنی دارد که خان زادن بهسب رفتن بیرون آداب را فراموش کنند؟ ظاهراً در باصره خان مذکور قنات شده است - محرم خان را حکم شد که عینک آورده دست خود بر بینی خان مذکور بگذارد - و تاکید شد که همین طور بماند - و ازین راه که عنایت حضور است تا سه روز باید که عینک گذاشت بدستور خلعت بدرباری آمده باشد - چون خان مذکور این رسوای را مشاهده کرد بوقت شب بوساعت امیر خان داروغه خواصان رخصت به تنبیه قیام حاصل نموده - بعد از نماز عشا عینک گذاشت آمد در صبح خان رخصت شد -

۲۹ - مزید درباره نصرت جنگ

ذوالفقار خان بهادر نصرت جنگ بموجب حکم متعقب، بنوبت ناسروار شلاله آثار رفت بود - بحسب اتفاق عیش راز دو کوردی اردوی معنی شد - عرضی نمود که اتفاقاً

چنین روی داده که اتصال لشکر ظفر اثر عبور شد بغیر از ملازمت گذشتن خلاف ادب میداند - عرضی بدستخ مقدس رسید که دوام خلاف ادب بظهور رسیده - یکی آنکه چرا چنین کرد که اشتیاء از نزدیکی معسکر معنی عبور کردند؟ این خالی از سوء ادب نبود بلکه احتمال تحریک بود دوم آنکه بکار مامور نپرداختن و برخلاف آن عرض کردن برخلاف اطاعت بعمل آمده - امینو الله و اطیعو الرسول واولی الامر منکم -

۳۰ - جنگ بجوی خان دکنی

از وقایع فوج ذوالفقار خان بهادر نصرت جنگ بعرض رسید که جنگ بجوی خان دکنی که بمنصب پنجپاری سرفراز نصرت خان پای او بر گاویشان بار کرده اند - از راه فساد ششی میگوید که بهراه ندر پای نصرت خان نصرت جنگ برابر برود -

شرح بدستخ آنکه مارا چه مقابله و خان نصرت جنگ را درین باب چه منع؟ هرگاه آن رئیس جماعه علیه اللعنات و انکال تشیر خود را که عین رسوائیت انقصیده اگر پیش پیش بم برود عین مطلب است - برابر رفتن بم کم همیعی نیست -

۳۱ - عقرب در دست گرفتن و مار در بغل داشتن

از سوان نصرت جنگ بعرض رسید که زندان خان دکنی که چهار هزار بنسایط دکن سرفراز شده ازین راه که در کار پای بادشاهی پانجشانی میکند اگر زیاده ازین بم قتل شود بجا است - و بهمین مضمون خان نصرت جنگ بم عرض نوشت - شرح بدستخ لفظ پانجشانی محض مهارت و انتع است - مقرر اگر پانجشانی میبود تا حال چزانده میبود؟ و رعایت اینجساده عقرب در دست گرفتن و مار در بغل داشتن است - الگونی لایونی -

۳۲ - کاری که باعث ملامت و دنیا و موجب شقاوت عقی است

از سوان صوبه (a) خاندن بعرض رسید که سید (b) حسن علی خان بهادر در جنگ

(a) در ۲۸ آدی - (b) در ۱۸ آدی - در ۲۸ آدی

(b) در ۱۸ آدی در ۲۸ آدی - لیکن در عهد عالمگیر حسین علی در دکن قیام نمود بلکه برادر کاشف حسن علی انو مخاطب به عقب الملک -

بنونت نامردار خلافت آچار کمال تردد نموده بنگاه او تاخت و تاراج کرده - برادر زاده
چانانی را زنده گرفته بشرف اسلام در آورد - و ذوالفقار خان بمبار نصرت جنگ آید که برای
حمید و حسن چاودگی مسند از این راه عبور نموده - تجویز اضافی برای هر دو برادر کرده تجویز نامه
بکخور در واک فرستاد که اصل و اضافی برادر کلان بهشتی است بزاری شود - و
برادر خورد که بهشتی است بهشتی گردد -

بهر فرد و دستخط شد که آفرین چه انباشد؟ سادات فوج السعادت همین معنی دارند که در
اعانت دین شین جد خود حضرت سید المرسلین از جان کوشش نمایند - برای هر دو برادر دو
خطبعت از تو شکفته خاص بادی و تجویز هم ساده و بطاعت مروارید بدست (گرز برادر)
بفرستند - و عمده الملک حسب الحکم حسین و آفرین فراوان نوشته ارسال دارد - بهر عرضی
و دستخط شد که تجویز اضافی از آن خانه زاد مزاجان بسیار بموقع شد - عدم استمات ارباب
سیف از سرداران حیف است که نشود - لیکن قبول اضافی یکدفعه مشکل - محبت با سادات
رفع الدرجات جزوه ایمان است بلکه عین عرفان - و عداوت باین فرقه مستوجب دخول
تیران و سخط حضرت رحمان - لیکن کاری نباید کرد که باعث ملالت دنیا و موجب
شقوت حق تعالی گردد - ارغام عتبان با سادات بابر و شیم العاقبتی است یعنی بد انجایی -
ازین راه که این جماعه باندک ترف و ترقی لاف اولا و غیری زده از چاده صواب انحراف
در زیده - نظر بلند داشته باعث بیگانه میگرداند - اگر به تقاضی بگذرد کار دنیا مشکل میشود -
و اگر بتدارک رسد آخرت پای در گل میگردد -

۳۳ - درباره غازی الدین خان

غازی الدین خان بمبار فیروز جنگ که میر شهاب الدین نام داشت، در اول که از
ولایت آمده پدرش عابد خان در دارالخلافت در انجایی سواری زیارت حضرت قلب
الانقلاب معرفت سرلند خان بخشی ملازمت کنانیده - بمنصب سیصدی سرفراز شد -
بعد از آنکه با جمعی رفتند چنانکه از قراولان برای گرفتن خبر هم اکبر که در همان رانچو مان
رفته بودند، راضی نیشد - میر شهاب الدین عرض کرد که غلام را قبول است - او را

خلعت و اضافی دو صدی داده فرستادند - روز چهارم خبر رسیدن او بچکیداران گرد لشکر
رسید - و او هم عرضی کرد که غلام خبر واقعی گرفته آمده است - زود حکم داخل شدن
در لشکر بشود که معروضدارد -

بر فرد عرضی دستخط شد - مصرع

چون لعل هر که خون بگر خورد و صبر کرد

زیب گاه افسر اقبال میشود

البت کوبال دستک در آیدن لشکر بدید -

۳۴ - سزائے قطاع الطریق

از وقایع فوج خان فیروز جنگ بعرض رسید که هم عاقل ثانی را بعزل قطاع الطریق بر سر
دیوان بقتل رسانیدند - شرح دستخط خاص عمده الملک مدارا لمهام بخان فیروز جنگ بی
فرهنگ بنویسد که بر قتل که عبارت از بدم بنیان انبی است بغیر از حجت شرعی اقدام نموده -
وای بر آن روز که وارث بجز رسد و دست قبول نکند - این تخفیف را بغیر از حکم قصاص چه
چاره که ترم در حدود ممنوع نص کلام الله است؟
ولا تأخذکم بهمارا فانی دین الله -

۳۵ - غازی الدین خان و بزرگان ایشان

از وقایع غازی الدین خان بمبار فیروز جنگ بعرض رسید که خان مذکور در ادعای که
با طرف میبویسد مقرر کرده که حسب الارشاد کرامت بنیاد بنویسند - دستخط شد که
مضاقت ندارد - بزرگان ایشان در ویش و خاتمه نشین بودند - فقط حسب الارشاد را
قبول کردیم - بخت بزاری کرامت نمیدارد - مقرر کردیم که من بعد ثانی که در
چشم جلوس با عباد میفریزند بعرض قبول نرسد - بعد از آن که این خبر غازی الدین خان
رسید عرض داشت نمود که التائب من الذنب کمن لا ذنب له و اجمعوت با بتقصیر
فقد عفی الله عنه التقییل و التکثیر - بر عرض داشت دستخط شد - من عفی و اصلح فایز علی
الله و من عادی فینتم الله منه - ترجمه این آیت است که هر که عقود غلامت با سلاطین آورد پس

اجز او بر خداست - و ترجمه عبارت دوم آنکه هر که به تقصیر خود معاودت کند خدا تعالی از او انتقام میگیرد -

۳۶ - عرض حامد خان

از سوانح فتح حامد خان بهادر برادر غازی الدین خان فیروز جنگ بعرض رسید که بی عظام حضور نقاره و نثار خان همراه دارد و نوبت بر روز به دستور جشن میوزاد - فرد به دستور رسید که برادر خان فیروز جنگ مجبور نیست که اینطور جزأت نماید - معلوم میشود که هر روز در خانه او شادی است - هرگاه در نوبت نواختن شادی ارژل را احتیاج بعنائیت حضور نباشد - در اینجا چه در کار است؟ آمده نمایه که سوانح نگار از راه عداوت این طور شکوه او نویسد - آفرین بر سهر او که با وجود منصب چهار هزار و خطاب بهادری نظر بر کثرت عقل او نموده مانوبت عطا کرده ایم و او هم گاهی عرض نکرد -

۳۷ - خان جهان بهادر صوبه دار لاهور

خان جهان بهادر که صوبه دار لاهور بود، وقت مراجعت تعدی بر سکنه آنجا بسیار کرده چنانچه از سوانح بعرض رسید - روز ملازمت فرموده که مارا بشمار این گمان نبود - بدتر از همه آنکه در جاگیرات تعلقه لاهور بدعت چند قرار داده اند که همیشه باقی خواهد بود -

شعر

خالم بزرگ دست نمیدارد از ستم
آخر پ عتاب پ ستم میشود

۳۸ - درباره پدر سر بلند خان

سر بلند خان میر بخشی که پدرش از خواج زادهائی معتبر بخارا بود و حضرت رعایت خاطر او بسیار مینمودند - گاهی که گله از میسر نموده همان بود که از اقوال او (a) خیلی بوی

(a) در N - شد -

(b) ایرانیان معلوم میشود - نامبرده روزی عرض کرد که در بخارا اکثر سادات بخاری این مذہب دارند - اثر صحبت آنهاست که بنده رعایت باطل ایران بسیار میکند - چنانچه صوبه داری کابل برای فلان امیر تجویز کرده ام - بر فرد عرضی و سخت شد که عرضی آن فدوی معتقد قبول فرمودیم - از تو شکیمانده خلعت شش پارچه بداند - جواهر و اسب و لیل هم موافق ضابطه عنایت خواهد شد - لیکن این معنی در یاد باشد که ازین مرد این خدمت سربراه نخواهد شد - حق سبحانه تعالی انعام بخیر نماید (c) -

(b) - در N - بوی تصحیحی آید - جواب میداد که بی حضرت در بخارا اکثر سادات بخاری این مذہب دارند - اثر همان صحبت است لیکن بنده بخیر در آن مذہب معتمد نموده - از ضعف خالص دست ازین برداشته و بآن نرسیده - حضرت تحسین نموده جواب نمیدادند - بنا بر آن رعایت اهل ایران بسیار میشود و در کار با ایرانیان بسی نیکو نگر چنانچه خدمت صوبه داری را -

(c) در N - که باعث رسوائی و ضحیت نشود که سالها از آن حکایت کند - گمان این شخص بر دور و گداز در حق خود کمال اتاد و غرور - افلاطون با سکندر نوشته بود که ریاست راشدی باید بی منتف و رغبتی باید بی ضعف - و این عزیز القدر در نهایت خفی و نیکو پند گری است که کندهار مرز دایرگز نمیداند - و معجزه در نهایت صداقت و سادگی است که اصلا کمر و جلد را نمی فبند - و حکومت بغیر جلد نمی شود - ظاهر عبارت حدیث شریف که الحرب لله و واقع شده - بموجب علم اصول (عدالت) جزئیات بسیار دارد - طلب که قیون ریاست در زمین کلی باشد - در ایاتی که عازم صوبه داری دکن بودیم در برآمدن با درویشی صاحب غلبه ملاقات شده بود - بعضی از نکات آن علم از استاد فراگرفته شد - خود هم گاهی تصدی نموده می شد - چنانچه در قواعد غلبه مقرر است که حروف مشترک از سطر غلبه اگر حذف کنند معنوی باقی می ماند که آنچه معنی کند بر می آید - چنانچه از حکومت و حیثیت اگر دو سطر کرده حروف تکرر را حذف کنند - کل - یوم - و ملیک بر می آید - بقلب ملیک کل یوم میشود - یعنی حکومت که با حیثیت باشد دام و مستقیم می باشد - و صاحب مالک آن نمیکرد - و نزد عوام کالاهام کرد حله بسیار مذمومت - هرگاه حق سبحانه در کلام حمید مجید خود کمر را به ذات مقدس منسوب نموده و الله فیروا لمارکین - پس بنده را مذموم داشتن خلاف نص است - معجزه در صوبه داری کابل ضرر نموده

۳۹- امور دنیا را با مذهب چه نسبت

محمد امین خان که اول از ولایت آمد، به اعتبار آنکه پدرش در وقت فتح بلخ با حضرت عالمگیر عقیدت داشت و نیکو خدمتی نموده، بمنصب پانصدی سرفرازی داشت. و بمرد ایام در تردرات باقیم علم عاقبت و خیم و آوردن کسی از ستاره و غیره و آوردن رسد از اطراف و آمد و رفت در همه مورچال محل حتمین و آفرین شده. بدفاعات اضافتها یافت تاسه هزاری دو هزار سوار منصب و صاحب نوبت شده. ازین راه که میخواستند که خان مذکور چندگاه در بیرون باشد و نوبت نوازند حکم شد که از روی سوانح معلوم شده که خزان بنگاه از نزد امور شده. شاورفته در پشت بنیاد مقام بکنید. و فی الحال از تردرات آسایش شود. و نوبت که عنایت شده بمظارب جمع نوازید. بعده کاتبی که پوشیده بودند عنایت کرده رخصت کردند. بعد مراجعت و آوردن خزان و جنگ کردن با مروتای بیسیا و فتحیاب شدن. و زر سرکار بسلامت رسانیدن اسب با ساز طلا و نقره باکلی و خلعت خاص پوشیده خود بدولت عنایت کردند. و قتیقه تفصیلات متواتر مشاهده نمود عرضی معرفت محرم خان از نظر مبارک گذرانید که نظر بر عبودیت و قدم خدمت که بر غلام در بلخ کرده. این فدوی امیدوار عنایات بود. از راه کثرت اعدا و قلت اصدا بر جرات بعرض مطالب خود درین مدت نه نموده متوکلاً علی الله این عرضی کرده است. نقل عرضی بر مرشد عالم و عالمان سلامت. برود خدمت بخشی بایرانیان بد مذبح دیو صفت مقرر است. اگر یک بخشیشگری باین قدیم الحمد مت مرحمت شود باعث تقویت دین و انتزاع کار از کفره لعین خواهد بود. آیت یا اجداد الدین آسمونا استغفروا و عودکم اولیاء.

بر فرد عرضی و سخنان شد که آنچه از قدم خدمت خود نوشت بیان واقع است. بقدر مقدور قدر دانی بعمل می آید. و آنچه از بد مذبح ایرانیان نوشته امور دنیا را با مذهب چه نسبت؟ و

(جزوه نمده ۹) این شیوه است.

من آنچه شرط بلاغتست با تو میگویم
تو خواه از سخنم پند گیر و خواه ملال

کارهای نسبت را بتعصب چه دخل؟

کلام و بیگم ولی دین. اگر بعین قاعده مقرر میبودی بایست که جمیع راجع و جمیع آتما متصل میگردیم. اختیار تعمیر قاپلان نزد عظامه موم است. استدعای یک بخشیشگری که نموده اند التماس آنقدوی بیوقوف بود که منصب لایق این خدمت دارند. سببی که مانع است (آنست) که بتمامه توانی که برادران بهبهری بزرگان مانند یعنی متنبیان آنقدوی. بمتمنون ولاستوا یا چه کم الی التملک. یعنی میدانید خود را بدستهای خود در پلاکت. در زمین گیر و دار مراجعت را میبوسید نمیدانند. اگر در آوردن کسی این حالت رود چند چندان مضایقه ندارد. لیکن در زمین کار زار سخت مشکل است. اگر عیاناً پانده از امرایان حضور این صورت واقع شود در یک لحظه مقدمه تمام و حکایت بانجام برسد. اگر درین امر مجرب و آزموده انگاری داشت باشد متصل معروض دارد. و بتمامه ایرانی خواه ولایت را خواه هندوستان زاکه ببجمل مرکب مشهور اند، بعد مرحله ازین حرکت دور اند.

شعر

انصاف بده که جمل آن مردم زشت
بمتر ز هزار عقل رویاه سرشت
یک عقل کفایت است یک فکر را
در چشم خصم زدن زاله خشت

۴۰- استغفاء حمید الدین خان

یار علی نیک از زبانی هرکاره عرضی نمود که حمید الدین خان بمادر با محمد مراد قول گفتگو نموده. محمد مراد گفت. ای مردک تو هم چیل و من هم چیل. ازین راه حمید الدین خان استغفاء منصب کرده نزد بره مند خان میر بخشی فرد استغفاء فرستاده. شرح و سخنان آنکه مردک گفتن دشنام نبود تصحیر است یعنی مرد خود. ارباب دنیا با اتمام مرد کلان نیستند. شاید خان بمادر را از چیل گفتن تنگ آمده باشد.

شعر

میدود پندۀ خود چشتر از پردۀ او
بر که با هم ز خودی دست و گریبان گردد
بر سنگ خار زد مگر آبدار خویش
بر عاقلی که بخت بناقص عیار کرد

۴۱- شاه نواز خان

در سنه سی و دو میرزا صدرالدین محمد خان صفوی که آخر بابا بختاب شاه نواز خان سرافراز
شده بود، بسبب عرض نیاز منصب بر طرف شد. چهل هزار روپیہ سالیان مقرر فرموده بودند.
بعد از یک سال حقوق پدر ایشان میرزا سلطان صفوی که در جنگ دارا شکوه نهایت استقامت
نموده بود، بنیاد آمد. فرمان مخالفت بنیان مقتدر بر طلب با خلعت خاص بدست گرز
داران فرستادند. خان مذکور فرمان را گرفته پوسید و خلعت را پوشیده آداب بجا آورده
عرض کرد که بسبب اشتغال حال که از هدیه بی منصب بوده قادر بر نگاه داشتن جمیع نیست که
تواند بکشور برسد. انتظار قافله بنگاه دارد.

شرح دستخط

شعر

بوی گل و باد محری بر سر راه اند
گر میروی از خود به ازین قافله نیست
فریاد که اسباب گرفتاری دل را
چون حلقه زنجیر زبم فاصله نیست
در ظاهر صورت عذر بجای در حقیقت سستی دل و غلی - یا حق بماند تعالی همه ست قدما را
راه نمایی.

۴۲- میرزا معز فخرت موسوی

به بهره مند خان که در آن ایام بخشی بود، حکم شد که موسوی خان عرف میرزا معز

فخرت از راه غروریکه وارد عرض مطلب هرگز نمیکند و در نهایت پریشانی میباشد. آما
عرض حال نکنند از آنچه نخواهد دید. باید که پیغام رسانیده در جواب عرض او آورده در
نظر بگذراند. چنانچه بعد از پیغام موسوی خان عرض نمود علمک بحالی حسنی عن مقامی.

شعر

در طلب ما بی پایان است پروانه ایم
سوتنن از عرض مطلب پیش من آسانتر است
شد از غرور تلای زبان عرض خاموش
ما برده خطا این صوابها انداخت
از موج فیض بحر کرم را قرار نیست
اگر سوال پیوده ابرام میکند
بدستخط مقدس رسید که در واقع راست نوشت.

شعر

بیانی میکشاید بندهای سخت را
در قفس طوطی زنتار سخنگوی خود است

نکین

۴۳- مردی در پی اصلاح خوئی خویش نیست
بر کرا دیدیم در آرایش خوئی خود است
بموجب حدیث اسلمطان علی الله - هرگاه سلطان عصر یا نوکران خود اهتمام مطلب او
کند او جواب باین خوئی دهد - از اخلاق بعید است که از التفات بحال او نشود.

۴۴- اجرت بلا خدمت

مخلص خان در باب سلطان محمود که از نجبای سادات مشهد مقدس بود و نهایت پریشانی
حال داشت و خانمذکور را بسید مذکور اعتقاد تمام بود - عرضی برای اضافه اینکه نصف
طلب نقدی و نصف با گیر باشد نمود.

و دستخط شد - من عمل سالنا غفلتسه ومن اساء فعلیهما - از صلاح و تقوی سید مذکور اطلاع تمام است - لیکن بنوگری مقید نیست مستاجر را باید که وجه اجوره بدون خدمت جایز ندارد که خیر و صلاح است -

گرچه با انگشت پا نتوان گره را باز کرد
عقد های روزی از سعی قدم و امیثود

۳۴ - به سلسله میر حبیب الله جون پوری

از وقایع پیمبری دیوان اعلیٰ بعرض رسید که میر حبیب الله چون پوری که خدمت امامت جزیه داشت، مبلغ چهل هزار روپیه لا کلام از زمین المال بادشاهی تصرف نموده - خود بم اقرار دارد - عنایت الله خان در پیمبری نشانیده سزاواران شدیه تعیین کرده که از او وصول کنند - و سید مذکور میگوید که جانی دارم از مال دنیا بچای ندارم - بر فرد و قایح دستخط شد که در وصول شده را باز سعی چه را باید کرد؟ قبل ازین از سواج بر پاینده مکرر بعرض رسیده بود که سید مسطور هرچه بم میر سادات دیارباب استحقاق و مصارف خیر صرف میکنند - هرگاه از مال این عاصی غرق معاصی بم به نیابت بمصرف خیر رسیده باشد - اعاده بپایانده است - نعوذ بالله من شر روز افغتسا -

۳۵ - اثنا عشر - لطیفه

از اسلام پوری عرف برم پوری که در ماه جمادی الثانی سنه چهل و دو برای فتح قلعههای دشمن کوچ فرمودند - حکم شد که هر روز قتلص خان که پیشی دوم بود ده نفر منصب دار از خان زادان و غیره بغیر از و کسبانیان بنظر مبارک گذارند - خان مذکور بعرض رسانید که اگر چه بموجب آیت کریمه تلک مشرة کامله حکم شده است که مثل ده نفر هر روز بگذرد خیر - والا اگر دوازده بم شد مضایقه ندارد - حکم شد شایم بیدلیل عرض نگردید -

شعر

ساعات زمان و برج الفلاک مگر
روز و شب و آسمان بم اثنا عشریت

محمد امین خان عرض کرد - بم محبت را عجیب اثریت امروز معلوم شد - چرا در عوض دوازده چهار نداشت؟ فرمودند که چهار بم داخل دوازده است - تخم کرده گفتند که چرا سه نداشت؟ لیکن دوازده باشد نسبت مضاعفین مضاعف دارد - شما اختیار دارید در هرچه رفاه خلق الله زیاده باشد با عمل نیاید *

۳۶ - تانفس باقیست راه زندگی هموار نیست

بعد از فتح پور و حیدر آباد مده الملک دارالمهابد عرضی کرد که الحمد لله بفضل قادر متعال و اقبال بیژوال دو ملک عظیم مفتوح شد - الحال صلاح دولت درین است که رایات عالیات متوجه هندوستان بهشت نشان گردد - تا بر عالیمان معلوم شود که کاری باقی نمانده است - بدستخط مقدس رسید - عجب از آن خانه زاد بمه دان که چنین عرض نموده - اگر عرض آنست که بر مردم معلوم شود که کاری نمانده است خلاف واقع است - آبادی از حیات قانی باقی است از شغل و کار خلاصی نیست -

شعر

دروم شغل اشل را رهبری در کار نیست
تانفس باقیست راه زندگی هموار نیست
مشکل دل رهمیده هوائی وطن کند
خشم چنان برفت که یاد از چمن کند

اگر حضرت اعلیٰ بدون دارالخلافت و مشفق القادرات اختیار نمیکردند و بیش در سفر میبودند - کار باختران میرسد که رسیده - و اگر از راه پاس ادب عرض نمیکند و در تردد قلعه گیرها مشقت میکشند - آئیده در محاصره قلعهها متوجه میشوند -

شعر

غریق عشق چه اندیشه از خضر دارد
سر گذشته چه پروانی درد سر دارد
الحمد لله در هر چاک بستم برودل از تعلقات برداشتم - و مردن را
بر خود آسان کرده ام -
عقد و بستگی را اندک اندک باز کن
در نه مرگ این رشت را یکبار غافل میکشد

۴- کوچ در ایام خلافت

در وقتیکه از برم پوری که از حضور بنام اسلام پوری مقرر بود، کوچ برای گرفتن
قلعیات نمودند مقرر فرمودند که خواه صحت باشد خواه آزار بغیر از مقام جده روز دیگر
مقام نخواهد شد - چنانچه تا رسیدن بخواسپور که آفت برانوائی ایشان رسید دوبار آزار سخت
شد - یکبار چپ و یکبار اسام - لیکن غیر از جده هرگز مقام نشد - در ایام آزار بر تخت
روان سرواز بتخلای صحت که بر تخت روان شیشه سوار شده سواری مقرر نمودند -
بمسبب اتفاق شب جده بود که زانو را در خواصپور آفت رسید - همان وقت فرمودند که
نقاره کوچ زند - حمید الدین خان ازین راه که جرأت بسیار داشت عرض نمود که خلاف
مقرری که در بر آهنگ (از اسلام پوری حکم شده بود بعل می آید - تبسم نموده فرمودند
که اگر قدری از علم منطلق اطلاع میداد این عرض نمیکردی - سخن در مقام غیر جده بود -
غرض اتمام کوچ نه این که جده البتہ کوچ نشود - مقوم مخالف معارض معنی اصل نمیشود -

۴۸- ضرب العید اہانت المولی

میرزا قاضی و ختر زاده عمده الملک دارالامہام در درالخلافت ادبانی را شیوہ خود ساخت
دست تقدی بر اموال و ناموس مردم دراز کرده - مکرر باہر اہان خود در بازار آہدہ
دوکان بقال و شیرینی فروش و غیرہ را بعبارت داده - و زنان جنود کہ برای غسل بر سر دریا
میرفتند بکسان خود گرفتہ انواع فضیلت و بی شری پانما مینمود - از روی وقائع و سوانح ہر

مرتبہ کہ بعرض میرسد دستخط شد کہ عمده الملک، چیزی دیگر دستخط نمی شد - تا آنکہ یکبار
بعرض رسید کہ لغتنام نام بسمیری نگہ شدہ زن در دہلی و خود بر اسب باہر اہیان خود از
دروازہ میرزا قاضی میکشد - ادبایشان با خبر رسانیدند - چنانچہ میرزا قاضی با جمعی از
آہنا آہدہ دہلی را کشیدہ بخانہ خود برد - و نذر کشیدہ شد و شش نفر زخمی گردیدند - خبر بر
مردم قیقخانہ پادشاهی رسید - میخواستند جمعیت نمودہ بر سر خانہ میرزا قاضی ہجوم نمایند -
عاقل خان کوتوال را فرستادہ مانع شد و خواجہ سرای خود را نزد قمرالساہیگم و ختر عمده الملک
مادر میرزا قاضی فرستادہ زجر و قلع بسیار نمود - چنانچہ زن ہندوی بنگارہ را بعد از رفتن مشرب
و ناموس حوالہ آن خواجہ سرا نمودند - و بجامہ قیقخانہ را تسلی داد کہ داخل و قلع سوانح
مینشود - البتہ از حضور مدارک خواہ شد - ازین سبب آہنا دست از قضا برداشتند -

بعد از مطالعہ بر فرد دستخط شد کہ عمده الملک دارالامہام حسب الحکم مقدس معلی بہ
عاقل خان بنویسد کہ آن اہتر تبارک و آن ضابط روزگار رکس اشرار را در قلعہ بردہ قید
نماید - و اگر والدہ اش از شدت محبت کہ باہر دارد بدائی اختیار نتوان کرد بآنرا حکم رساند
کہ چندول قمرالساہیگم را بردہ - بحرمت تمام او را در قلعہ آوردہ بپہریش نگاہ دارد - و
عاقل خان خانہ خوب لائق بودن قمرالساہیگم - ازین راہ کہ نسبت و ختر خانگی دارد و
موصوفہ بصفات حسہ است، رعایت او ظاہراً و باطناً باید کرد لیکن بافرزند ناظف حضرت
نوح نبی علی نبینا و علیہ السلام را چہ علاج شد کہ دیگری تواند کرد؟ بر ما نیز انداء خلائق کہ
و دلیت خالق اند، واجب و لازم است - و بجاہ یادہ کوتوال بر در خانہ و سر دروازہ چہی
باصطفاہ بدہند کہ مانند مار (m) آن موزی از عار بر آہدہ نرود -

شعر

این ناقلخان (n) خلقت شیطانی چہ

بدنام کندہ نیکو نامی چہ

عمده الملک تاوقت حسب الحکم نوشتہ بغیر از (p) مہر معہ خط خود کہ برای عاقل خان

(m) در نشود - قارہ آن موزی از عارہ بر آہنگ نگذارند

(n) ہمین در A - در R - خط - و در ناظف و شیطان - (p) در نشود - بغیر مہر کردن سرواز

نوشته بود از نظر اقدس گذرانید - مضمون خط آن بود که برادر مشفق مریان من نظر بر محبت قدیم که از عهد اعلی حضرت فیما بین است توقع نسبت عموگری باقاخر قاجار است - خواجہ سرا را فرستاده اورا بکصور خود طلب نموده بخواجہ چوب خاں دار یزمنده فی الجمله تسکین و آرام در باطن محبت مواطن این برادر خواجہ شد - خادمای چوب خاں (q) بکل خاں خاں دل این مودت منزل را بر آورد - بعد ملاحظه بر سر (r) خط و خط شد که پسر دختر خاں را و دیگری تنبیه نمیتواند کرد - اگر حیات و قائله و اجل مسلت دید که مراجعت بدارالخلافت شود انشاء الله (s) بدست خود تنبیه خواهم نمود - اورا بمارتبه فرزند نیست - اما بفرزند اترچه چاره؟ (۱) ضرب العبد الهانت المولئی -

۳۹ - امیر خان را سرزنش

از وقائع کابل بعرض رسید که یازده هزار اسپ لائق بارگیر (b) بر سر دو اسپ یک سئیس داخل کابل شدند - بر فردو قائل و خط شد که بجای از امیر خان که خانه زاور تربیت کرده و مزاجدان مایوده - این طور (c) نقلی نموده، گویا پنج هزار و پانصد (d) سوار هزار

فرستاده و خود هم فعلی بمقابل خان نوشته که بعد از نظر اقدس بعد از آن که بگذرد مر نموده از سالدارد - مضمون - (q) R در X خادمای چوب خاں خاں دل را X - در N - خادمای چوب خاں کل خاں خاں دل - (r) R در X - بر سر فردو - (s) N در X - بدست خود نبوش چوب کل خاں دار و در بمانش کل خاں خاں خاں خاں نمود - (۱) در N - این قدر باد که گفت و نوشته شد از این راه بود که ضرب العبد الهانت المولئی - شخصی که صاحب نسبت باشد باعث این افعال بشود گردد الهانت بجا می باشد؟

(۱) R در X - خادگیر که بجای از پند کردن تا غم دارالخلافت بکصور بی درده بر سر (c) R در X

از ملک بیگانه داخل ملک بادشاهی شدند - آخر بنین مردم بودند که از دست افغانه ملک (e) هند را استرجاع (f) نمودند - آئنده ازین فعل اجزای لازم داند - (g) و مدارک اشتقاق کند که چون گداسیان برسد بر بیت داس اسپ یک سئیس مقرر کند - آن هم ناکاره و غیر مفصل بنگارند -

۵۰ - طبع راسه حرفت بر سره حتی

از عرض داشت امیر خان صوبه دار کابل بعرض رسید که از نوشته قنانه دار غریب معلوم شد که فاصله سرحد ایران جزوه کرده بود - الحال قنانه دار آن طرف که از جانب قندهار است میگوید که اگر رخصت شود که دو گروه این طرف قنانه نشینند بر سال صد اسپ عراقی بکصور میرسد - ازین راه که مکان قنانه سابق بی آب شده و در دو گروهی آبست، این التماس مینماید -

و خط شد که قنانه دار ایران را باب و رنگ آوردن و صوبه داری خود را بی آبرو ساختن کار عقلا نیست - لیکن

طبع راسه حرفت بر سره حتی

دو گروه این طرف رخصت دادن چه معنی دارد که دو قدم رخصت نیست؟ مسئله فقهی در همه مذہب شده است که اصرار بر صفای عین کبابه است - عجب است از آن خاں زاد مزاجدان که از سن بمقت سالی در حضور تربیت شده از تدبیر ایرانیان غافل است - خود تصور کند که برای این کار سمل که دو گروه این طرف نشانیدن قنانه باشد، چگونه بعد اسپ عراقی که قیمت آن عمده میشود، راضی شده اند؟ همان مثل است که

نقلی (d) R در X - توانی (e) همین در X N لیکن در X R - ملک گرفتند (f) در X N بعد از نمودند - بهر حال لغوی لایق و لایق لایق یعنی فاعلند و راغب فی شود بر سوکتند و عجب نیست - این ترجمه داخل و خط غاص نیست (g) R در X - مدارک نوشته این نوع کند که چون اسبان گداند بر بیت داس اسپ یک سئیس مقرر کند - و آن هم اشتباهی ناکاره یا بی واصل (مضمون) بنگارند -

سر انگشت میکرد بکمر نکست
 یکبار جرأت نماید بدست
 تو از فکر دشمن بغفلت مهابش
 پیش رخ تیراش را خراش
 مثل مشهور است که

عقل و دولت قرن یکدیگرند
 هر کرا عقل نیست دولت نیست

عوام کالانعام فسیده اند که هر که دقتند (باشد) البته باید عاقل باشد. و این غلط است. معنی آنست که هر که عقل ندارد دولت او پایا نیست پس گویا نیست. طول کلام درین مقام آیین سرد کو قن و جامه کند و حقن است.

۵۱- مرد خدا بمشرق و مغرب غریب نیست

از وقایع ایران دیار فرستاده همه صادق ملک اظهار بعرض رسید که شاه عباس از دارالملک اصفهان نقل مکان کرده در دو فرسخی شهر منزل نموده پیشینیه سست اغرایاد فرستاد. حضرت همین وقت بر اسب آذی خاصه شاره شده بر آمدند. آنوقت کسی را جرأت عرض نبود. محمد امین خان پسر میر جمله که نهایت گستاخی داشت بغرض رسانید که پیشینیه روانه نشده است. تا رسیدن پیشینیه توقف ضرور است.

در جواب فرمودند که بی اطلاع معذور بودم. بعد علم تسایل و احوال علامت زوال اقبال است. رسیدن پیشینیه چه ضرور است؟

مرد خدا بمشرق و مغرب غریب نیست
 هر جا که میرود همه ملک جدا از او نیست

بعد از آنکه داخل باغ شدند دیوان عام نموده باریاب کار و متصدیان فرمودند که فردا کوچه خواهد شد. و در لاهور مقام خوانم کرد. خانسان عرض کرد که تبه کوچ شده است، سرانجام رسیدن متعذر است.

بر فرد عرضی دستخط شد که سفر الابدی که مردم را از آن گریز نیست و لغت بخیر خواهد رسید. در آن وقت چه خوانم کرد؟ و این سفر را هم همان قیاس باید کرد، بطوریکه ناانجا رسیده ام بیشتر هم خوانم رسید. بلکه احتیاج بمنزل هم ندارد. هر قدر توانم میروم. نیست.

برود راه اهل را منزل در کار نیست

۵۲- فرق میان بندیان و امیرانیان

از وقایع همان غرضین بعرض رسید که سنان قلی قنده دار سرحد ایران خطی بامیر خان صوبه دار کابل نوشت بود که باین برود سرحد فاصل چهار فرسخ است. الحمد لله در طرفین اخلاص و وقایع بهیچ وجه شائبه بدائی و خلاق متصور نیست. باید که مردم هر طرف بطرف دیگر برای خرید و فروخت آمد و شد کنند که باعث آبادی برود مکان گردد. امیر خان در جواب نوشت که بخشور پر نور معروضی دارد. بهر چه حکم شود خواهد نوشت. و بهیچ مضمون از سوانح کابل بعرض رسید. بر فرد وقایع غرضین دستخط شد که جواب بر فرد سوانح کابل. بر فرد سوانح کابل) دستخط شد که لب از امیر خان خان زاده اهدان که اباحن جد بزرگان او در صحبت بزرگان دولت صاحب قربانی بسر برده اند که از مضمون این عاقل بود. نیست

چون شود دشمن ملائم احتیاط از کف ده
 کما در پرده باشد آب زیر گاه راه

بغیر تعصب و عداوت گفته میشود که چون خود مرئی ایران است عقل آن مردم باستبار زودری و دور بینی نسبت بمردم هندوستان که زحل مرئی ست، باضعاف مضاعف زیاده است. لیکن قصوری که هست آنست که چون شرکت زهره است آرام طلب واقع شده اند که بخلاف منسوبان زحل که مختفی مقمری اند. و جوار زحل نسبت بمضطری در حقیقت زیاده است. لیکن قدری در زحل پستی فقرت و دناست است. مگر آنکه در زایچه بعضی اشخاص که بعد ذلالت کوکب دیگر اعانت کند. خلاصه کلام، آنکه از حدت شعور امیرانیان

بر حذر بوده هرگز این طور حرف مسلح آئین معروض ندارد که محل بر کثرت شعور آن خانه زاد
خواهد گردید. - بیت -

پای یوس تیل از پا گلکند دیوار را

۵۳- من حضرت را لاشیه فتد وقع فیہ

جان ثار خان نائب صوبه دار حیدر آباد از طرف روح الله خان عرض نموده بود
که اگر چه خانه زاد بموجب عرض بخشی الملک روح الله خان نائب صوبه دار شده لیکن بخشی
الملک بی سبب باعث ایذا میگرد و میخواهد که از نیابت معزول سازد. ازین راه که مزاج
خان مسطور بطور بار بیش در فکر آزار است امیدوار است که غلام طلب حضور شود که
ازین وسوسه شر الناس نجات یابد.

بر بالای مارح دستخط شد یعنی حصار. بپاره که نام او با لحاق حرف ح درست شده بی
آزار است. لیکن خوبی بد را چه چاره؟

شرح دستخط. نیابت بجمع بر او شده. در باب عزل چه اختیار دارد؟ همان مثل است
که دزد را بگفتند روستای بنده و گنجینه او دانی کنند اگر شکوه کند. من حضرت را لاشیه فتد
وقع فیہ. یعنی تفرقه بی خدمت تن بخشی گری.

۵۴- محاسب حکام

یار علی بیگ دارنده پیکری دیوان اعلیٰ عرض نمود که بموجب حکم هر که شش ماه جاگیر
نیابد از وکیل معطل دعوی نموده طلب شش ماهه گیرد. این معنی را پشت مشکل بنظری
آید. خانه زاد نظر بر کفایت سرکار مقرر کرده است که تا وقت یافتن جاگیر دعوی
نکند. دستخط شد. السویل ثم السویل. نظر بر کفایت غائی نمودن و دیال باقی را خریدن
کار محاسب است. چند روز صبر باید کرد که بعد انتضای ایام تمام غلام این فرق بحر معاصی و
ایام فرزندان تاخورد منند چهلکای یافتن جاگیر تا قیامت خواهند گرفت. باز حرف دستخط
شد که شما که دارنده پیکری ایده چا اسی در باب جاگیر مردم نکشید؟ که موجب نیکبانی دنیا

و حسنات عقلی گردد. و این کمینه بیکینه از بار عین حقوق سبکبار گردد.

اشعار

افسوس که عمر گشت پیوده تنف

دنیا بتعب گذشت و دین رفت زلف

رنجیده خدا و طلق راضی نشدند

ضایع کردیم پاره آب و علف

اگر چه ما بدیم و خود را بد میدانیم. لیکن حق تعالی از بد بدتر حفظ کند که بعد از ما خواهد
شد.

۵۵- با خاک شور ابرو و گردن کش زکس

روح الله خان دویم که میر حسن نام داشت، عرض کرد که قلعه اسلام پوری نامکم و
کوچک ریایات عالیات نزدیک، مرمت ضرور است. درین باب هر چه حکم شود؟

شرح دستخط آنکه استغفر الله استغفر الله در مقام تا عکسی لفظ اسلام پوری نوشتن
بیوقع بود. نام اصل آن که بر پوریت بایست نوشت. قلعه بدن از آن تا حکمت
است. اورا چه علاج؟

ما ز فضل آب و گل بر خولشتن پرداختیم

خانه سازی را بخود سازی مبدل ساختیم

باز عرض نمود که اگر حکم شود معمار سرکار والا قلعه بر پوری را لحاظ نماید.

دستخط شد. با وجود دستخط سابق اعاده عرض نمودن نوعی از بازی دادن است.

شعر

معمار خود مشو که کخی خانه با خراب

ویرانه باش کز تو بنای شود بلند

با خاک شو برابر و گردن کش زکس

شاید غبار از سر پای نشود بلند

اگر حیات باشد و مرا بخت نماند مرمت را خواهم فرمود و اگر نودیدگر شود چه ضرور که برای خسته آید انما اولاد کم و اولاد کم در غازیان را ضایع سازیم؟

۵۶- در چند روز حیات گذشته در سخن تفاوت نشده

عرض منصور خان ناظم شیشه بنیاد از نظر گذشته- بایشمنصون که معسکر نظر اژ نژول اجمال باشد مگر نموده- ضرور ست که معروض دارد که حکم اقدس و اعلی سادر گردد که مرمت قلعه دارک شیشه بنیاد شود که تا رسیدن رایات جهان کشاد الویه آسانتر سازا تیار شده باشد- شرح و دستخط-

شعر

در لحد خاک کشاده است بعضی طلب
خواج از بختی رنگ سراسری ریزد
زود باشد که درین غفلت و حرس و طلبش
استخوانش جدا گوشت جدا میریزد

عجب از آن خان زاد مراد جان بادود آنکه رهبری که با هم مگر رسیدم مقرر فرمودیم که احمد مگر را ختم اسفیر بنویسد- پس هرگاه احمد مگر را ختم اسفیر گفت باشیم آمدن بنجسته بنیاد چه صورت دارد؟ در چند روز حیات گذشته در سخن تفاوت نشده انشاء الله تعالی المستعان تا روز انتقال برای جاودان در اقوال و افعال تفاوت نخواهد شد-

۵۷- روز نوروزی نو

حیات الله خان عرض نمود که مثل منصبداران که هر روز از نظر اقدس میگذرد غیر محصور و زمین جاگیر متناهی- امر بختیای مبتدیان چگونه مساوی شود؟ بدستخ رسید که استغفر الله کار خان پادشاهی نموده درگاه الهی است الخلق عیال الله والرزق علی الله- این راجه رسان بخاره ذیل زیاده از وکیل رب الجلیل نیست- در بارگاه الهی اعتقاد بمحصر و متناهی بین خلافت و تاجی است- الحمد لله ثم الحمد لله اگرچه پا شکست دل

نخستین بعد از فتح قلعه ستاره بموجب عرض ارشد خان جاگیر پنج هکتار بختیاری در قلعه ملک این قانی آمده- از زمین خنجاه و بند- هرگاه این با تمام خواهد رسید حق تعالی روز نوروزی نو خواهد داد-

۵۸- سزای بعضی منصب داران

درویشی از ستاره بطرف قلعه پری کوچ فرمودند- طلب احشام و مردم قتلخانه بسبب دیر رسیدن خران بنگال چهارده ماهه شده بود- هر چهار بختیاری معتقد در سر راه عرض دادند که احشام بگفته مانیتند- میخواهند بارتیت خان میر آتش بر مزدگی نمایند- حکم شد که نصف طلب از خران عامه اندرون محل دهند و خسته بر خران سیکال حیدر آباد خنجاه شده از آنجا بگیرند عمده الملک دستک بنام دیوان حیدر آباد بنویسد و سزا ولان همراه بدید- مانستند- و چرخجون، این هر دو بختیاری، قبول کردند- و تربیت خان میر آتش را در انشاء راه از پاکی فرود آورده در زمین باران نشانیدند- یار علی بیک داروغه هرکارها بپرخش رسانیدند- هفت روز داروغه خران محل حکم شد که تمام و کمال طلب آید بدید- تا شام همان طور میر آتش را در باران نشانیدند- بعد رسانیدن طلب سوار کرده قتلخانه آوردند- فردا صبح هر چهار بختیاری را خلعت مرحمت فرمودند و ارشاد شد که از شرارت میر آتش شما ایشقدر شده بود- پانصدی از منصب تربیت خان کم شد- و همانقدر جاگیر تقیر گردید- بعد از یک هفته بهمان دو بختیاری را فرمودند که بسیکا کول بروید و طلب شش ماهه بمرامیان پیشگی بگیریید- و بدستخ خاص فرمان بنام جان ثار خان صوبه دار (صادر) شد که قطعه بنری نموده هر روز بموجب قطعه زر برسانند- چنانچه این خبر بهر دو بختیاری دیگر که در حضور بودند رسید- خاطر آنها جمع شد- درینو لا حکم شد که آن هر دو بختیاری هم به بختیه بنیاد رفتند از تحصیل آنجا شش ماه پیشگی بمرامیان خود بگیرند- و حکم قسطنطنیه بنام معمر خان صوبه دار آنجا رفت- بعد از ده روز حکم شد که دو بختیاری که پیشتر فرستاده در قلعه حیدر آباد آنها را محبوس نموده در پای سابق و حال استود نمایند- و زمین قسم بنام بختیه بنیاد هم حکم رفت که (زر) سابق و حال در قلعه دولت آباد محبوس نموده بگیرند-

۵۹- درباره کام کار خان

کامکار خان پسر جعفر خان عرض نموده بود که میرزا محمد نعمت خان که طینت خبیث او بهیچ عادت نموده ایاتی چند مشتمل بر کتفائی این خانه زاد که خشم آن تحریک جایز دانست (لیکن) استخانتقاری ساینک باشد- مقرر کرده و غیر ازین انقیضتجاری دیگر در آن مندرج ساخته که غلام رسوائی خاص و عام شده- امیدوار است که باز حضور چنان حمید شود که دیگر جرأت این طور مزخرفات نکند- واجب بود بعرض رسانیدن-

بر لفظ واجب بود و دخیل شد، حرام بود- و بر سر فرد عرضی دخیل شد- خانه زاد ساده لوح نتواند که ما را هم درین رسوائی شریک خود سازد- و چه شرم در باب ما مقصر نبود- مخالفی باضافه انعام شده که دیگر ارتکاب نکند- باوجود این از خود کسی نکرده- زبان بریدن و گردن زدن مقدور نیست- باید سوسه و باید ساخت- بشق لایر انگ و لایر انگ-

۶۰- نمام و بدگو

از سوانح فتح محمد اعظم شاه که در احمد آباد بودند بعرض رسید که هم یک نامی که در فرق اعدیان سرکار نوکر است بعلت نمای مصاحبت تمام بهرام رسانیده- باعث ایثاری انگیزی از نوکران میشود- شرح دخیل- سیادت خان که زوداران شایسته بفرمود که آن تمام نمام را که حزب دولت است، پای پیاده بکهور بیاورد که اضربد بیا برای سلاطین و ارباب دول مصاحبت نمام و بدگویان است- الفتنه اشد من القتل- بطور ان الحیثه ظاهره و سم و باطنه سم- حال نمام است که ظاهرش خوش آئیده و باطنش سم قاتل- الله الله-

۶۱- ... بوی شراب از دهن خان مذکور به اورسید

از نوشته محمد اعظم وقایع نگار صوبه احمد آباد که خانه زاد واداشتی بود، بعرض رسید که محمد امین خان تاظم صوبه در محال متقی شراب دیوان کرده- و دخیل شد که سبحان الله هذا بستان عظیم- وکیل محمد امین خان این حقیقت را بگوئل خود نوشت- تاظم مذکور سردیوان حکم کرد که محاسن وقایع نگار کتفه بیاد دادند- این حقیقت هم بعرض رسید- و دخیل شد که

کام جناب مرتضی است الهه نوع من الجنون ولا یجسبون تالفون- تاظمسور نهایت تندی در مزاج دارد- لیکن در پیشقدمه آنچه معلوم میشود وقایع نگار حسمت نموده بود- اورا چه یار و طاقت بود که بوی شراب از دهن خاندکور باورسید؟ بهرحال تقدیر تعلیق بها داشت- از تاظم بجا بود- برای وقایع نگار دروغ گو تقصیر خدمت- و برای تاظم منع خلعت روز جشن بر سال-

۶۲- سزا و احتساب

یار علی بیگ داروغه سوانح بعرض رسانید که بزرگ امید خان عبدالرحیم سوانح نگار صوبه بهار را در مجلس خفیف کرده به بیجمرستی برنیزانید- اگر عتاب نشود دیگر ارباب تحریر دست از نوشتن حقایق نفس الامر بر میدارند- و نوکری صوبه داران اختیار خواهند کرد- اگر جناب اقدس عمل برین میفرمایند که ماده بر جزوه ضعیف میرز و فلانرا از اطاعت چاره نیست- شرح دخیل آنکه این بچاره برگاه خود ضعیف باشند به را از خورد بزرگ ضعیف نمایند- بواسطی صفت ذات پاک الهی است- لیکن خورد از را بر بزرگان هرگز تسلط نباید کرد- سزای سوانح نگار عزل منصب و بر طرفی (از خدمت) است و سزای صوبه دار کی منصب یا قسودی باقی می جاگیرد-

۶۳- عمل بر ضابطه لازم است

روح الله خان دوم که میر حسن نام داشت، از کمال تقرب و اعتبار بخدمت بخشی گری تن و خانسانما امتیاز یافته بود- باوجود آنکه سه بزاری شده بود بخت خود در خواصی حاضر میشد- لیکن در پائین غرض عدالت استاد میشد- بمعرفت عمده الملک اسد خان بعرض رسانید که ازین راه که منصب من سه بزاری است و منصب فیض الله خان سربازی که نیابت دارو شگی دارد بمنتقدی- اگر سربازی و نائب داروغه من شوم از فضل و کرم خان زاد نواری بعید نیست- حکم شد- بشرط تقصیری هر دو خدمت که وارد و مقرر شدن بمنتقدی منصب چه مضایقه؟ سربازی باشد- بعد اسد خان عرض کرد، پس شما استاد

شود؟ حکم شد بالای خود چائی نیست مگر بر سر من - دیگر ارشاد شد که در برهم خوردن یک ضابطه خلل بهبه ضوابط میشود - باوجودیکه پنج ضابطه را برهم نزوده ایم مردم اینقدر جرأت پیدا کرده اند که اتساع برهم خوردن ضابطه میکنند - برگاه این راه جاری شود مشکل خواهد شد -

۶۳ - احکام برائے حکام

از سوانح صوبه بنگاله بعرض رسید که ابراهیم خان صوبه دار از راه تخترو غرور بالای چار پائی نشست دیوان میکنند - و قاضی و ارباب شریعت در پائین الهانت میکنند - بر فرد سوانح و خطا شد که عمده الملک دارا لمهام حجب القلم مقدس معنی بناظم مذکور نویسد - اگر بسبب عذر مرض نیست و اندر زمین نشست آسماحل آمدن معذور است - اهلای خود را تکیه نماید که زود معالیه کنند - و سوانح نگار چون پیش منصب شده لایق سوانح نگاری نمائند صدی دیگر هم اضافه داده شد - بابراهیم خان نویسد که فوجداری تعللق صوبه خود یاد بدید تا اونیروز از مرز سوانح نوشتن ارباب تحریر آگاه گردد - و یار علی بیگ سوانح نگار دیگر که فرمیده و فی الملک و قاری داشته باشد، تجویز نماید -

۶۵ - حکم برائے صوبه دار ابراهیم خان

از سوانح احمد آباد صوبه داری ابراهیم خان بعرض رسید که خان مسطور در پاکی سوار شده بمسجد جامع میرود - از آنجا که باد شامزاده پاکی بغیر از حکم حضور نمیشود ارباب تحریر گفتند چه باید نوشت - در جواب گفت هر چه خواهید بنویسید -

بر فرد سوانح و خطا شد که ابراهیم خان خانان زاد مرچاندا است - از عمده اعلی حضرت غله مرتبت داخل امرایوده، بزرگ بید ستور از او بععل نمی آید - ازین رو که دوبار صوبه دار تعیین شده در جیحان سواری نموده در بنجا تبدیل صورت که ارباب تحریر با شتاب پاکی میگویند - عمده الملک بنویسد که چرا باید کرد که دست آویز ارباب تحریر باشد؟ و سواری بانمی سوانح نگار آنکه خدمت بحال بپایان از منصب کم و بقدر آن جایگزین -

۶۶ - تهرود تھانه دار

از وقائع بخاری مجلی بعرض رسید که سیدی یاقوت خان تھانه دار دندار انچهوری عرضی بمهر خود داخل وقائع نموده که اگر متصدی گری دندار انچهوری بنام این مقام مقرر گردد در آبادی و در سال محصول بادشاهی نسبت (به متصدیان) سابق بمرائی نمایان خواهد نمود - بر فرد وقائع و خطا شد که (بر) چند تهرود خود سری سیدی یاقوت خان از مدنی معلوم است (a) -

۶۷ - "شکر و سکر"

فرد عرضی دستخط رسید که اگر چه طفل است لیکن اورا طفل عاقل میدانم - شاید عرضی در حالت سکر نموده باشد بمن مملکه که شکر بشین مجسمه بر دو یوزن قفل - برای این طور شکر شین مسطور بر وزن (قفل) مدد نمیکند -

۶۸ - در جواب فتح الله خان

بفتح الله خان بنویسد که تردد او مفصل از عراض معلوم شده موجب بخراشد - اما این جانفشانی را بخدمت فروشی میل نکند - چه آزرده کردن سر گروه ما را سرگران نمایا -

۶۹ - تقیه

روح الله خان وقت مردن وصیت کرده (که) حضور قاضی عبدالله از آنجمله این ہم وصیت کرد که بنده کنی است و از طور بزرگان بر کناره است - برود دختر باقی سنت و بیاعت باید داد - چنانچه قاضی بکشور اقدس عرضی این معنی کرده - و خطا شد که تقیه در زندگی است - وقت مردن تقیه کردن تعریف تازه است - شاید رعایت فرزندان و باز مانده با نموده باشد - بشرطی این تقیه خواهد کرد که پسران ہم قبول بکنند - بهر حال باید که بموجب وصیت بعمل آید - دختر کلان بنشازاده محمد عظیم و خور و بیسات خان پسر بیسات

(a) در همین جانشان کامل تمام شده -

خان مرحوم به بند - روز دوم سیادت خان عرضی کرد که خانه زاد را قبول نیست از کیا معلوم شد که دختر هم مذہب اہل سنت و جماعت دارد؟ در صورتی کہ بمذہب خود مصر باشد چه باید کرد؟

۱۷۰ - مارا بمذہب کسی چه کار است

در وقتیکہ حضرت بہ عبادت روح الله خان آمدند در حالت فحش بود - (a) چون بوش آمد سلام کرد و این بیت خواند -

شعر

بچه ناز رفته باشد زچمان نیازمندی
کہ یوقت جانفردن بر سرش رسیده باشی

حضرت رقت کرده فرمودند کہ در وقت حال از فضل الهی تا امید نایب شد - شطرا و جاز لطف او بعید نیست - لیکن چون آدمی را این امر ناگزیر است ہرچہ در (b) دارد باید بگوید البتہ پذیرا خواہد شد - دست دراز کردہ بر قدم مبارک مالیدہ التماس کرد کہ بتصدق این قدم در زمینی بسہ آرزوہ با بعل آمد - و الحال بمن عرض است کہ نظر بر تاقابل بودن خانہ زادان (c) نظر فرمایند - و در عمل تربیت خود داشتہ ہر کدام کہ لائق کاری باشد با آن کار سرفراز فرمایند - (d) ہر کہ تالایق باشد بر خانہ زادای اہل علم چو اد (نظر) فرمایند - فرمودند بدل و جان قبول کردیم - دیگر عرض کرد کہ رہب نسبت دو صبیہ کہ سابق ازین معرفت ناخر عرضی فرستادہ بود کہ این خانہ زاد معتدی شدہ بمذہب حنیفہ آمدہ است - و از اطوار بزرگان خود کنارہ گرفتہ است - ہر دو صبیہ را بانجیب زادہ کہ اہل سنت و جماعت باشد بدہند - الحال بالشانفہ معروض میدارم کہ غسل و عھن خانہ زاد را با قاضی محمد اکرم بفرمایند

(a) بعد لکھ کہ چشم واکر سلام کردہ این بیت را بخ -

(b) ہرچہ باید گفت بگو کہ البتہ بموجب عرض شما بعل خواہد آمد -

(c) آری فرمایند -

(d) و اگر تالایق و لکھ کار و از بہر شرم و آبروی خانہ زادای اہل علم ہر دو خاطر مقدس باشد -

کہ آمدہ بعمل آرد - حضرت سرپا کین کردہ تنہم کردند و فرمودند کہ فی الواقع محبت فرزندان ایشان را بی اختیار کردہ است - در عقل و تدبیر شما قصوری نیست - احتمال غالب آنست کہ این تدبیر بخت آن باشد کہ بر رعایت روح پاک بنی نظر توجہ پائنا نمودہ شفقت داشتہ باشیم - لیکن بشرط این تدبیر قایدہ میکند کہ آنہام ہر کدام بمنین عین بگویند - اسلامگاہ نیست کہ این عین نگاہ را بر خود قرار دہند - ہر سال مارا بحسب خاطر شریعت عمل بوسیلت شما باید کرد - این سخن فرمودہ فاتحہ خواہد بر خواہد - بعد از فوت خان مذکور بموجب وصیت قاضی آمدہ حاضر شد - آقا بیگ نام کہ از نوکران معتقد روح الله خان بود رتہ بخت خانہ مذکور و مر او آوردہ با قاضی نمود کہ در وقت تقبیل و عھن بموجب وصیت این عازم و حکم اقدس اگر شریعت پناہ تشریف خواہند آورد باید کہ نیاہ این کار بہ آقا بیگ مقرر فرمایند - این بکارہ را طاقت آن نیست کہ روادار تعدای حضرت شریعت پناہ باشد - بمن قدر کہ تشریف خواہند آورد باعث نجات این عاصی خواہد شد - این آقا بیگ بحسب خاطر نام آقاکی و نیکی بر خود بستہ بود - لیکن از جملہ علمای کامل مذہبی شیعیہ بود کہ حالت فطیلت او بر جناب مقدس نیز خاطر بود کہ مکرر سخنہائی بیجاک بالشانفہ بر ضیافتہا پر روئی فضلا آوردہ - قاضی کہ این شوق را لحاظ نمود از حقیقت کار آگاہ شد کہ طلب نمودن قاضی و غسل را با آقا بیگ مقرر کردن محض شکل خوشطبعی است - متحیر شدہ بہ محمد ثوث وقایع نگار دارالقضا گفت کہ بمن لکھ داخل وقایع نماید و بدست قلی زود بخشور و اسالدارد تا جواب برسد - بعد از آنکہ فرود قالیق نویس از نظر اقدس گذشت و سخند کہ بقرعہ نقیہ زمکی در وقت مردن بر سوئی کشید و نتیجہ بر روی کار آمد - بودن قاضی در آنجا احتیاط نیست - خان متوفی در ایام حیات بازی دادن را شاعر خود ساخته بود - بعد وقت نیز این شیوہ نامرئیر را بعمل آوردہ با انتقام رسانید - مارا بمذہب کسی چه کار است؟ یعنی بدین خود و موسی بدین خود - مقدمہ نسبت دختر بیل سنت و جماعت ہم نوعی از خدمہ بود کہ امیر زادہ سادہ بکارہ کہ باین جا گرفتار شدہ بی اختیار بہ محبت زن دست از مذہب چتر کین سالہ بزرگان خود باز داشتہ شیعیہ جدیدہ الایمان کردہ - نوعی باللہ من شرور انفسنا و من مینات الایمان -

۷۱- چهارم مذہب برحق است

وقتی که قلعه ستاره در محاصره بود در ایام ماه مبارک رمضان چهار نفر مسلمان و نه نفر هندو از جمله مردی که از قلعه برای جنگ بر آهه بودند و بگریخته شدند. بعضی محمد اکرم قاضی حضور حکم شد که با تلقین مفتیان صورت مسئله را تصحیح نموده معروض میدارد که چه باید کرد. بعد از تحقیق بعضی رسید که اگر کفار مسلمان شوند خلاص باید کرد و مسلمانان سه سال در حبس باید داشت. بر فرد مسئله دستخط شد که این مسئله بطور مذہب سببه خنثی باید بطور دیگر بر آورد که ضبط سلطنت از دست نرود. مذہب سخت شیعه نیست که همین یک دین و یک درخت باشد. الحمد لله چهار مذہب برحق است و موافق عصر و وقت. قتل ازین برای آسانی مسائل مختلفه علمای تحریری آورند و قیاسی درست میکردند. نباید که حرف شیعه را درست آورند که اول من قاس القیس، بلکه اعتصام بذیل آسانی و مسلمانی باید نمود. بعد که این دستخط قاضی و مفتیان مسئله دیگر بر آورند که از قتل عالمگیری بر آهه که هندو مسلمانان را سدا لباب بقتل باید رسانید. دستخط شد که قبول کردیم. البته قتل از افطار بقتل رسانند که تا ربائی طائفیان دیده نشود افطار نخواهد شد. چنانچه محرم خان با تلقین سر راه خان کوئال نزدیک بغروب آفتاب سر را آورده در عدالت گذرانید.

۷۲- عنقار را بلند ست آشیانه

از عرضی خان فیروز جنگ که محافظت بنگاه که در اسلام پوری بود و خدمت را بهاری از برانچند حاضر داشت بعضی رسید که مقبره جرنیز والدہ خانہ زاد آن روی آب بنزیر است. آبادی هیچ آنجا که بسبب آن رسد بسیار بار دهنی معنی میرسد لازم است. و این صورت بغیر از معانی جزیه بنده سکنه آنجا صورت نمیکیرد. حکم شود که عنایت الله خان سند معالی بفرستد.

دستخط شد و ماکت متخذة المصلین عضدا. آبادی هیچ مقبره بر خاواستن و حکم نص قرآن مید و فرقان مجید که در باب جزیه است که بم صاغون باشد، بر بم زده بم معذرون نمودن از کمال دانائی و اطاعت شرع واجب التعظیم که آن تخلص مزاجدان دارد هزار

مرحله دور. ظاهراً جمعی از مصاحبان که یوسوس فی صدور الناس در شان آن بجا آمدن اش من الکناس است باعث اغوا و اختلال شده. بطبع خام این خیال تا تمام را در باطن ماخذ مواطن جای دادند. این بجز سالخورده کار آزموده چگونه بآبی میخور و؟

نیت

برو این دام بر مرغ دیگر نه
که عنقار را بلند ست آشیانه

تمام شد کتاب احکام عالمگیری تصنیف حمید الدین خان
نیچه عالمگیری با اتمام جدوالت سرکار

فہرست اعلام

انس بن مالک: ۳۲-۳۹	آصف جاو: ۸۲
بادشاہ بیگم: ۳۳-۱۳۳	آصف خان: ۲۸-۲۹-۳۳
بکگور خان: ۳۵-۱۳۶	۳۶-۳۷-۱۳۰
ہماورد شاہ: ۳۵-۳۶-۱۳۷	آقا بیگ: ۱۹-۳۰-۱۷۷
ہماورد الدین محمد: ۹۳	آقا حسین خوانساری: ۹۳
ہمدرد خان: ۶۱-۱۳۳	ایرانیم خان: ۵۵-۵۶-۱۷۳
ہمدرد خان: ۸۷-۹۰-۹۱-۹۲	ایوانکلام آزاد: ۹
۱۵۰-۱۵۷-۱۵۸	احمد خان: ۸۵
ہمدرد بیگم ہماورد: ۷۲-۷۳	ارشاد خان: ۱۷۱
۷۳-۸۳۸-۱۳۹	اسد اللہ خان (اسد خان): ۵۸-۵۹-۷۹
ترہیت خان میر آتش: ۱۰۹-۱۷۱	۸۳-۱۵۷-۱۷۳
جاو ناتھ سرکار (ہندو شاہ): ۹۰	احمد خان: ۲۸-۲۹-۱۳۷
۱۷۰-۳۸-۱۷۹	اعظم خان جہانگیری: ۳۶
جان ثار خان: ۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۱۷۱	اعظم خان کوکر: ۸۵
جانا جی دالیہ: ۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷	اعظم شاہ: ۳۲-۳۳-۱۳۶
جسونت سنگھ: ۳۱-۳۲-۳۳	افضل خان: ۱۲۹
جعفر خان: ۱۷۰-۱۷۲	افغانوں: ۸۶-۱۵۵
جنگو خان دکنی: ۸۰-۱۷۱	اکبر: ۸۲
جہان آرا بیگم: ۳۰	الغ بیگ: ۷۷-۷۸-۱۳۷
جہان زیب بانو بیگم: ۷۷-۷۸	المانت خان: ۲۲-۱۳۵
جے سنگھ: ۲۹	امید خان: ۸۳-۱۷۳
چترپائی (چترپائے): ۹-۳۵-۱۳۱	امیر خان: ۲۱-۷۸-۱۰۰-۱۰۳
چترپوج: ۱۰۹-۱۷۱	۱۵۰-۱۶۳-۱۷۷

- عالمه خان بشارت: ۸۵-۱۵۳
 حبیب اللہ جتویری: ۹۳-۱۹۰
 حسن صور (حسن سور): ۳۷-۱۳۷
 حسن علی خان: ۸۰-۸۱-۸۲-۱۵۱
 حسین علی خان: ۸۱-۱۵۱
 حمید الدین خان: ۷-۸-۹
 ۹-۲۰-۲۲-۳۸-۳۶-۹۰
 ۹-۱۳۶-۱۵۷-۱۶۱-۱۷۹
 حمید بانو (زوجہ ظلیل اللہ خان): ۸۸
 حمیدہ بانو (مغلدار): ۵۳-۵۴
 خانی خان: ۶۶
 خان جهان بشارت: ۸۵-۸۶-۱۵۳
 خان زمان حیدر آبادی: ۲۰
 ظلیل اللہ خان (ظلیل خان): ۱۰۰-۱۱۸
 خواجہ قلی خان: ۷۱-۸۳
 وارانشکوہ: ۲۹-۳۰-۳۱-۳۳
 ۳۷-۳۹-۴۰-۴۳-۴۵-۴۷-۹۱
 ۴۸-۴۹-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳
 ۱۵۸-۱۶۶
 دل رس بانو: ۷۳
 دعت جادون (دعتا جادوئی): ۸۰-۱۵۴
 ذوالفقار خان: ۲۲-۲۳-۷۷-۷۹
 ۱۳۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲
- راجہ رام جات: ۷۱-۷۲-۱۳۸
 راجہ نرور: ۷۱
 راجہ دپت بندیل: ۷۰-۷۱-۱۳۷
 روح اللہ خان (اول): ۱۰۳-۱۰۵
 ۷۱-۸۸-۸۹-۱۳۰-۱۶۸
 ۷۷-۷۸-۷۹-۸۷
 روح اللہ خان دوئم (میر حسن): ۱۰۶-۱۰۷
 ۱۲۳-۱۲۹
 زمران خان دکنی: ۸۰-۱۵۱
 زیب انسا بیگم: ۳۰-۱۳۳
 زین آبادی: ۸-۹-۲۳-۳۳-۳۶-۳۰
 زین العابدین: ۲۱
 زینت انسا بیگم: ۱۲-۱۳-۱۶-۱۳۶
 بکمان قلی: ۱۰۳-۱۶۷
 سربراہ خان: ۷۷-۱۲۲-۱۳۹-۱۷۸
 سرلمند خان: ۸۲-۸۶-۸۷-۱۵۴-۱۵۳
 سردار خان: ۱۹
 سعد اللہ خان: ۳۰-۳۱-۷۷
 ۱۲۲-۱۲۸-۱۲۹
 سکندر: ۸۶-۱۵۵
 سلطان معوی: ۹۱-۱۵۸
 سلطان محمود: ۹۳-۹۴-۱۵۹
 سیادت خان: ۵۸-۱۱۳-۷۷-۱۱۸-۱۳۲
 ۷۷-۷۸-۷۹-۸۷

- سید المرتضیٰ: ۶۶-۸۱-۸۷-۱۳۷
 سید اعلیٰ: ۶۰-۶۳
 سیدی یاقوت خان: ۱۶۱-۱۷۵
 سیف الدولہ: ۲۳
 سیف خان: ۹-۳۳-۳۴-۳۵
 ۳۸-۳۹-۱۳۱
 شاہ سلیم اللہ: ۶۳-۱۳۵
 شاہ عباس: ۱۰۲-۱۲۱
 شاہجہان: ۷۷-۷۸-۳۳-۳۷
 ۳۰-۳۳-۳۵-۵۰-۵۳
 ۶۰-۶۱-۶۲-۱۱۶-۱۲۰-۱۳۱
 شاہ نواز خان: ۹-۳۵-۳۰-۳۱-۷۷
 ۹۱-۹۲-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۵۸
 شاکست خان: ۳۶
 شجاع: ۲۹-۳۳-۳۱-۱۳۳-۱۳۲
 شرف انسا: ۵۳-۵۶
 شمس الدین: ۷۳
 شمس انسا: ۷۷-۷۸-۱۳۹
 شہاب الدین (میر): ۸۲-۱۵۴
 شہاب الدین سروروی: ۸۳
 شیخ میر: ۳۰-۱۳۳
 شیر خان: ۷۷-۷۸
 صالحہ بانو: ۳۳-۳۸-۱۳۰
 صدر الدین محمد خان معوی: ۹-۱۵۸
- تفسیر الدین بابر: ۵
 عالمہ خان: ۸۲-۱۵۴
 قاضی خان: ۹۹-۱۲۳-۱۲۴
 عالم شیخ: ۸۳
 عباس دوئم: ۱۰۲
 عبدالحمید لاہوری: ۲۸
 عبدالرحیم: ۳۳-۱۷۳
 عبدالصمد خان: ۲۳
 عبدالعزیز عزت: ۹۳
 عبدالاکرم: ۱۵۵
 عبداللطیف: ۷۷-۸۰-۸۱-۱۳۷
 عبداللہ خان: ۸۲
 عبداللہ (قاسمی): ۷۷-۱۷۵
 علاء الملک ترقی: ۳۹
 علی مرتضیٰ: ۱۳
 علی مروان خان: ۳۱-۱۲۸
 عنایت اللہ خان: ۲۱-۹۵-۱۰۹
 ۱۲۲-۱۳۳-۱۷۰-۱۷۸
 غازی الدین خان: ۸۲-۸۳-۸۵
 ۱۵۴-۱۵۳-۱۵۳
 فاضل خان علاء الملک: ۳۸-۵۰-۱۳۸
 فتح اللہ خان: ۷۷-۱۷۵
 فضل علی خان دیوان: ۲۰
 فیروز بخت: ۷۳

فیروز جنگ: ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۱۲۲

۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۸

فیض الله خان: ۱۵۳ - ۱۵۴

قاسم خان: ۲۰

قلوب الملک: ۸۴

قرالدین: ۷۳ - ۸۴

قرائسا بیگم: ۹۸ - ۹۹ - ۱۲۳

کام بخش: ۱۳

کام کار خان: ۸۰ - ۱۵۲

گنظام بکیم (گنظام): ۹۸ - ۱۲۳

بان سکه (بانگه): ۱۰۹ - ۱۵۱

محرمان خان: ۳۶ - ۵۲ - ۷۸ - ۸۹

۳۲ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۴۰

۱۴۲ - ۱۵۶ - ۱۵۸

محمد اعظم (اعظم شاه): ۶۱ - ۶۲ - ۵۷

۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۳

۶۳ - ۶۶ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳

۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵

۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷

محمد اعظم (دکانه کار): ۳۳ - ۱۴۲

محمد اکبر: ۷۳ - ۸۲ - ۸۳ - ۱۵۲

محمد اکرم (قاضی): ۱۱۹ - ۱۷۶ - ۱۷۸

محمد امین خان: ۸۸ - ۹۶ - ۱۰۲ - ۱۱۳

۱۵۶ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳

محمد بختیار: ۱۰۰

محمد بیگم: ۷۳ - ۱۵۲

محمد زمان مشوی: ۹۳

محمد شجاع: ۱۳۰

محمد صادق: ۱۲۶ - ۱۲۷

محمد عاقل خان: ۸۳ - ۱۵۴

محمد عظیم: ۲۲ - ۶۶ - ۷۱ - ۱۱۸ - ۱۵۵

محمد قوث خان: ۱۲۰ - ۱۷۷

محمد کام بخش: ۶۹

محمد مراد: ۹۰ - ۱۵۷

محمد معزالدين: ۳۶ - ۴۶ - ۱۳۷

محمد معظم (مبارک شاه): ۳۵ - ۵۱ - ۵۲

۵۳ - ۵۴ - ۱۰۲ - ۱۳۶ - ۱۳۸

۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱

محمد قوث خان: ۱۵۲

مختار خان: ۷۲ - ۸۹

مختص خان: ۹۳ - ۱۵۹ - ۱۶۰

مراد بخش: ۳۳ - ۳۹ - ۱۴۲ - ۱۴۳

مرشد قلی خان: ۲۲ - ۱۲۱ - ۱۳۳

معمر خان: ۷۰ - ۱۷۱

ملک بانو: ۳۸

ممتاز محل: ۳۸

منصور خان: ۱۰۸ - ۱۷۰

موسوی خان: ۹۰ - ۹۴

۹۳ - ۱۵۸ - ۱۵۹

میر حسن: ۱۰۶ - ۱۱۳ - ۱۲۹

میر ملک حسین: ۸۵

میرزا قافور: ۹۸ - ۹۹ - ۱۲۴ - ۱۲۵

میرزا قزاق: ۹۳

میرزا معز فطرت موسوی: ۹۰

۹۲ - ۹۳ - ۱۵۸

نجابت خان: ۳۸ - ۳۹ - ۴۲

نصرت جنگ: ۶۹ - ۷۰ - ۷۷

۷۷ - ۸۱ - ۸۰ - ۷۹ - ۷۷

۱۳۸ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲

نظام الملک اول: ۸۲ - ۸۳

نصرت خان: ۱۰

نور انسا: ۶۱ - ۱۳۳

۱۳۷ - ۱۳۸

نصرت خان: ۷۹ - ۸۰ - ۱۵۲

نیرا بانو: ۳۳ - ۳۶ - ۱۳۰

نیر علی بیگ: ۷۷ - ۷۸ - ۹۰

۱۵۵ - ۱۰۹ - ۱۱۳ - ۱۱۵

۱۵۰ - ۱۵۷ - ۱۶۸

۱۷۱ - ۱۷۳ - ۱۷۴

غلط نامہ

صفحہ	غلط	سطر	صفحہ
توبہیں	توبہیا	۲	۳۳
تہیں	تہسی	۱۵	۳۶
وہ بھی	وہ بھی	۲	۳۷
جس وقت	جس	۱۰	۳۸
ہئی	ہئی	۶	۵۰
جو اس کی	جو اس	۱۱	۵۱
زبانو	زبانوں	۱۶	۵۱
فیل خانہ	قبل خانہ	۱۱	۵۲
فیل بانوں	فیل بانو	۱۵	۵۲
عرض پر	عرض پر	۱۸	۵۲
(کسی کا)	(کس کا)	۲۰	۵۲
بانو	نو	۱۰	۵۳
تنب	تب	۱۲	۵۳
بھینچے	بھینچے	۷	۵۷
جیسے	جمع	۱۳	۶۵
مہائے	مائے	۱۳	۶۵
۱۹۹۳ء	۱۹۹۳ء	عاشیہ	۶۶
بانو	بانوں	۱۸	۷۱
(حذف کیا جائے)	اب جبکہ	۱۷	۷۲
چھے	چھے	۶	۷۳
(شہریوں پر ہیں)	۳۳/۲		۷۸
نارغ دم سوئے شہر و سر سوئے وہ			
دم کی نارغ از سر او ہے			

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۲	۹	فرخ سید	فرخ سید
۸۳	۹	غلاموں	غلاموں کے ساتھ
۸۶	۵	علم، مرگ حیرت	علم، مرگ دست
۸۶	۶	یہ عقاب تیر	یہ عقاب پر تیر
۸۷	۱۷۶۶	اور وہ کل وقت	اور اس کا سب اس
		کا ایک جوتا ہے	کا مالک جوتا ہے
۹۳	۱۷	کتنبوں	کتنبوں
۹۵	۲	بدھم پوری برہم پوری	بدھم پوری برہم پوری
۹۵	۳	مخلص غلام کی جو	مخلص غلام جو
۹۶	۱۵	بسی	(حذف کیا جانے)
۹۷	۱۸	منہم	تبسم
۹۹	۳	چند رول	بند رول
۱۰۱	۴	نظر	نذر
۱۰۱	۶	ہر د کر ہے	ہر د کرنا ہے
۱۰۱		آخری مٹی	مٹی
۱۰۲	۱۵	یک سنت	یک سنت
۱۰۳	۶	لوگ دوسری	لوگ دوسری طرف پرانے خریدو
		طرف آبادی	فروخت آمدورفت رکھیں تاکہ آبادی
۱۰۵	۵	سرکار	سرکار کی
۱۰۹	۸	قاضی کے پاس گیا	قاضی کے پاس گیا کہ

AF-1159

The Great Mughal Emperor

AURANGZEB ALAMGIR

(Reign: 1658-1707 - Lived: 1618-1707)



اورنگزیب عالمگیر



mazhur.com.pk



Tombs of Aurangzeb (Khairatabad)




TooBaa Research Library



Topkapi Research Library

71.74



AHKAM-I-ALAMGIRI

PERSIAN TEXT


BY

HAMIDUD DIN KHAN

URDU TRANSLATION

BY

DR. KHALID HASAN QADIRI



INSTITUTE OF ISLAMIC CULTURE

2-CLUB ROAD LAHORE

Toobaa-Research-Library

طوبیٰ ریسرچ لائبریری
اسلامی اردو، انگلش کتب،
تاریخی، سفر نامے، لغات،
اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com